

हिन्दुस्तानी एफेडेमी, पुस्तकालय
इलाहाबाद

मम सख्या

पुस्तक मख्या

मम सख्या

10 3 6

Date of receipt

h

111

فصل اول سیرت

مقدمہ

کونٹ آف مانتھی کرسٹو

یا

مونیون کا بیڑہ

مترجمہ

منشی غلام قادر صاحب فاضل

جلد اول

مبیان فیض علی ایڈیٹر سنٹرل پبلیشرز و پراپرٹیز کارپوریشن اسلام آباد

فصل اول سیرت

لاہور سے شائع کیا گیا

تاریخ اسلام

مفتی غلام قادر صاحب نقشبندی

چابو فیض حیدر
قیمت فی جلد ۱۰ روپے
قیمت کمال ۱۰ روپے

(۱) بہانت محنت
تقدیر اور دواعی
سے انذار اور

حدود طرز پر لکھی گئی ہے (۲) زمانہ شمسہ و سگندہ طریاں و لکھن ہر بات کا نام
حدود مکمل اور دلکش ہے (۳) فتح شام و عراق یرقن دلا و سراور مدلع المتال انداز
سیاں میں روشنی ڈالی گئی ہے وہ قبیح صاحب کی محضوصات میں ہے (۴) اسرائیل
کی ایرانی تاریخ اور عراق مصر کی تاریخ اور دلچسپ طرز میں مذکور
ہے (۵) حالات و نسب تاریخ تمام و عراق عروس خاص تاریخ مصر عبدالکبیر
زمرہ تاریخ طرابلس اور تمام جاہلان اسلام کے کارنامے کرمطہ طریاں بہ
کچے گئے ہیں (۶) یورپین مورخوں کی غلطیوں اور انہماقیوں کی نہایت حلی سے
رفع کیا گیا ہے (۷) خلفائے اربعہ کی لایفیر علیہہ جلورہ مسطور یوہو کی
تاریخ میں یہیں ملتا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ

ایسی شاندار اور دلچسپ تاریخ اسلام اردو زبان میں کتاب نہیں تھی

ہمارے ولی کے پیار حالات

بہارِ نبوی حضرت غوث الاعظم

چشم بقیہ

(۱) ولادت و وفات تک تفصیل حالات مذکور ہیں۔ ان کے ملفوظات مکتوبات و وظائف
نصائح چہل کاف اور ادویوں کا انتخاب۔ بیچ قویہ کے کلم بصوت و لکھ
میں مرشد رہنا ہے ہر ایک مسلمان کو مطالعہ کرنا ضروری ہے
میاں فیض علی۔ میجر تاریخ اسلام و فقیح ناول سیر لاہور

حیرت انگیز اور غیرت خیز ناول

موسم بہ

کونٹ آف مانی کرسٹو

یا

موتیوں کا خیرہ

مشہور مصنف انس ربان ویران اور جادو کار ماولٹ

سیر الگیزندرویس

پہلا باب

باریلہ میں ایک چہانسی آدم

۲۸ فروری ۱۹۱۰ء کو مارسیا میں
میں غیر معمولی ایک چہانسی آدم
نقصان اور دیگر نقصانات کے سفر سے
واپس آ رہا ہے۔ مدد گاہ میں داخل

ہوا چاہتا ہے اس پر سب معمول
ایک طرح خیرہ ہانکی کے روائے
ہوا ۱۱ رفاہ البغیہ کے گرد ہر گروہ
سدا چہانسی کے رگ ۱۱ ۱۱ ۱۱
سے رکھ کے پاپیش فارم بننا سنا
دیکھنے والوں کا اکسہ ہوم ہو گیا
ماردہ باز میں چہانسی چہانسی
میں آتا ہے۔ نو وائٹ ہیروئیٹ

باقی بچی اور اس جہاز کی آمد پر تو
ربا بد، رونق ہو گئی کی خاص و خاص
نئی کہ جہاز مارسلز میں ہی بنا لیا گیا
بھا اور اس ایک مارسلز کے ہی پاس
اُس کے مالک تھے۔ جہاز چلا آتا تھا جاکہ
کے پاس سے ہو کر اُس فضا کی
سیر یہ کلاسیک اور خیرہ جہاز
کے درمیان بگٹی ہے سلامتی کل
آتا ہمارے کوٹے کے کھانا اور
مدت گاہ میں اُس حال میں کہ باور
گاہ کے لئے تھے۔ نزدیک آتا جاتا
اکبر اُس کی رفتار اس قدر آہستہ
تھی کہ ملاوٹوں میں جس میں
گئی ہے۔ اس کا حال وہ وقت
دل میں پیدا آتا ہے ایک دوست
سے ٹوچا۔ جہاز میں کیا حادثہ واقع
ہوا ہے؟ گاہ کو لوگ جہاز رانی
کا کار تھے۔ انہوں نے نہ مانا
معاہدہ معلوم کر لی کہ اگر کوئی حادثہ
ظہور پذیر ہوا ہے تو اُس کا
ہمار کو تو نہیں پہنچا کیونکہ وہ
آرام سے چلا آتا تھا لنگر لگایا
کے لئے تیار تھا اور اس کے
طرح جو مارسلز کے پاس کے تھے
جہاز کی طرف گیا تھا ہمارے
گیا۔ ایک باس ہی ایک اور لوگو
کھانا جو بڑی حال کی ہے اور

لہو کے سانچہ ہار کی انکس ایک حرکت
 دیکھ رہا تھا۔ اور سانچہ ہی ملاح کی ہر
 ایک بدانتہا نہ آواز سے، اسے ماسکو
 کہ ابو بنانا تھا اس نے وہ سبھی چلی
 لئے وہ ماسکوں میں سب اسی اس
 جماعت میں تھے ایک بہت ایسا اندر کرا
 کہ اس نے ہندو گاہ میں جہاز کے ابھرا
 انتظار نہ کیا اور ایک چھوٹی سی کشتی
 میں سوا سو کر جہاز کے پاس جا پاھا
 اور جب جہاز ملاح سے گزرا تو اس
 کے پاس جا پہنچا جب اس نے جوان
 آدمی نے جہاز پر تھا۔ اس شخص کو
 اس نے دیکھا۔ نورہ ٹوٹی آواز میں
 اس کے حمانہ سے کرا رہی تھی
 کشتی والا آدھی۔ ڈھلڑا
 غم ہو گیا حال سے ہم اسے غمگین
 کہوں نظر آئے ہو
 ڈھلڑا۔ ابھر مارل ابھر رٹتی تھیں
 مارل پڑی تھیں ہرگز سے نورہ
 رنج ہوا۔ ہمارا ہاؤس کنسار ہم سے
 چھوٹا کیا
 ہمارا ڈھلڑی سے اور ہمارا
 ڈھلڑی ایم مارل وہ سب
 وہاں ہے۔ جس خیال کرنا ہو
 اب اس بار میں خوش ہو
 لیکن سچا کہستان
 ہمارا ڈھلڑی صورت ہمارا اسے

ہیں ادا ہو آ رہا تھا مگر اچانک وہ بگڑ گیا
 اسی کو دیکھ کر میرزا نے ہنسنے لگا اور اس کے
 نہیں سہا کر کیا بات کی ضرورت لگا جس
 جہاز کا لنگر ڈھونڈنا ہو۔ اور اس کی
 مانگی ضرورت نہ ملے گی۔ تو اس نے
 دوبارہ ملو اسے جاسکا انتظار نہ کیا۔
 ڈھونڈنا شروع کر دیا اس کی طرف اشارہ
 کیا۔ اس نے اس کے لئے لنگر لیا اور ملا لیا
 کی سی پیٹھ لی کر کے اسے بکر کر جہاز پر
 جڑھ آیا ڈھونڈنا اپنے کام کے لئے جلا
 گیا۔ اور مالک کو اس آدمی کے ساتھ
 جہاز کا ام اس نے ڈھونڈنا سکھایا تھا۔
 لنگر لگا کر کے اسے لے جھڑ گیا۔ ڈھونڈنا
 نہیں میں کی بکری کا کھانا اس کا چہرہ
 بہانہ خوبصورت تھا اپنے آقا کا
 دربار وار تھا۔ اور اس نے مانتوں سے
 سوتی سے پیش آنا تھا علاوہ اس کے
 چونکہ جہاز کی کام جواب دہی اس کے
 ذمہ تھی جس سے ہمیشہ ملاج لذت
 کرتے تھے۔ اس سے ملاج اس قدر
 مافوقش ہے جس قدر کہ ڈھونڈنا
 کے ساتھ وہ خوش ہے۔
 ڈھونڈنا میں ایم مارل جو اب
 نے شہر ہو گا کہ ہم پر کہا آفت آئی
 ایم مارل۔ اس نے بھارا کیتا
 وہ بہادر اور دانا نڈار آدمی تھا۔
 ڈھونڈنا میں۔ اور اول درجہ کا ملاج

آ رہا تھا اور سمندر کے درمیان لور کا
 تھا اور مال اس کے ہاتھ میں تھا
 کا ہاتھ
 حالانکہ ڈھونڈنا کی طرف دیکھتے ہوئے
 ہو اگر ڈھونڈنا تھا۔ لنگر ڈھونڈنا
 بچے معلوم ہوتا ہے کہ ملاج کو اس قدر
 لور تھا ہونا ضرور نہیں چاہتے کہ ہم
 جہاز کر کے ہو کہ وہ اس کام سے بھی
 ہونا ہے۔ بہار دو۔ نہ اندر منہ ڈھونڈنا
 بڑا اسے بھلی سمجھتا ہے۔ اور کیتی
 صلاح لینے کی ضرورت نہیں
 ڈھونڈنا میں ڈھونڈنا کی طرف اس
 نظر سے دیکھ کر اس حشر کی بو آتی
 تھی ہاں ہاں ہاں وہ لور جاں ہے
 اور جوانی میں اس نے اپنے اوپر بہت
 اعتماد رکھا ہے ابھی کیتا کی روح
 ہے اس کے جسم سے یہ واز بھی نہیں
 کی تھی کہ اس نے کسی سے مشورہ لئے
 بڑے کتا بلی۔ اور اسے سدا ہمارا
 کو آ۔ اس کے اس لئے ہمارا یہ دن
 جبرہ الہا میں ضائع کر دیا۔
 مارل۔ جہاز کی کتا لیتا تو اس کا
 فرض تھا۔ کیونکہ وہ کتا کا میٹ
 تھا اگر جہاز کو مر رہا کی کوئی چیز
 نہیں تھی۔ تو اس نے الہا میں جو
 ڈھونڈنا دن لگایا تھا۔ تو غلطی کی
 ڈھونڈنا میں۔ ایم مارل جہاز تو ایسا

ڈینگلرس کے چہرے پر غم چھا گیا۔
ڈینگلرز (اگر) بے ادبی معاف
جہاز کا اب لنگر ڈالنا چاہتا ہے۔ اور
میں آپ کی خدمت میں ہوں۔ میں
خیال کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے بھاری
نکاح ڈینگلرس ایک دو قدم بچے بٹ
گیا۔ اور مالک نے کہا خزیہ الیہ
میں تم کیوں بٹھیرے۔
ڈینگلز۔ صاحب مجھے معلوم نہیں۔
میں نے کیتان کی آخری ہدایت کہ
سراجام کرنا تھا حسب وہ مرنے لگا
نہ اُس نے مجھے ہکٹ دی تھی اور
کہا تھا کہ مارشل ٹیوٹرائڈ کو ہونچا دینا
مالک۔ تو ایڈمنسٹریشن نے اُس سے
ملاقات کی۔
ڈینگلز کس سے؟
مالک مارشل سے!
ڈینگلز۔ ہاں
مارشل۔ نے اپنے چاروں طرف دیکھا
اور پھر ڈینگلز کو ایک طرف لے کر
ایچانک اُس سے پوچھا وہ کس سے؟
ڈینگلز جب میں نے دیکھا تھا تو بچہ
بھلا تھا۔
مارشل نو کما تم نے اُس سے ملاقات
کی؟
جب میں وہاں تھا۔ نو۔ مارشل
کے کمرے میں داخل ہوا۔

میں نے کہا جیسے آپ ہیں۔ ما میں ہوں
اُس سے ڈرہ دن کنارے پر چھائی
خونگی میں ضائع کر دیا۔ اور کوئی بات
نہ تھی
مالک۔ (دو جوان کی طرف مخاطب)
ہو کر ڈینگلز اور آؤ۔
ڈینگلز صاحب دیر بٹھیریں۔ اچھا
آتا ہوں دیکھتا ہوں کو بٹھا کر اُس
نے کہا، چھوڑ دو۔ فوراً لنگر چھوڑا
گیا۔ اور ریشم کی آواز کھڑکی سے
سُنی گئی سورج میں بھونکی
ڈینگلز ملاحت کی موجودگی کے باوجود
اسے کام پر نہ مارا۔ یہاں تک کہ یہ کام
پہلے ہی۔ اور پھر اُس نے کہا "مستول
کو بچا کرو۔ ریمان کو اُس کی جگہ میں بٹھیر
اور فندی ترچھی کرو"
ڈینگلرس۔ دیکھتے ہیں نے کہا تھا
کہ وہ پہلے ہی اپنے تئیں کیتان خیال
کرتا ہے۔
مالک۔ آہ قسمت میں وہ کسار
ہی ہے۔
ڈینگلرس آپ کے اور اُس کے
سندھیک کے درمیان کے بچے
مالک۔ اور ہم درمیان کوں نہ کرنا
پر توجہ ہے۔ کہ وہ اوتھ ایں ہے، لیکن
وہ بچے اور ملاحت معلوم ہو ماسے
اور بیکر بہ کار دکھائی دیتا ہے۔

اور تم نے اس سے گدگدی

ڈھانڈا (مجموعہ) صاحب اس سے
وہ چہرہ سے ہنس کی تھی

مارل۔ اس سے تم سے کیا کہا؟

ڈھانڈا۔ چہرہ سے۔ جہاز کی سیدھی سول
کے اور اٹھا۔ کہ کس وقت تاربا

سے نوروانہ ہوئے۔ کس پر اس سے

اسے۔ اور کیا مال لاسے۔ میں نقد

کرنا ہوں۔ اگر جہاز ہر اندھنا اور

اور میں اسکا مالک ہوتا۔ تو وہ اس سے

ہر دلتنا۔ لیکن میں اس سے کہا۔ کہ میں

صرف ایک مسافر ہوں۔ اور یہ جہاز

مارل ایجنٹ کے کارخانہ کا ہے۔

آہ آہ اس سے کہا دیا نہیں

جاتا ہوں۔ مارل خاندان اب اور جہاز

سے مالکان جہاز ہوئے۔ اُس سے کہا

اس خاندان میں سے ایک ایسا ہے

ساعت بلڈر میں تو کہ تھا۔ وہ یہاں

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

ہاں نہیں رہا تھا۔

آؤ آؤ۔ اب ہذا م سے ہذا اٹھا

گیا کہ ہذا کی ہذا کو اور اٹھا

اور جہاز ہذا ہذا اس سے گوا کر اور

کو معلوم ہو گا۔ کہ تم ایک ہذا

مارل کی طرف سے گئے تھے اور اس

سے ہذا ہذا کی ہذا ہذا اس سے

میں ہذا ہذا ہذا ہذا

ڈھانڈا۔ ہذا ہذا ہذا ہذا

کی ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

ہذا ہذا ہذا ہذا

اُسے دیکھ دیر ہوئی ہے۔

ڈنٹیز: ہاں اُسے لگتا ہے کہ اپنے چھوٹے ٹکڑے میں ہی زندگی گزار رہا ہے۔

مالک: لو اس سے بات نہ کرنا ہے۔ کہ تمہاری عمر حاضری میں سے کسی بات کی احتیاج نہیں تھی۔

ڈنٹیز (مسکراتے ہوئے): صاحب میرا آپ مفروضہ ہے اگر اُس کے پاس کچھ نہ ہوتا تو کچھ خدا کے اگر وہ کسی سے کچھ مانگتا تو مجھے باور نہ آتا۔

مالک: تو غرض جب تم ملاقات سے فارغ ہو گئے تو پھر ملے گے۔

ڈنٹیز: ایم مارل باہر پھرتا ہے کرتا ہوں کہ مجھے معذور سمجھیں۔

اس کے بعد مجھے ایک اور ملاقات کرنی ہے۔

مالک ڈنٹیز اٹھیک میں بھول گیا۔

کیونکہ قتل کی قید میں بیاری سرسید پر تھارے باپا سے بھی زیادہ لے صبر ہی سے تم سے ملنا چاہتا ہے۔

ڈنٹیز: شرما گیا۔

مالک: آہ۔ آہ۔ اس سے مجھے

کچھ تعجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ میرے پاس آکر یوں وقفہ بوجھ چکی ہے۔

کہ فرعون (جہان) کی کوئی خبر تھی ہے۔ اپنا منہ تمہاری مشورہ

نہی چاہتا رہتا ہے۔

ڈنٹیز: (خندگی سے) وہ میری معذرت نہیں وہ مجھ سے منہ نہ کرے۔

مارل (مسکراتے ہوئے): ڈنٹیز صاحب ہم اسے ایک ماٹ نہیں سمجھتے۔

مالک: غرض۔ غرض ابھی

میں کام اسی خولی سے سرانجام کیا ہے کہ جس در وقت تم چلا ہو۔ ہم نہیں دے سکتے ہیں۔ نہیں کچھ نہ دینا چاہیے۔

ڈنٹیز: نہیں صاحب میں نے بھی تنخواہ لینی ہے۔ فرمائیں ماہ کی تنخواہ

مالک: اللہ سدا دم نرے محتاط ہو؟

ڈنٹیز: نہیں صاحب یوں کہیں۔

کہ میرا باب غریب ہے۔

مالک: ہاں۔ ہاں۔ میں جانتا ہوں تم بہت نیک ہو۔ اب اپنے باب کے

ملنے میں تو قفس نہ کرو۔ (مسکراتے ہوئے) ہاں میں جانتا ہوں۔ تم بہت نیک

ہو۔ اب باپا سے ملنے کے لئے توقف

نہ کرو۔ میرا بھی ایک بیٹا ہے۔ اگر

اُسے کوئی تین ماہ کے سفر کے بعد روکے تو مجھے واقعی ناگوار گذرے۔

ڈنٹیز: تو صاحب۔ پھر آپ کی طرف سے اجازت ہے۔

مالک: ہاں اگر تمہیں مجھ سے کچھ اور

کہا میں بہ
ڈنڈا ز کچھ نہیں

ہاں لای کہ کنساں ہے پتہ "وفا" ہے
تہیں میرے لئے کوئی خط نہیں دیا تھا
ڈنڈا ز صاحب وہ لکھنا نہیں سکتا تھا اس
سے۔۔۔ اور آپ کہ ہیں اسے حدودوں
کی رخصت کیا اور راجاؤں

ہاں لای سادی کر کے کے لئے
ایکڑے۔۔۔ لای بیٹے سادی اور میرے
لوہا۔۔۔ لای بیٹے۔۔۔

ہاں لای بہنہ اتھا ڈنڈا ز جتنا وقت
ایکڑے۔۔۔ لای اتھا بہنہ اتھا۔۔۔
جتنا ہے مال اُٹا رہے ہیں چور۔۔۔
وہ شہ۔۔۔ اس ماہ اس کے بعد نہیں
اس میں بیٹے کے بہنہ اتھا کے لئے
اس آج اٹا اور اس کی ہاتھ بہنہ اتھا بھر
ایکڑے۔۔۔ لای ہاں کے لئے سفر
اس کے لئے۔۔۔

ڈنڈا ز۔۔۔ لای آنکھیں زندہ دلی سے
یکہ۔۔۔ لای اور اسے کہنان کے لئے
مہ دلی کر کے چھ کہیں اسے مہ سے
دل کی اور دلی حواستات میرے نظر والی
بہنہ۔۔۔ لای دلی اس کا ارادہ ہے کہ آپ
بہنہ کہناں بنا دیجئے

ہاں لای۔۔۔ اگر میں ہی مالک ہوتا تو پہلی
وہ نہیں کہناں بنا دیتا۔۔۔ اور
کچھ بہنہ اتھا ہو جاتا مگر تم جانتے ہو میرا

ایکڑے۔۔۔ لای اور بہنہ اتھا کی منی
لوہے سنہ کی ساری نہیں ہو یا مالک
ہو یا۔۔۔ لای مالک ماب دلی سے ہو چکی
بہنہ۔۔۔ لای کو کو دلی سے مالک بہنہ اتھا
سے۔۔۔ لای دلی سے مالک بہنہ اتھا
سے۔۔۔ لای اسے ساتھ متھی کر اور لگا اور
بہنہ۔۔۔ لای کو سنہ اتھا کر ونگا۔

ڈنڈا ز۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک

ہاں لای۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک

ڈنڈا ز۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک

ڈنڈا ز۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک
بہنہ۔۔۔ لای دلی سے مالک کا مالک

دو شہر باب

باب اول اور بٹیا

ہم ڈیفینڈنگ فوج کو آئیں ضد میں تھے
ہم نے اور چار کے مخالفوں کے دل میں
شکار و سرحد کر کے ٹرسٹے بہار چھوڑتے
ہیں۔ اور شیر کا حال کہنے میں حسرت
کتنی سے اُس کر اپنے گھر کی راہ لی اور
گھوڑی دیر میں ایک گھڑے سے گھر میں
آہل ہو کر ایک تار کا زینہ کے ترا ہیں
ستھ ہار منظر میں اور بٹیا گھ گیا۔

اُس کے ہاتھ میں ہتھیار لگا کر اپنا کھول پھا اور
دو شہر سے اُس پر اسٹن جینڈر کر سہنے
پڑنے کے دل کو چھایا ہوا تھا۔ اور ایک تھیم
کسادہ دروازے کے آگے بھاگ کھڑا ہوا
خس سے اُس جھوٹے سے گھر کے کا قلم
اندھیری حلقہ میں ہوتا تھا۔ اس کے
میں ڈیفینڈنگ کا باب بٹیا ہوا تھا

دو شہر کی آمد کی خبر بھی اُس نے نہیں
سنی تھی۔ وہ گری پر بٹیا ہوا ستونی سے
ڈیول بٹلر کا تھا۔ کہ اچھا ایک گیس ہے اس
کے دو شہر پر نافذ نہ تھا۔ اور بہاؤ شیریں
آواز سے کہا۔ تاپ ہمارے مارا
اُس نوڑنے کے منہ سے جھج بھل گئی۔
اور وہ منہ پھیر کے اسٹن سے جھٹکا
گیا۔ اُس کے چہرے پر زبردی چھایا اور

کاسے لگا

لٹیا (گھبرا کر) انا حال۔ خبر دو سہے کہا
اور ہمارا ہوا

باب اول اور بٹیا
اگلے دن صبح کو بٹیا چھوڑا ہوا
اُس کے گرد نہ تھا۔ بٹیا چھوڑا ہوا
کہ اُس کی فوج میں تھی۔ کہ سچی
ہو اور اس کے گھوڑے نہ ہوں

بٹیا فوج تیار ہوئی ہوئی
کہتے ہیں کہ کوئی نہیں دیکھا
راہ میں ملا جو کہ تیار رہا ہوا
ہوئی اس آواز کا طریقہ دیکھ میں
اس کے ہاتھ میں لگا کر انا اور اس
خوش ہو گئے

باب اول اور بٹیا
ہوں گے ہم خوش ہونگے لکس ہم کہیں خوش
ہونگے کہ تم بھگت ہو۔ ہم بٹیا
اور بٹیا ہمارا حال دیکھا

بٹیا حذر کر کے اور بٹیا کی
سے میں خوش ہوں لیکن ہمارا
بٹیا کوئی فوج نہیں تھی جو ہمارا
ہو گیا۔ اور بٹیا اس سے کوئی
ہیں۔ آجیاں ہمارا کتار ہم
اور اس سے کہ اچھو ہمارے
سے بٹیا اس کے ہاتھ میں
آجیاں ہیں۔ کہ میں اس
ہر کہ اور اس کا ہوا۔ ایک

(سنگ) مجھے خواہ ملے گی اور سامع کا سرکہ،
 علیٰ طرے۔ کہا مہرے جسے غریب ملا تھ
 سکے لئے وہ ایک عصب غریب مقرر ہیں ہے
 با اسی ٹان مہرے نونہ۔ مہاری اٹھا
 سنے بڑھکر

بٹھا۔ جب مجھے پہلی خواہ ملے گی۔ نومبر ۱۹۰۶ء
 ہے کہ آپ کو ایک شخص سا گھر لے دوں
 جس میں باغ ہو۔ تاکہ جو کچھ تم چاہو اس
 میں تم پورے لیکن انا جاؤں ایک کبا حال
 ہے۔ کہا آپ آجے نہیں ہو

با اسی۔ کچھ نہیں۔ کچھ نہیں ابھی یہ تھا
 رفع ہو جائیگی۔ اور جب وہ یہ کہہ رہا
 تھا۔ بے بس ہو گیا۔ اور پیچھے گر گیا

بٹھا۔ ٹھیک۔ ٹھیک۔ شرب کا ایک
 قدر لیوں۔ آپ ابھی شرب کہاں
 رکھا آیتے ہیں۔ اس سے آپ کو طاقت
 ہوگی

با اسی۔ ہیں۔ ہیں۔ میں تمہارا سرکہ
 ادا کرنا ہوں۔ اس سے دیکھنے کی تکلیف نہ
 آئے اور سچے ہیں چاہئے۔

بٹھا۔ لا۔ لا۔ انا جان چہ بتائیں
 کہاں ہے۔ اور اس سے دو ٹکڑے چھوڑ
 کھو کر دیکھیں۔

با اسی۔ کچھ فائدہ نہیں ہے۔ شرب ہے
 نہیں

بٹھا کیا شرب ہے؟ نہیں؟ اور اس کا
 چہرہ سرد ہو گیا اور اسے ماس کے ٹنڈ

کی طرف دیکھنے لگا۔ کہا در شرب ہیں
 انا جان۔ آپ کو روپیہ کی ضرورت نہیں
 ہاں۔ جب سے تم لکڑا آئے ہو۔ سب سے
 کسی چیز کی ضرورت نہیں

بٹھا۔ ایسی بینائی سے مس نہ ہو ٹھکر، ابھی
 ماہ گذرے ہیں۔ میں آپ کو دو سو فرما
 دے گا۔ خواہ ہو اتنا

با اسی۔ ٹان ایک ہینڈ ٹم ورسٹ کہیں
 ہو سکر کہا نہیں یا نہیں۔ کچھ نہیں
 کہیں دو سو کا کچھ خرمنہ دینا تھا۔ وہ
 مار بار مجھ سے تقاضا کر مارا۔ اور کہنا
 رہا کہ اگر میں اسے نہ دوں گا۔ تو تم مار
 سے لے گا میں نے سمجھا کہ وہ نہیں
 کوئی نقصان نہ پہنچا دے

بٹھا۔ رو سے۔ مگر کہیں دو سو
 میں نے ایک سو چالیس فرما دیا ہے
 با اسی۔ رو کھڑائی زبان سے۔ لا۔ لا۔

بٹھا۔ اور میں نے دو سو فرما دیا ہے
 جو میں تمہیں دے گیا تھا۔ اس کا حساب
 دیاں کرو۔

پھر مردے جواب انیا اب میں دیا۔
 بٹھا۔ نو سو ماہ ختم سا ختم فرما کر گزار
 کیسے رہے۔

با اسی۔ تم جانتے ہی ہو سچے حیران
 ضرور ہیں ہوں

پہلے گھر (ر) کے بن کے سامنے چمکندہ
نشانہ لگوئے معاف کر

مٹھا۔ جسے آپ چاہیں کریں بسکٹ آنا
جہاں میں اتنا س گریا ہوں آپ ایک

دعا ہم کیا کر رہے ہو؟
پہلے آپ اپنے مہراول لکھنے لکھنے کے کر دیا

نوکر رکھ لیں میں نہیں اپنی مدت
مک اکلا ہوں رہے دوسرے کا مہر سے

باف کچھ مٹھالیہ ہیں۔ کہو کہ اب میں
بھر رہی ہوں نوکری کچھ فراموش

باس کچھ ہوئی ہوئی کافی اور کچھ مٹھالیہ
ہے اسے آپ نے کل لے لیا۔ بسکٹ

ہاں اسے ہے؟
پہلے ہاں اسے ہیں آپ کے پاس ہوں

جسے چاہا کوئی آ رہا ہے؟
دعا مسک کیڈا دوسری ہو گا۔

پہلے ہاں اسے ہیں آپ کے پاس ہوں
میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور مادہ کی

مہاری آمد کی ضرورت نہیں مٹھالیہ
کے لئے آتا ہے۔

امید ہے؟
ابا ہاں آپ کے پاس اور کسی کو جلدی کچھ

کے لئے آتا ہے۔
ہے لیکن کچھ مٹھالیہ ہیں وہ ہمارا ہمارا ہو

ابا ہاں آپ کے پاس اور کسی کو جلدی کچھ
سنگولے کے لئے ہیں اور اس نے اسی

وہ وقت شری ہمارے کام آتا تھا۔ بسکٹ
آنا ہمارا ہے

سنگولے کے لئے ہیں اور اس نے اسی
بیس کر خالی کر کے جو کچھ تھا میرے رکھا

کچھ نہ رہے کے لئے ناچ چل کر کر رہا
ہر گھاری تھی۔ اور اس کا چہرہ درختوں

کچھ نہ رہے کے لئے ناچ چل کر کر رہا
ہوا۔

ہر گھاری تھی۔ اور اس کا چہرہ درختوں
کریا۔ اور اس کے رکھنے دو مٹھالیہ ہوا۔

ہوا۔ اور پچیس چھپس برس کا لڑکا تھا۔
دراہی کا کام کیا کرتا تھا۔ اور کوٹ کے

دراہی کا کام کیا کرتا تھا۔ اور کوٹ کے
تھے کے لئے ایک ٹکڑا اس کے ہاتھ میں

تھے کے لئے ایک ٹکڑا اس کے ہاتھ میں
کڑا ہوا تھا۔

کڑا ہوا تھا۔
کھڑا رہا۔ دروازے اور ایسے

کھڑا رہا۔ دروازے اور ایسے
طور سے ہسکے کہ اس کے دانت دکھائی دیے

طور سے ہسکے کہ اس کے دانت دکھائی دیے
لکے۔ کہا تم ہو واسی آگئے۔

لکے۔ کہا تم ہو واسی آگئے۔
وٹنڈر دکنہ امیر خاں کو خوش علم

وٹنڈر دکنہ امیر خاں کو خوش علم
کے بروہے میں جھماک لای بھائی

کے بروہے میں جھماک لای بھائی
کٹا رہا۔ غم دیکھنے ہی ہو۔ جیسے اب

کٹا رہا۔ غم دیکھنے ہی ہو۔ جیسے اب
چاہیں گے آپ کے حکم کا ناچار رہوں

چاہیں گے آپ کے حکم کا ناچار رہوں
ہو۔

ہو۔

کہیں آدھیں " میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر خدا کا شکر ہے مجھے کسی حد تک احتیاج نہیں کبھی کسی کو ادا ہوا ہے؟
 وہ ایسا دوست ہے جس سے کوئی کرے نہیں میں تمہاری طرف سے انعام نہیں کرنا نہیں ہیں میں نے نہیں دیا تھا۔ تم
 نے ادا کر رہا ہے۔ یہی تمک بہائیوں کا کام ہے۔ اور آپ کچھ لیا ہے۔ نہ دیا۔
 ڈنڈا ہے۔ وہ ہم براہمان کرنے میں ہم اس کے ہوتے احباب میں آگیا ہے
 یا را! آپ ہیں قریب دیکھ کر وہ نہیں ہو ہمارے پاس ان کی شکریہ گزاری کے لئے
 شکریہ گزاری کا بہتر نمونہ ہے۔
 کیڈا تو میں اسات کے ماں کرتے
 کا کیا فائدہ جو ہوا سو ہوا۔ ایسی دلی
 کی خوشی کی باتیں کرو۔ میں سہیل کا
 تہاں کٹرے کا مقابلہ کرے کے لئے گیا
 تھا۔ وہاں۔ چچے ڈنڈا کس ملا تھا۔
 میں نے اسے کہا کہ کیا تم مارتیل میں ہو
 اس نے کہا۔ ہاں۔
 میں نے صاف کہا۔ تم سمجھنا میں ہے
 اس نے کہا۔ ہاں۔ لہذا اب واپس
 آگیا ہوں۔

میں نے سوچا اور وہ عزیز لڑکا کہاں ہے۔ ہمارا چھوٹا ایڈا جنڈا! تو اس نے
 جواب دیا، " کسوں وہ ایسے ناما کے
 پاس اس وقت ہو گا؟ اس پر میں تم

سے ملاقات کرنے کی خوشی میں ہلا آتا ہے۔
 صاحب۔ ایک کیڈا تو میں کو ہم سے بہتر
 نہیں ہے۔
 وہ ذرا ساں لپٹا۔ " ہم غم سے نہیں
 ہے۔ اور یہاں ہی اس وقت کہ ناہراں کیڑے
 نہ کہ آدھی ونا میں نہت کیا ہوں
 معلوم ہوتا ہے ہم خود ونا کے لئے
 ہو۔ اور اس نے ہمارے اور شہی بہر
 سونا اور چاندی پڑا ہوا دیکھا کہ پات
 کہی۔

وہ خان نے اپنے ہمسائے کی طرح نظر
 کر دیا اس کا ساہ آنگھوڑا سے جھٹک رہی
 تھی دیکھا۔ اور پھر اس نے بے اسفا کی
 کہا: " آہ یہ وہ میرا نہیں ہے میں ان کی
 مایہ کے آگے اس خوف و حلا کا اظہار
 کر رہا تھا کہ میری عیت میں اسے پہننا
 چیزیں دیکھا رہیں۔ اور چچے لپٹا دلا
 کے لئے اس نے اسی جبر کو مزید فانی
 کر دیا اور پھر اس نے کہا: " آنا جان۔
 آپ ہیں۔ اور اس رات کو صدف میں
 ڈال لیں اللہ۔ اگر کیڈا رومس کو اس کی
 ضرورت ہو۔ تو وہ لے سکتا ہے۔"

کیڈا تو میں نہیں مجھے کچھ ضرورت
 نہیں ہے
 میں بہار شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ انہار وہ
 اپنے پاس رکھیں۔ ہر ایک کی اپنی ضرورت
 کہا کچھ کم ہوتی ہے۔ مگر ماہی اس کے

اُمہا ہے۔

دستار دی۔ نوہ تھوٹا ہے۔ نہ لڑو

ہے۔ اس سے مہارہ کا حکم دے رہا

بت ہو رہا ہے۔ اور تھوٹا ہوا

ک وہ نوہ تھوٹا لگا ہوا ہے۔

سچے رہی ہے بہت ہوس ہوگی۔

بابا کسا ہوا لگا ہوا

پاٹا۔ ہاں عذر مات۔ اب آپ سے

ہیں اجازت مانگتا ہوں۔ کیونکہ اس

م سے ملنے کی ضرورت ہے۔ اور دیکھ لیا

۔ کہ کم اچھے ہو۔ اور جس چیز کی بہتر

ضرورت ہے۔ وہ مہارہ سے مانس ہے

اس لئے میں آپ کی رضا کا طالب ہوں

کہ ہاں لکھو تمہاں آئے دیکھ آؤں

بابا۔ بیٹا جاؤ۔ ہاں کرے۔ کہ نہیں

اسی لی لی سے وہ وٹا اور سکی جاہل

ہو جسے کم لے میرے ساتھ بیٹا ہوں

کا حق ادا کیا ہے

کہاں دوں اس کی بیوی۔ اب اسی

جلدی کیوں کہے ہو۔ اُمہی وہ اس کی

چوڑو ہیں۔

ایڈل منڈ ہیں مگر بابا جلدی

اس سے نہادی ہوگی۔

کہاں دوں۔ ہاں لاں لکھ

حتی الامکان جلدی کر کے اس کی طرف

جانے میں تم راسی پر ہو۔

ڈنڈا پڑے کیوں؟

مہارہ اس قدر کسک رہا ہوں کہ میں نے

مہارہ دپیہ بہت لیا

ڈنڈا پڑے میں نے اس جیتی نہیں کیا

کیونکہ میں نے اس تھوٹا ہوا

م بہت مہارہ ہے۔

ڈنڈا پڑے میں نے مہارہ

ہے۔

دماڑی۔ نوہ نم نے اسکے ہاں کھانا

کھانے سے لکھا گیا۔ کسا نہیں آئے

مار کھا تھا۔

ڈنڈا پڑے اس نے مات کے نوہ سے کسک کر

ہاں آتا تھا۔

بابا۔ اور تم نے کہا نے سے کڑاں لکھا

کیا؟

ڈنڈا پڑے نا آئے سے جلدی طاقت

کروں۔ میں تم سے ملنے کے لئے رٹا

مضطرب ہو رہا ہوں۔

کہاں دوں۔ مگر اس سے ایم مارل

ناراض ہوا ہوگا۔ اور جس نہیں کہ ہاں

سننے کی اُمہ ہے وہ اس سے آئے

لکھ رہا ہے۔

ڈنڈا پڑے میں نے اپنے لکھا کی

اس کے پاس سیاں کی اور میں اُمہ لکھا

ہوں۔ اس نے جوئی اسے چھ لیا۔

دماڑی۔ ہاں مگر کیا نہ لکھ لکھ

آؤں کو ذرا خواہد بھی کر فی چاہیے۔

ڈنڈا پڑے اس کے بغیر کیا نہ لکھ

دوسری کہو کہ میں نے اس کو فرست
 صورت لٹکی ہے خوب صورت لڑکوں
 کے کئی چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں اس کے
 درجہ کے ہوں میں
 ایڈیٹر - رائے مستقیم سے کہ جس میں
 اضطراب ہیں تھا کیا واقعی ؟
 کیڈر میں - ہاں کئی ایک درجہ میں
 میں ہو چکی ہیں - لیکن تم ہائے ہو -
 اب تم کہاں ہو گئے - او وہ تم سے کہہ
 دیکار کیسے گی
 ڈیپٹی - مستقیم سے تو اس کے یہ معنی ہیں
 کہ اگر میں کہتا ہوں
 کیڈر میں سے ہمارا - آہ - آہ -
 ہر لایح - میں میں میں - آہ -
 عموماً لوں کی سب سے زیادہ
 درست ہے - اور میں ہیڈ کی بہت
 قوماں کے - اور مجھے نہیں ہے کہ جو
 میں کہتا ہوں یا نہ ہوں مگر وہ
 مجھ سے وفا کر لگی -
 کیڈر میں - خوب ہے - خوب
 ہے خوب - جب کوئی شادی کرے وہاں
 ہوتا ہے - تو اس کے جی میں کامل افسردہ
 ہو جاتا ہے - لیکن ہاؤ - اور کہو - کہ میں
 آگیا ہوں -
 اور اپنی اُمیدیں اس کے آگے آگے
 کرو
 ایڈیٹر - میں سدا ہواؤں کا

اور اس سے اس کا دل لگا - یہ کہ اور
 کہتا رہا کہ اس کو سلام کر کہ وہ میرے
 رکھا
 کیڈر میں - پاپو وہ کہتا تھا -
 کہ یہ نہ ہو - یہ نہ ہو - یہ نہ ہو کہ وہ
 کو بلے کے لئے بھیجے اترا وہ کئی کے گوتے
 میں اس کا اتنا کر رہا تھا
 ڈیپٹی - کہ تم اس سے کہتے ہو
 کیڈر میں میں ابھی اس کے پاس
 سے آتا ہوں
 ڈیپٹی - کہ میں اس سے کہتا ہوں
 کی اُمید میں اس کا تھا
 کیڈر میں - اس سے تو اس کا
 کہا تھا کہ گویا - آہ - آہ -
 ڈیپٹی - میں اس سے کہتا ہوں
 وہ نہیں ہلا ہی کر رہا ہے
 کیڈر میں - کہوں - معلوم ہوتا ہے
 ایچ مارل - اس سے کہتا ہے
 ڈیپٹی - میں اس سے کہتا ہوں
 ہوا ہے
 کیڈر میں - یہی تو ہے -
 پھر آتا ہے - مجھے اس سے کہتا ہے
 اس لئے کہ کہا تھا - گویا کہ اب یہ زادہ ہے
 ڈیپٹی - میں اس سے کہتا ہوں
 کیڈر میں - کہوں - نہ کہنا - مجھے شرم
 آئی - کیونکہ میں اس سے کہتا ہوں
 دیا - کہ میں اس سے کہتا ہوں
 اس کا تھا

لیکن اب اسے امداد کی کچھ ضرورت نہیں ہوگی۔ وہ کہتا ہے ہونے والا ہے۔

ڈینگلرس: نہیں! وہ ابھی کہتا ہے نہیں ہے۔

کیڈرو میں نہ ہونو اجتماع ہے پھر تو وہ بات نہیں کرے گا۔

ڈینگلرس: اگر ہم چاہیں تو جیسا کہ وہ ویسا ہی رہیگا۔ اور شاید اس سے اسکی حالت بدتر ہو جاوے گی۔

وسری: مہار کیا یہ مطلب ہے ڈینگلرس کچھ نہیں۔ میں تو ہی اپنی

دلہن کو کہہ رہا تھا۔ کیا اس قتالوں سے ابھی تک اسکی راہ درست ہے۔

وسری: کہتے ہی ہو۔ اور پھر جیہاں ہے بھی ہو۔ لیکن مجھے یقین ہونا ہے کچھ

دال میں کالا ہے۔

ڈینگلرس: ایسا مطلب اظہار کر دے۔

وسری: شاید اسقدر ضرور ہو کہ تم جیال نہیں کرنے تم ڈینگلز کو پس

نہیں کرتے؟

وسری: میں تو نہیں کرتا۔

ڈینگلرس: تو پھر کچھ قتالوں کی کی انتہا نہیں معلوم ہے اسے سام

کر دے۔

جو مجھے یقین دلاتی ہیں۔ جیسے میں نے نہیں بتایا۔ کہ چار آئندہ کیٹیاں اس

حدو کے اندر کسی حد تک گھٹا ہوا ہے۔

ڈینگلرس: جو کچھ تم دباتے ہو آؤ تاؤ۔

وسری: دوسرا جب کبھی مرے گا۔

شہر میں آتی رہی ہے، اس کے ساتھ ایک درار اگر کھلنے والا سیاہ شہر جسکی رنگد

سرخ اور چہرہ مٹا رہا ہے اور صحت تیزی ہے۔ جسے وہ عجیب بھائی کہتی ہے

ہو رہا ہے۔

ڈینگلرس: اور تم خیال کرتے ہو کہ یہ شخص اس سے محبت رکھتا ہے۔

وسری: مجھے ابسا حال ہے۔ اکثر اس کے آؤ کی آؤ کی سال لڑکی کے ساتھ

چلنے کے کام ہے۔

ڈینگلرس: اور تم کہتے ہو ڈینگلز

تسلونی کے بارگما ہے۔

ڈینگلرس: آؤ ہماری اسی بارگما ہے۔

چلے ہیں ہم آؤ کے گرد و فراز پر ہر طرف نظر میں ہے۔ اور وہ کیا اسطرح میں نظر

کے حد تک گھٹا ہے۔

ہوئے انے نے ڈنڈیڑ کو ابھی دس
 صاف بھی نہیں گذرے تھے۔ دیکھا تھا۔
 میں نے ابھی انھیں دیکھا۔ کہ وہ قتل ہو گیا
 کہیں سے۔ چاروں کے درختوں کے
 مجھے وہ بیٹھے ہوئے ہیں جبکی شاخوں پر
 موسم بہار پر ہر دور پرندے خوش الحانی
 سے گاتے رہتے ہیں۔

تسلیات

قتل

اس سنگھ سے جہاں دونوں دوست آئے
 برطرس لگا ہے اور اپنے کالوں کو منہ
 کے ہونٹوں سے ابک کر دم جو وہ دیوار کے
 پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور شراب کا گلاس
 حرا آ رہا تھا۔ تھے اس سے قریب قدم
 کے نام نہ ہر قتل ہو گیا کا کارن تھا۔
 جہاں بہت سی دنیا کی انکسائی آباد
 ہوئی تھی۔ اور جس پر خشک وہ آبادی
 بہ بات کہ بستی کہاں سے آئی ہے کوئی
 نہیں جانتا تھا۔ اور انکی زبان بھی باندھ
 تھی۔ آئیے سرداروں میں سے ایک سے
 جو رہائی رہاں پہنچتا تھا۔ ہر ایک سے
 کہ اگر ایک سے اتنا کہ ایک بہ بے آثار
 رہاں کا وہاں ہے۔ ہر ایک سے
 رہاں کے ناموں کا طور سے رہاں

کیتھن سے آئے۔
 تم سبکی دروازے سے گھر ہوئی۔ اور اس
 ماہ بعد آناں بارہ ہزار تھوڑے ہزار
 کے ارد گرد میں رہتے تھے۔ کہیں سے
 آئے۔ ایک تھوڑا سا گاؤں میں گیا
 یہ گاؤں جو ایک نہایت عمدہ اور عجیب
 طور سے بنا ہوا ہے۔ اس میں آدھے
 لوگ اور آدھے عجیب انسان کے رہتے
 ہیں۔ آج تک انہی لوگوں کی اولاد وہاں
 بستی ہے۔ اور انہی خاص لوگوں کی
 میں چار صدیوں تک وہ اسی رہیں
 قتلہ پر ہمارا کر رہے۔ جس پر وہ

کے حالوں کی مانند آ رہے۔
 اور ہمارے ہیرو کے ہوں کے ساتھ ایک
 ہوں پرست نہیں ہو اٹھا۔ مگر ہزاروں
 انہوں نے آپس میں شادی کرنی شروع
 کر دی۔ اور آئے وطن کے لباس اور
 مراسم دیکھ کر کہ وہ نظر رکھا۔ چپ کہ
 اپنی رہاں کو انہوں نے چھوڑ کر رکھا تھا
 ہمارے ناموں کو اس چھوٹے گاؤں
 کے ایک کوچے میں صرف قدم رکھ کر
 چاہتے۔ اور ہمارے ساتھ ایک گھر میں
 داخل ہوا تھا۔ جس پر دیوار کے بیرونی
 حصہ پر ایک عجیب طرح سے مہک رہا
 تھا کہ یہ وہاں نہیں تھا۔ اور ہمارے
 انکی وہ تصویر تھی۔ اور انکی
 انکی یہی ہوئی تھی۔ اور انکی

سب سے پہلی ہوتی تھی کہ مسلمانہ کے ساتھ
 ہی اس کی خصوصیت معلوم ہوتی تھی۔ ایک
 دو حال اور دو صورت لڑکی جس کے بال
 کوٹے کے برسوں کے سے ہوتے تھے۔ اس کی
 آنکھوں پر دو ٹھوس ٹھوس چھپا ہوا
 کی ہوتی تھی۔ اس کا نام کیسٹہ رارا
 لگا کر بچھی ہوتی تھی۔ اس کی ایک کھانسی
 کے بعد اور کا ایک وقتہ پڑا ہوا تھا۔
 باز کہنی تک سر پہنچے۔ اس کا نام
 گروا ہوا تھا۔ اس کا قسم کی چھپا ہوا
 حرکت کرتی تھی اور زائید ہوا تھا۔
 یہ وہ لڑکی تھی۔ اس کا نام
 صورت سان سپین کی بہار تھا۔ اس کی بھٹی
 اور اس کے سرخ موز۔ اس سے
 باؤں میں پیسے ہوئے تھے۔ اس سے
 قدم کے فاصلہ پر گھسی پڑا ایک آدمی بٹھا
 ہوا تھا۔ اس سے اپنی کہنی ایک کم حورہ
 میر کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔ وہ دراز ہونا
 اور اس کی عمر ایک بیلی یا مینس برس کی تھی۔
 اور اس لڑکی کی طرف ایسی نظر سے کہ
 جس میں گہرا بیٹ اور بے چینی ملی ہو
 تھی۔ دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں سے
 اس سے سوال کرتا معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہ
 لڑکی ہائست استقلال اور ثبات قدمی
 سے اس کی نظر کی مزاحمت کے ہوئے
 تھی۔

نوجوان۔ مہمیںڈ یز دیکھو البیسٹ

(تہوار) آ رہا ہے۔ کہا سادی کے لئے
 یہ عمدہ موقعہ نہیں ہے۔
 ہر لڑکی کو۔ فرہنگ میں ہے
 سب لڑکیوں کو وہ ہوا ہوا ہے۔ اگر تم
 چھپو۔ ہر لڑکی کو۔ تو اپنے آپ کو
 دشمن ہو گئے۔

فرہنگ۔ نو میر۔ ہر کردہ۔ میں ہمارا
 سر نہ کرنا ہوا۔ تاکہ بچے بچے آباد
 اس کے۔ میں وہ ہوا ہوا۔ کہ جس
 محبت اور فدا کی ہمارا۔ اس کے
 دسے کی ہے۔ اس سے تم انکار کرنا
 جس کے بخوبی سمجھو کہ میری شادی مارا
 ناچیر سمجھ رہی ہو میری موت اور جی
 نہار کے بس میں ہے۔ ہر لڑکی کو
 دس سال نہار کے ساتھ سادی کرنا
 کے قدم میں ہوں۔ اسی امید کو جو میری
 جان کے قیام کا باعث ہے۔ تم نورانی ہو
 ہر لڑکی کو۔ فرہنگ میں ہے تو کسی
 میں اس کے لئے نہیں کہا۔ تم مجھے دراز
 اس بات کا الزام ہی نہیں لگا سکتے ہیں
 نے مجھے تم سے کہا ہے۔ کہ میں بیایوں
 کی طرح سے محنت رکھتی ہوں۔ سوائے
 بیوی کی محنت کے مجھے ہے اور کسی بات
 کی اشدست رکھو۔ کیونکہ میں اپنا
 دل اور کو دے چکی ہوں۔

فرہنگ۔ کیا یہ بات سچ نہیں ہے؟
 نوجوان۔ ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ یہ

پہنچ جاتے تھے ایسی ہی مانی سے جواب دیتی رہتی ہو۔ لیکن کیا ممکن ہے باب فراموش ہو گئی ہے کہ قضاوتوں کے درمیان آپس میں حسد کی کرنا ایک قسم کی سرکوت ٹھیکر گئی ہے

ہر آدھائی بن۔ تم غلطی کرتے ہو۔ یہ میرا باب دسوا ہے۔ اور تم سے الگ کرتی ہوں اس دستور کو میری نیت بنا تھا میں نے لکھا۔ فرزند تھا نام حرا بہرتی کرے والے جیسی حکم میں لکھا ہوا ہے میں نے اسے کل سے رخصت مل سکتی ہے اور رخصت نہیں کہ کب نہیں بہتیار ہو گئے۔ لے لئے طلب کیا جاسکے۔ جب تم سنا ہی ہو گئے۔ تو مجھے غریبیت میں کس میں سے تم کہا سلوک کر سکتے ہو جس کے پاس سوائے اس گری ہوئی۔ اور ویران جو پٹری کے کچھ نہیں۔ نہ مال ہی نہ دولت۔ و تھوڑا بہت آٹا نہ باب پتھر فراغت۔ وہ مال کی قدر نہیں لیا۔ جو اس سے بچا۔ وہ بچے گا۔

تم جانتے ہو۔ کہ آٹے سے فونڈ ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ اور میں خیرات براءات لکھ کر کئی رہی ہوں۔ بعض وقت تم میرے کام آئے گا بہانہ کرتے ہو اور یہ تمہارا بہانہ ہے۔ کہ اپنی بکری بھائی چاہیوں کو میرے ساتھ باندھ لو اور میں اسے منظور کرتی ہوں۔ کہہ کر

فرزند تم میرے باب کے بہائی کے بیٹے ہو اسے کہ ہم نے اکٹھے بہ ورتس ہائی ہے اگر میں انکار کرتی ہوں۔ تو اس سے نہیں اور کیفیت ہوگی۔ لیکن بچہ بڑا असوس ہونا ہے۔ کہ بہ بھیلی جسے میں جا کر بھیجی ہوں۔ اور جس کو بھیک میں اُٹھا لاکر کائی ہوا۔ فرزند میں اسے ٹوٹا سہتی ہوں کہ نہ خیرات ہے۔

فرزند۔ مہاراجا بن۔ اگر یہ ہو۔ کہ گوتم غریب اور بہا ہو۔ تاہم تم میرے لئے ایسی لائق ہو۔ کہ گویا تم مہاراجا کے اول و ہر کے مہاجر کی بیٹی ہو۔ یہیں بچہ اسکے اور کہا جا چکے۔ کہ ملک عورت ہو۔ اور گہر کی خوب انتظام کرنے والی۔ ان باتوں کے لئے سوائے تمہارے میں کس کی طرف دیکھوں۔

مہاراجا بن۔ سر ملا کر۔ فرزند عورت مہاراجا بھی ہو سکتی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ وفادار نہ ہو سکتی ہے۔ بھالیکہ وہ اپنے فائدہ سے زیادہ دیکر پرہیزوار ہو۔ صرف ایسی پرکھاؤت کرو۔ کہ میں تمہارے ساتھ دوستی کا وعدہ کرتی ہوں۔ مجھے سے ہو سکتا ہے۔

فرزند۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم میرے اپنی نصیحت نہ دانت کرتی ہو۔ مگر میری نصیحت سے تم ہائیت ہو۔ نہیں مہاراجا جب تم مجھے اپنی نصیحت کا وعدہ دو گی۔

ایک آواز قنادی کی پہرہ کہ بہرہ
فرہنگ کیا رہا جانے ہو

نوجوان اچھا ایک ٹھہر گیا۔ اپنے ہاڑوں
طرف دیکھا۔ اور کہتا دوسری کہ
ڈینگار میں کے ساتھ شتر ایتھائے ہیں
بیٹھے دیکھا۔

کہتا دوسری "تم کہوں مار ہے ہو۔"
کیا دوسری میں ایسے جلدی ہے کہ
دوسری سے مزاح پڑی تھی اس کے
دنگار میں۔ فاضلہ دوسری سے

آن کے سامنے لوٹ کر پڑی ہو
فرہنگ نے اکیلا دنا ہوتا روئے مارچ
دیکھا لگتی رہا۔

ڈنگار میں۔ (کہتا دوسری کہ ا
گھنٹہ بیہوش کی لڑائی کو بھٹک رہی ہو
معلوم ہو گی کہ کہتا ہم اچھا کر رہے
کیا ڈنگار میں۔ ہمارے ہاں وہ

کا پاپا
کیٹا دوسری "اچھا ہمارے ہاں
دریافت کر رہے ہیں اور ہمارے ہاں
خطا ہے ہو کر رہے ہو گئے۔ ہمارے ہاں

میں اپنے دنگار میں اور ڈنگار میں
فرہنگ نے (کہتا دوسری کہ اچھا
اور ساتھ۔ اچھا دوسری کہ اچھا
اس کے ساتھ ہو رہے ہیں اور

اور دوسری
فرہنگ نے

ملا۔ اور ایک گڑھی پر جو سر کے گرد تھی
بٹی بیٹھا۔ تو کہا کہ گدا۔

کہتا دوسری۔ بہت کم ہاگلوں کی طرح
ہوا گدا رہتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ
تم نہیں رہیں گے نہ ہو جاؤ نہ رہیں گے
اچھا بلایا جب کسی آدمی کا کوئی دوست

ہو جائے۔ تو وہ اسے سر اس کا ٹکڑا
تھی۔ میں ہمارے کہ ما۔ ملکہ رہا وہ کچھ نہ تاکہ
وہ ملا۔ رہا تین چار گلاس باقی کے
بیٹھا ہوا ہے۔

فرہنگ نے اپنے سینے سے آہ نکلی اس نے
ایسا سر اٹھوئے میں چھپا لیا۔
کہتا دوسری کہ گدا کے سب سے کو شروع
کرے۔ فرہنگ میں کہتا ہوں تم

میں وہی اور یہ شاکستہ ماہ عاشق کی
میں دیکھا ہے۔ بہت ہو۔ گدا دیکھ لیا
کہ میں ہوں

کہتا دوسری "اچھا ہمارے ہاں
کے لیے ہیں ہمارے ہاں ہوتا۔ کہتا دوسری
تم اچھا کہتا ہے۔ بہت ہو۔

کہتا دوسری کہتا ہے۔ بہت ہو۔ وہ کہے
تا رہے۔ کہتا دوسری کہتا ہے۔ کہتا دوسری
کہتا دوسری کہتا ہے۔ کہتا دوسری کہتا ہے۔

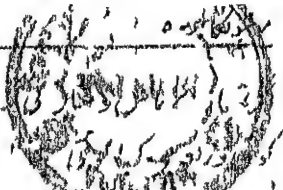
کہتا دوسری کہتا ہے۔ کہتا دوسری کہتا ہے۔
کہتا دوسری کہتا ہے۔ کہتا دوسری کہتا ہے۔

کہا کہ اس وقت اسے درس کے ایک کمرے
 (ماربہ) آٹھ ڈیڑھ گھنٹوں تک
 رہا۔ اس کے اوپر بار بار دھڑکتا ہے۔ فارسی
 میں اس سے کوئی بات نہیں کہہ سکتا
 - مصروف لڑکی کے ساتھ بیٹا پرستہ دوست
 ہے۔ اس کے ساتھ بیٹا پرستہ دوست
 لڑکی اس کو جان کر حیرت میں آگئی
 فخریوں کا تہانہ ہے۔ - عاصم سے ہے اور
 جو کہ وہ چار آج آ رہا ہے غم سے ہے

کتابت در سن ۱۲۰۵
کتابت در سن ۱۲۰۵
کتابت در سن ۱۲۰۵

فہرست اسنادیہ اور اسکی بارہ سوال کی دکانوں کی فہرست
 دہرست اسکی فہرست کی فہرست
 کیا دہرست کیا دہرست
 کیا دہرست کیا دہرست

کہیں دوسرا آئے۔ اگر نہ آیا نہ ملے
 یہ تو بہ اور خاص ہے۔ لیکن یہ
 جنہاں کہا کہ قلم نہ لے لی جو اور صوفی
 آئیے۔ آری یہ ہے کہ وہ اس کے
 کہے یا کوں لکھ دیں اور میں نے رہی
 سنا ہوا کہ قلم نہ لے لی کہ یہ
 قلم نہ لے۔ یہاں اور کہے لگا "عاشق
 انتقام گہ نہاں ہوتا
 دہنگوں سے زہل سے آراہی



تاری کا
 کوئی اور شخص کہہ سکتا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

اسے دے اور وہ کہیں کو بہ نہیں کر سکتا
 جس نے تیرا تار - تار - کاٹ دیا تو
 یہ لڑکھٹا کر رہے ہیں کی طرح اسارہ کر کے
 جو کہہ رہے ہیں ہاں ہے - مہر ہے -
 اور ہر گھر ہلا گیا
 کہ لڑکھٹا رہے گا - بڑے کر دے گا کوئی
 آدمی یہاں کرنا ہے تو اسے تار ہی تار کوئی نہ
 کوئی نہ رہا ہو گا تو یہ کہ لڑکھٹا رہے گا
 گھات دے گا - اسے زیادہ بچھنی طور سے
 قتل کر سکے - مجھے بہت قلم پڑا ہے کہ یہ
 اور کاغذ سے بہت سستا ہو گا اور اسے
 کے ساتھ ڈرا جائے گا

ڈیکار میں - بہت سے اس قدر مسوالات
 صدر کہ معلوم ہونا ہے کہ اسے
 بہت تیار ہے دو
 فریڈ نے کہہ دیا تو اس کا گلاس ہرا -
 اور اس نے منہ لالہ نہ ہوا ہی کاغذ
 چھوڑ گلاس لے لیا -
 فریڈ نے دیکھا رہا - ہاں کہ اس کے کٹے ہوئے
 اس کا گلاس مٹا ہوا ہے ہو گیا - اور گلاس
 میرے گر گیا -
 فریڈ نے - کہ لڑکھٹا رہے گا کی عقل پڑی ہے
 متاع کو ضائع ہونے کو دیکھ کر اچھا
 ڈیکار میں - ابھی مسوالات ہیں کہ یہاں
 کہ اگر آپ نے سفر کے بعد جو ڈینیہ لے لیا ہے -
 اور جس میں وہ جبر دالتا میں آنا کو
 اسے اداسہ کے نام لے لیا ہے کہ بوجھا

اور وہ لڑکھٹا رہے گا - بڑے کر دے گا کوئی
 جس نے تیرا تار - تار - کاٹ دیا تو
 یہ لڑکھٹا کر رہے ہیں کی طرح اسارہ کر کے
 جو کہہ رہے ہیں ہاں ہے - مہر ہے -
 اور ہر گھر ہلا گیا
 کہ لڑکھٹا رہے گا - بڑے کر دے گا کوئی
 آدمی یہاں کرنا ہے تو اسے تار ہی تار کوئی نہ
 کوئی نہ رہا ہو گا تو یہ کہ لڑکھٹا رہے گا
 گھات دے گا - اسے زیادہ بچھنی طور سے
 قتل کر سکے - مجھے بہت قلم پڑا ہے کہ یہ
 اور کاغذ سے بہت سستا ہو گا اور اسے
 کے ساتھ ڈرا جائے گا

فریڈ نے آہ لے لی اس سے اور کوئی یا
 اب نہیں کہ فریڈ نے آہ لے لی کہ ہے
 ڈیکار میں - ہاں - اور میں سمجھتا ہوں
 کہ میرے نصرت ہو جائیگی اب کہہ ہم نے
 اس کے سارے عارف کو دیا - ہڈیا
 فریڈ نے - ٹھیک ہے
 ڈیکار میں - یہاں ہیں اگر ہم یہ
 فریڈ نے اچھا کر س - تو اس میں رہا
 قابو ہو گا - یہ علم ہے کہ یہاں سے لگتا
 ہیں - اور وہ لڑکھٹا رہے گا کی عقل پڑی ہے
 مائیں ہاتھ سے لگتا ہوں - اور وہ لڑکھٹا رہے گا
 ہے اپنی مسرت سے کہ ہم لیکر مائیں ہاتھ
 سے لگتا ہے - اور وہ لڑکھٹا رہے گا کی عقل پڑی ہے
 بدل دیا - اور ایک اور ہی مائیں ہاتھ سے
 اس کے ساتھ رہے ہیں مائیں ہاتھ سے

ناخوان باب

شادی کی ضیافت

آفتاب صبح کے وقت بہا بست درختان بکلا
آسمان اس سے شہری نظر آتا تھا اور یا
قواسد روتی کا عکس پر آتا تھا کہ آنکھوں
اس رہنمائی میں سکتی تھیں۔ جہاں ایک عالم
مکان میں جو اس فقرے کے لئے مقرر تھا۔
تیار لگی تھی۔ اور کمرہ جو اس مطلب کے لئے
منتخب کیا تھا بڑا وسیع تھا۔ اور اس میں کئی
ٹاکیوں سے روشنی آتی تھی جس سے ہر ایک کے
اوپر خیال اس کے برسرے سے ہر ایک کا نام لکھا
تھا۔ ان ٹاکیوں کے ساتھ کٹری کا بالا خانہ
سارے گھر کے ادھر بٹھا ہوا تھا اور گو کھانے
کا وقت مارہ جتے مقرر تھا۔ تاہم ایک گھنٹہ
بیشیر سے پہلے اور منظر یہاں مالا مال ہے جس آ
جمع ہوئے تھے۔ جنہیں سے اکثر جہاز کے وہ طرے
ہوتے جو ڈیڑھ سے بوقت رکھتے تھے۔ اور
علاوہ اسکے عام وہ دوست جو دلہا سے
واقعی واقفیت رکھتے تھے۔ ان سب نے ہر ایک
مقرر لباس پہنا ہوا تھا جس سے مجلس
نہایت پُر رونق دکھائی دیتی تھی۔

بہت سی اس قسم کی افادہ میں سی پھیلی
ہوئی تھیں۔ کہ فرعون کے مالک ان کے اس
مجلس کی عزت و دلوق و دہالا کریں گے

کہندہ اس نے غلطی کرتے ہوئے ہمارے ساتھ
ماریکر کو ملو۔

فرہنگ۔ میں نہیں جانا۔

دھڑکی تیار کیا رہا ہے۔

فرہنگ۔ تم نہیں جانتے

دوسری زبان۔ غیر شاہزادہ صاحب جو چاہے نام
دہانے کے آزاد ہے۔ ڈینگل میں آؤ۔ اور

اس مترجم رادے کو تلو میں کی طرف چلے جاؤ

دو۔ اس وقت ڈینگل میں سے کیڈ دو لیں

کے کہنے سے نائیدہ اٹھایا اور وہ مارسلز

کو روانہ ہوا اور کیڈ ورس کو چھپے کہ

رکھڑا تادہ جارہا تھا۔ اپنے ساتھ لے گیا۔

جب وہ کوئی میں گزرنے کے فاصلے پر گئے ہوئے

ڈینگل میں سے چھپے مرکز دہیان گیا۔

فرہنگ کو چھپے ہوئے اور اس کا غم کو

اٹھائے ہوئے اور پھر شراب خانے سے

نکل کر ڈاکٹر کی طرف دوڑے ہوئے چکا دیکھا

کیڈ دو لیں۔ دیکھا اس نے کیسا چوڑا

بولا اس نے کہا تھا کہ تلو نہ کو جاتا ہوا

اب تم کو جارہا ہے۔ فرہنگ۔ اوہ

ڈینگل میں۔ آہ تم اسی طرح نہیں

دہ بیک جارہے۔

کہندہ ورس۔ غیر میں نے نہیں دیکھا تھا۔

شراب کبھی دہو کا دینے والی چیز ہے؟

ڈینگل میں۔ (دلیں آؤ۔ آؤ۔ اب وہ کام

اساتر کر رہی۔ اور اپنا مطالبہ لگاتے گئے لئے

اسے کسی امداد کی ضرورت نہیں ہوگی

از کجا چهره مار - و در آن شتار از کجا آستیکه
 مامور کشته ای - و در کجا آستیکه
 من تبال که کز زبانی کی می افتد - و در کجا
 کلاه کلاه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 ظاهر از دور - و در کجا آستیکه - و در کجا
 راست که خفا لور - و در کجا آستیکه - و در کجا
 او پاره شده است - و در کجا آستیکه - و در کجا
 و در کجا آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا

در کجا آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 لبا تو آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 و در کجا آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 میاں پوری که پیچیده جوار کلاه - و در کجا
 خوشی میں اینا حال قبول گمانها - و در کجا
 نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ بھی اس غمنا
 کے ساتھ جیسا کہ ہے - و در کجا آستیکه - و در کجا
 اور جن میں تباہی کبھی آستیکه - و در کجا
 خوشی کا نشان چکا - و در کجا آستیکه - و در کجا
 کی طرف دیکھ کر کہ گویا کتو - و در کجا آستیکه - و در کجا
 بدست نہ کر رہا ہے - و در کجا آستیکه - و در کجا
 انکے خوف و شش کا سماں بھر جایا تھا
 ڈسٹر کٹی سادہ مگر خوبصورت لباس سے
 جو سو اگروں کے لوگوں کے لئے تھیں
 پہنچے تھیں - و در کجا آستیکه - و در کجا
 افسروں کے سپہ سالار بچھنا چاہتے - و در کجا
 جو تماچہ جو خوشی اور سادہ دانی کے باعث
 چپک کر آگیا اس سے بڑھ کر زیادہ شہر آ

از کجا چهره مار - و در کجا آستیکه
 مامور کشته ای - و در کجا آستیکه
 من تبال که کز زبانی کی می افتد - و در کجا
 کلاه کلاه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 ظاهر از دور - و در کجا آستیکه - و در کجا
 راست که خفا لور - و در کجا آستیکه - و در کجا
 او پاره شده است - و در کجا آستیکه - و در کجا
 و در کجا آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا

ایسی چاروں طرف دیکھ کر بھی نہ کوا بدست
 کو لابی تھی کہ آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 اور آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 پہوں - و در کجا آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 سامنے آئی - و در کجا آستیکه - و در کجا
 سیاروں کے چراغوں کو اس لئے لٹکے ہی
 کہ دیا تھا کہ ڈھنگا اب کب کب آستیکه - و در کجا
 لٹکے گئے - و در کجا آستیکه - و در کجا
 ہر طرف کی آمد سے اس کا دماغ تار و آستیکه - و در کجا
 و در کجا آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 ان کے گھر سے بھی آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 تمام دھواں خود بخود اٹھ گیا - و در کجا آستیکه - و در کجا
 کثیر آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 ملور سے آواز کہ - و در کجا آستیکه - و در کجا
 معلوم ہوا کہ - و در کجا آستیکه - و در کجا
 ہر طرف سے - و در کجا آستیکه - و در کجا
 میں آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا
 دامن آستیکه - و در کجا آستیکه - و در کجا

حاصلی کو غلطی کے ہوئے ہیں
فریڈلڈ - کورر درود کو کھڑے بیگنوں میں
کے کچلے چھوٹے ٹھوسے تھے اور فریڈلڈ کا
نواہد صفت جو حال بدور تھا - اس کو خدا ہی
جاسا ہے جو کہ اسے کئی ہیں بڑی ہی اسنے
دست فاضل اس طور سے لے کر دیا اسنے
تو اس سے سب سے اول وہ تھا - اور جو کہ
اس جوٹی و حرمی میں اس کا دل لگتا ہی نہیں
تھا - اسنے وہ اس کر کے کے کر کے سر سے
کی طرف جہاں آواز سنائی نہیں دی تھی -
ہل گیا -

کیٹی رو میں بھی ڈنگل کے پاس
جس سے فریڈلڈ بچے کی کوٹ لے کر لے لیا
اور جو اس کر کے کے گوتے میں تھا اس کے
ساتھ جاسا بل ہوا تھا - جا ہوا تھا -
کیٹی رو میں - جس کے دل سے ڈنگل
کی ضیافت کھانے سے تمام حد کے خیالات
جائے رہے تھے - اس سے کہتا ہوں ڈنگل
بہت اچھا آدمی ہے - اور جب اس سے
اس کی بیوی کے پاس اس سے اس کی اپنی شاہ
پرسہ والی ہے - بیٹھا ہوا کہتا ہوں تو
بچے خیال کر کے ترا افدوس ہوا کہ
اس سے وہ دہو کا - جسکی جویر کو بچے تھے -
کھسا اٹھ گیا -

ڈنگل میں - آہ اس میں کوئی
نقصان نہ نظر نہیں تھا - پہلے تو انہی بچے
بھی پوسٹس پیدا ہوا کیوں کہ فریڈلڈ کے

سب سے بچے ڈنگل میں ہی نہیں بلکہ
میں نے خیال کیا کہ وہ تو آکاڑا - سہوا
میں کیوں اس سے جھا ہوں - اس نے
میں سے اس بات کا جھگڑا دیا -
کیٹی رو میں نے نظر نہ کر فریڈلڈ کی
طرف دیکھا اس کا چہرہ رونا تھا -

ڈنگل میں جب وہ اس کی وجہ فریڈلڈ
کی طرف نظر ہالی ہے تو واقعی وہ بات اچھی
میں معلوم ہوئی - میں اپنی ہالی کی دیکھا کہ
کہتا ہوں کہ ہمارا آئینہ کہتاں براہوش
دست ہے - کہ اس کی ہلکے ہیں ہوتا -
ہر تھیں - (خوش الحیاں آوار کے ساتھ گیا
وہ پرزور ہوا - ڈنگل بچے - مہمانتہ
ہو - کہ ہوا میں ڈنگل ہمارا ہوا تھا -
ڈنگل (خوشی سے اٹھ کر) لاٹکا لٹکا
لٹکا - اور سب سے اوپر ہواں - تمام
تھیں اسے ساتھ ہم آواز ہوئی خوشی کا وہ
مارکس اٹھ بٹھے - اور چیخت کی طرح
اپنے تہیں آراستہ کر کے لگے -

اس آواز میں ڈنگل نے جسکی نظر
فریڈلڈ پر لگی ہوئی تھی - اسے لڑکھڑاتے
معلوم کیا گویا اسے خوش آگیا - اور تانی
کے پاس کی ایک کرسی پر گیا - اسنی وقت نہایت
سے قدموں کی آہستہ سنائی دی ایک افسر
آرا تھا - جسکے پیچھے سبھی تھے - اور ان کے
جنگی اور لڑکھڑکھارے تھے - آتے ہی
انہوں نے ایسے طور سے پکارا کہ تمام حاضر

جس ہو گئے اور اس پر اسکا ہم بچا ہوا کہ
گفتگو کر کے کی دوت اُس سے معذور ہو گئی
اور اسی خاموشی بچا گئی کہ گواہی میں جن
دو حکم مافی ہیں رہی۔

وہ جو ملک اور اس فر۔ آئی گئیں۔
بلوار کے دُست کے میں دفعہ در وار کے کے
ساحہ کھٹکھٹانے سے اُس خوش و مردم حما
کے چہروں میں سیاہی لگا۔ سدا ایک کھٹکھٹانے
کی طرف سے لگے۔ اور اُس کے دل میں
مہ و اہست پیدا ہوئی کہ سلامی سے گھر چلے
جائیں۔ دوا چھا ہے۔

کرسے کے باہر۔ تہ ایک اور دروازے
میں اندر آنا چاہتا ہوں جو کہ اُس کے اُسے
کے لئے کوئی مراحمت نہ کھائی در وارہ
کہ لاگتا اور افسردہ دی پہنچے آجود
ہوا۔ اُس نے پہنچے چار سیاہی اور ایک خوالا
معا اس اور ایک تانہ اُس کے نہر ہے
ہوس اور اس ماحمت ہو گئے۔

اجم مارل (دوسرے حصے وہ جاتا تھا
کسا پہنچے امانت ہے کہ ایں غرض مہرقتہ
اسکی دھ کی مسیت دراست کہ دل ضرور
کوئی غلطی ہو گئی ہے

اُچھڑا اگر کوئی غلطی ہو۔ اور اس
اسکی ملاح ہو سکتی ہے اُسکے ساتھ ہیں
بہ کہنا ہوں کہ پہنچے ایک گردناری کا پروانہ
ملا ہے اور گواہی کام کو میری سے
ہوا ہے۔ ہاں ہے کہ یہ ہوا ہے۔

کرتا ہوں مگر کرنا چاہیے۔ اور ۱۰۶۱
ورمیاں ابٹا ہڈی ڈسٹ کر کے
ہر ایک آئینہ اُس میں کی طرح ہاں
نام لگا گیا تھا۔ مودہ ہوئی جس پر
ماودا کے کہ یہ لقتہ دیکھ کر مضطرب ہو گئے
آستہ آگے آیا اور کہنے لگا وہ میں ہوں
بچے کہا حکم ہے

افسوس ڈشیر میں فافوں کے نام ہمارے
گرفتار کرنا ہوں
ادب ہڈی دروازے کوں ہر کر کے
اور میں اسی کرنا ہوں کدوں

بچہ ہڈی پیٹا۔ میں نہیں اُس کی
جہ میں دے سکتا کہ میں دو ہات
سے نہیں گرفتار کرنا گیا ہے اُس کی آستہ
میں نہیں سلا سکتا ہوں

اجم مارل کو معلوم ہوا کہ اور اصرار
کرنا عبت ہے۔ کیونکہ اُس سے کہا
کہ وہ قانونی عملہ رہے کے آئے ہوں اور
حال دیا کہ اُس سے سفارش کرنا چاہتا ہوں

نہ دیکھا۔ ٹکڑیٹکڑی کے با سائے کھٹن کھٹن
ات کی یہ رانہ محنت نہا لہا نہ ردا شہ
کہتی کہ سادی کی خوشی سے آگے آگے
حوالات کی ہوا کھائے اُسے آگے آگے

رودہ شہر کے دیوں برگر ۱۱
اس وقت اُس پر کھٹا ہوا ہے
کی۔ اُس کے دل پر ہی رہے تھے
کو آستہ عرض کی بچا اور میں ہوا کہ

ہیں تھا۔ اس نے کہا سرے لایا تو
 میں بہاری مسک کرنا ہوں۔ کہ تم اس
 قہ راز سے متنا کر۔ بہار سے شے ہے
 کسی مقررہ فارم یا مال کے رجسٹر میں
 غلطی کی ہے اور عائدات کے خیال ہی کہ
 جو بھی وہ اس کی قسمت اطلاع دی کہ
 رہا ہو یا نہ ہو وہ نہ بانی اس کے ملاوٹوں
 کی نسبت ہوگی۔ یا اس کے کی منت کے
 متعلق

ہو، میں کہتا ہوں کہ چھ اس کو پہلے
 میں علاوہ اس طرح ہے ہو میں نے اس
 کا عد کو ہاؤزنگ کے لئے کر دیا تھا۔
 کہیں تو میں۔ میں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے
 کہاں کہاں عام ہے صرف اسے ہنسکا دیا
 تھا میں نے اسے کوٹے میں بیٹھا دیا
 ڈیٹنگ میں۔ ہو وہ انہی رہاں یا
 کرو نہیں اس کی نسبت کہا معلوم ہے
 میں نے اسے ہوا دیا۔

کہیں تو میں۔ دیا کہ ٹکڑے ٹکڑے
 سے اس کا کہا مطالب ہے
 کہیں تو میں نے پھر فرم کے لئے
 حادوں میں دیکھا مگر وہ عا
 ہو گیا تھا

کہیں تو میں۔ دیا کہ ٹکڑے ٹکڑے
 سے اس کا کہا مطالب ہے
 کہیں تو میں نے پھر فرم کے لئے
 حادوں میں دیکھا مگر وہ عا
 ہو گیا تھا

اس سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کی
 آگے اس کے پھر گیا۔ اس کو دیکھا
 سے اس نے ابھی دیکھا اس سے
 کو جسے نہ اچری سے اس کے حال
 کے درمیان ان کی کیا ہو گیا
 کہ میں تو میں ڈیٹنگ میں خونا
 اور اس میں میں جیال کر رہا
 کہ یہ اس بچہ کا بیٹھ ہی جس پر تم کلی
 منورہ کر رہے تھے۔ جو کہہ سکتا ہوں
 وہ یہ ہے کہ نہیں نے ا کی ہو کر کی ہے۔
 انہیں اس کا خود، متاثرہ ہے۔ اور
 ان سے دوسری شے ہے اس کی۔
 ڈیٹنگ میں دیکھو اس کا کہنا ہے

اس سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کی
 آگے اس کے پھر گیا۔ اس کو دیکھا
 سے اس نے ابھی دیکھا اس سے
 کو جسے نہ اچری سے اس کے حال
 کے درمیان ان کی کیا ہو گیا
 کہ میں تو میں ڈیٹنگ میں خونا
 اور اس میں میں جیال کر رہا
 کہ یہ اس بچہ کا بیٹھ ہی جس پر تم کلی
 منورہ کر رہے تھے۔ جو کہہ سکتا ہوں
 وہ یہ ہے کہ نہیں نے ا کی ہو کر کی ہے۔
 انہیں اس کا خود، متاثرہ ہے۔ اور
 ان سے دوسری شے ہے اس کی۔
 ڈیٹنگ میں دیکھو اس کا کہنا ہے

حس کے آگے افسر اور نیچے سپاہی میں اڑا کھاڑکی
کھڑی تھی جس پر ایک مسرور و دو سہاٹی آنکھ
ساعتہ داخل ہوئے۔ اور صارفہ بلور کر رہا
وہ زوہر ہوئے۔
ہر ہیٹھ پڑے رانی سے اسکی طرف تاخذ
فصلاکر اسے عمر راندھنڈ الوداع
الوداع ۱۱

مندی نے جس کے کانوں میں اس
کی منہ کی آواز آئی تھی اس محسوس
کسا کہ گویا موت کا سردہ تھا اس پر اس
دار کر لگا اور گاڑی سے ماہر سہارا لگا کر
اُس نے اس لہڑی کے کپسے کی کوسوں
کی سلام مری نارین ہم صر جلدی ملیسکے
مگر گاڑی کی منہ رقتا ہوئے کے سند سے
ہو سنہ نکلس کے موڑ کے پاس عمارت
ہو گئی تھی۔ وہ کہہ زیادہ نہ بول سکا۔

ایم صارفہ تم سب یہاں بیٹھو میں
گاڑی لے کر صارفہ سائیز ہا ہا ہوں۔ اور
خبر لانا ہوں۔ کہ کیا معاملہ ہے
سب حاضر نہ ناشوب
ہے۔ ہائیے۔ اور تھی فکر ہی ہو سکتا ہے
و اس آیتے

اس شخص کے اے۔ یہ ملاقات کر گئے
میں وہ عمارت میں اور متاثر نہ ہو
ڈنڈا کا باب اور ہر بعد لاد کر
لو ایسے اسے عیاں لانا میں
لیکن آخر کار ان سواران سے لاد کر

اونچی کلس۔ اور بہاوت عمر اگر آہ کے ساتھ
ایک دوسرے کی بغل میں ہائیر سے اس اس
میں فرمڈا آمود ہوا اور کاسے ہوئے
ہاتھوں سے اسے لے بال کا گلاس بھرا
اور جلدی سیکر ایک یاس کی کرسی پر جھٹھا
رکھی اتفاقاً وہی تھی جس کے پاس والی
رہا تھی نہ سے ہوس ہو کر گری ہوئی تھی
سب وہ اس بہرہ کے بازوؤں سے رہا
ہوئی تھی وعس کہا کر اس سرگرمی تھی۔
فرمڈا نے دھنڈا کی کرسی پر ٹھالی۔
کیڈا رو میں۔ رڈنگس کے کان میں
مجھے نہیں ہے کہ اس تمام مہیب کا باعث
وہ ہے

ڈنگل میں۔ ہر جیال تو ایسا ہیں
اس سو فون کو محفل اسی تجو نہیں کہاں
سوچ سکتی ہیں مجھے اور صرف بہ امید ہی
کہ جس نے یہ کام کیا ہے۔ اس پر مسرت
آگئی۔ ہیں اس سے کیا کام۔
کیڈا رو میں غم آن لوگوں کا نام نہیں
لے سکتے جنہوں نے اس جی کے کام میں
اداد دی۔ وہ جانیکہ غم آن کا نام بناؤ۔

صہوں نے اس پر مسرور دیا
ڈنگل میں۔ اس سال ان مالوں کا
درہ کی میں وہ شخص کہ
ادامہ ہو سکا۔
ایر کر ہذا
ماہر درہ

ایک ڈیگن میں اس غم انگیز حادثے کی
بہار افریقہ کی کہ ہے۔

ڈیگن (میں) میں لوہے کی گھڑیاں بیچنے
کے لیے آئے ہیں مگر اپنا گھر گھڑیاں کی
تعداد پر بازو اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے
کہ جس سے یہ واقعہ طور پر ہو گیا

وہ بھی مگر ڈیگن میں، ہمارے علم کے
انہ کوئی بات کیسے واضح ہو سکتی ہے تم
ہمارے علم میں ہے

ڈیگن میں کہوں آگے سے تعلق ہو رہا
ای ای ای ای کہ ہمارے کیا کہہ لدا ہوا ہے
میں ہوتا ہوں کہ اس میں ڈولی بھی اور وہ

ارکٹہ رہ میں ماسٹر پیٹ کے جس ہمارے یہ
اور ہم میں مال کی شکل کے جس ہمارے سے
لا دی گئی تھی یہ سارا ہمارے جس کے لیے ہمارے

لا دی گئی تھی اور یہی اتنی کرتا ہوں کہ با جی
تمام کی فہم ہے مجھے معاف فرمائیے

بہار افریقہ۔ اب مجھے معاف فرمائیے سرے
میں نے کہا تھا کہ میں ہمارے سے کچھ کالی
اور اس کو لایا ہوں

ڈیگن میں۔ دوسرا اب ہمارے اس کے
کی ہے۔ ظاہر ہو گئی۔ آپ باور کریں کہ افریقہ

میں وہی ہمارے جس میں ہمارے جس میں
رہے ہوئے اور ان ڈیگن کا وہی ہے اور ان
لا ہو گا۔ مگر اس میں یہ ہے اور ان کے گھر

اس بات کی طرف مشورہ نہ کی ہو کہ اس سے
اپنے علم کو اب کبھی نہ کر کے لایا اس سے

اس سے اور یہ واسطہ نہ ہو سکا اور وہ
ڈیگن میں ڈیگن کے روئے لگی

ہمارے جس میں جس میں اس میں
رکھو کہ اندر سے اس سے ہے
ڈیگن میں۔ اس سے ہے

وہی (میں ہی) میں اس سے اس سے
لے آئے کے زور ہو سکتا ہے باہر یہ لکھ سکا
اور اس کے جس کا رنگ و رنگ ہوا

حاضر میں اس سے اس سے اس سے اس سے
نار کٹر اس سے اس سے اس سے اس سے
ارکٹہ اس میں اس میں اس میں اس میں

سب سے اس سے اس سے اس سے اس سے
ہمارے اس سے اس سے اس سے اس سے

ہمارے اس سے اس سے اس سے اس سے
ایم ہمارے اس سے اس سے اس سے اس سے
میں سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے
ہمارے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے
ایم ہمارے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے

کی مالوس لہوں۔ سچ بکلی گئی اور اسکا ہاتھ
ایک کڑی سرہ ایکس رجول لے اس کے مارا
لارکھی جتنی عشق کھا کر کر گیا

کھنڈ تو ہیں۔ دکاں میں آہ اڈنگل
لم لے چھے وہو کا دبا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہیں
جو بیوہ گدشتہ زانم لے مسورہ کا اٹھا اسی
کا نہ سمجھا پھر ہے لکس میں ہر داس پھر
اگر سکا کہ بخارہ بارہ اور بگاہ اکی ہا
دھور کی وہ یہ ملاک ہوں۔ کیا ہا
اُن کے آگے سارا کئے نہا نہیں

ڈسکلر ہیں۔ اسکا مار دیکر اسکو
شوب رہو۔ ہیں لو میں بھاری کا اڈو کا
کوئی کہہ سکا۔ ہے کہ آنا ڈنار گدہ
ما جو م ہے۔ واقفی التما میں ہا ٹھیرا کھا
جہاں اس نے آئے ٹھیرا اور غام
حریر سے میں لے کر دیا اب اگر کوئی حل با
بھرتا اسی اُس کے پاس سے نکل آئے

سکا آئے الرام دیکھا گاہ سے وہ آئے
اندادو سے کی کو مستس کر رہے ہیں کما
ایکے سر کیا ہیں سچے غامس کے کا
یہ وہ رہا تو اسکی ہی آنکھیں کھلیں
ڈسکلر میں کی طرف اسے کتہہ کی نظر سے
دیکھا اگر بھر ہے وہ ادم طرہ سے اس کے
سے وہہ کر کے دگنا کھا سچے ہا

کھنڈ تو ہیں۔ ڈسکلر کی طرف سرکاری
سے دیکھ کر انہیں در اٹھتے ہیں اور دیکھتے ہیں
بیوہ کیا ہوتا ہے۔

ڈسکلر میں۔ شیک ہر حال میں انتظار
کوٹا ہا ہے۔ اگر وہ بے گاہ ہوگا۔ تو وہ آدو
ہا سکا آجیم ہوگا تو میں اُس کے ساتھ
شاہ پوٹے کی گاہ رور ہے

کھا اڈو میں۔ دو آو ہاں سے ملے ہیں
سے آس۔ میری حالت دیکھی ہیں جانی
ڈسکلر میں۔ اسکی کے ساتھ ہونے سے
ہو کر اُسے ایسا دیکھا کہ اسکا کام ہوا
ایک چاچی ہا ہا سے اسکی کہا ہے
اس کے جلا ہا ہے کے بعد فریڈ ہو اس

چار دی لڑکی کا اس احسہ بنا کہ وہ نہتہ میں
مخاطب دیکھا تھا اُس دیکھی ہوئی لڑکی کو گھر
میں جہاں سے وہ بچہ اور ہی امدا ہا
کر رہا ہے کئی بھائی۔ وائیں لایا اور ڈیہر
کہ میں ورہا آئے چار سے اب کو اس کے
سمسار بکھر میں چھوڑ آئے

ایڈن ہنڈ کی گروہاری کی اواد کہ لوٹا
ادیشا کی کشتی کامرہ ستر میں بیٹھے
یہ کہاں کی سکیا ہی ہو کی طرح چاروں
طرح سے مل گئی۔

ابھم ہمارے۔ رسد گاہ سراپڈ ہنڈ
کا۔ رسد گاہ بادیہ اگر ہاں کر کے کے
ڈسکلر میں اسے ملکر عمر ڈسکلر میں کیا
ارہا اس کے ہا

ڈسکلر میں۔ کما ہا اسکو
ہا ہا ہا کہ غنیمت اٹھا میں اسکا امر
کے کی اٹھا ہا تھا

ایم ہارل۔ کہ اس سکو کی دست سے
سوا کسی اور سے ہی تم سے ذکر کیا جاتا ہے۔
ڈیگلوس مالک نہیں ہے پھر آج اس کے
کان میں کہنے لگا تم مجھے تو کہہ رہے ہو کہ
سچا ایم ٹانگو کے حشر سے غلط ہے
ظاہر ہے کہ یہ اور کسی نا سکو ہیں
جیسا کہ اس شخص کی دست سے اس کے خیال
میں آئی ہے اس سے یہ لیں کہ وہ اس سے
شک کیا تھا مگر اگر یہ یقین ہی
کے آگے ہی میں سب سے کرنا راہ میں
کے اور آپ نے اسے میں کوئی سبب نہیں تھا
میں جو سامنا نہیں کہ گو میں ماحول ہے
ناہم مارا جہاں کو ہر ایک ماہ سے ہر دس
اس میں سمجھتا ہوں اور یہ ہی مائیں
میں جہاں سے شری امتیاز سے یو شہر
رکھا جاتا ہے۔

ایم ہارل ڈیگلوس تم سے جو سنا
تم لائق آدمی ہو۔ سو اسے اب دلہن کے
کتنے سامنے کے وہ سب سے ہمارا بھی خیال
دریغ تھا۔
ڈیگلوس کہتا تھا کہ اس کے
دل میں اس عیا کا خیال نہیں تھا۔
ایم ہارل اس میں سے اول ہی ڈیگلوس
سے دیکھا کہ اس کے شہسوار
کا خیال نہ ہو اور یہ ہی اس کے
اس کے دل میں کوئی ماضی تو یہ ہمارا
کتنے کسی ہی طرح سے چھ ملامت راہ

رحم دور اس کا کہ سب سے سب سے
میں یہ خیال کہ اس کے سب سے ہمارا
وہ کسی اور کو ہمارا کا متعلق مقرر کرے گا
وہ گلوس۔ اس نے کہا وہ اس کا
ایم ہارل اس نے کہا کہ واقعی اس سے
تم ایک ماہ سب سے ہو سکی تفصیل اس سے
میں آگے سال میں کی اور اس کے لئے لگا
میں سے ہمارے مال کے اس کے اس کے
اس سے اس کے ہمارے ہمارے ہو گا۔

ڈیگلوس (واپس دیکھ کر)
کہ اس سے اس کے ہمارے اس کے اس کے
میں کسی کو کام نہیں
ایم ہارل۔ کہ اس سے ہر دس کے
میں اس کو دوسرے میں کرنا چاہیے کہ
میں کا کوئی کیسا نہیں ہے
ڈیگلوس جو کہ میں ماہ نکاسم اس
سب سے وہ اس میں ہو سکی ہمارا اس سے
وہ چاہیے کہ اس اس سے ڈیگلوس رہا ہو
ہاں گا۔

ایم ہارل۔ اس کی ماہ کو بھی کہہ دیتے
میں مگر فی الحال کیا کرنا چاہیے
ڈیگلوس ایم ہارل۔ اس آپ کی عزت
میں ہمارے ہی تم سے کہ میں ہمارا
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
کوئی سب سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

کوئی مسئلہ نہیں ہوگی۔

ایم ہمارے سر سے غریب و دولت مہارہ

اس ہر ترسے سے میں شہدائے حق کا ہوں اس

تمام شکلات و درجہ ہائیکسی میں ہمیں بھی دے

کاپور ایور احمیارتا ہوں ہمیں جانتے۔

اُسکے مال کے اُردوئے میں جو غور و برداشت

کرو۔ جاگلی اسکا لعل ہم اس ایسے سیکلے مول

کو دانتوں سے کرنا نہیں دیتے

ڈینگلوں سے۔ آپ کسی مات کا اندیشہ کریں

سکین آپ کب مناسب جہاں کر لے ہیں کہ ہم

اپنے دوست و غائب کو صدمہ ہائے مہاکر

دیکھیں

ایم ہمارے، جو ہی کہ اجم ڈی واپس داتا

سے میں ملکر آئیں ہمیں اسکی نہایت

صردو لگا اُس سے اٹھ ہٹل کے حق میں

سفر میں کرونگا۔ میں ہاتا چوں وہ ہٹ

مزاج ہے مگر باوجود اسکے اور باوجود ماہ

کی طرف سے حاکم ہوئے کے وہ ہمارے ہساری

آجی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ تاندھری

مات کو وہ مان ہائیکگا

ڈینگلوں۔ تاندھ نہ مانے عام لوگ بکت

ہیں کہ وہ شرا حریں ہے اور جس ادا

کو بہتہ دل سادتی ہے

ایم ہمارے حیر۔ جو آب جہاں یہ جلدی

میں جلدی نہیں دے اس آلودگائی نہ کہہ سکتے

اُن دونوں رانقوی کو چھڑا اور عذاب

کی طرف روا

ڈینگلوں (کہل دو وہ اس کی طرف غماز

کر) رکھا ہوا ہے کا پیر لوش گہوارا ہے

کہ بھی تانہ ہمارا دل چاہتا تھا کہ اُس کی بار

کرو

کہل دو وہیں۔ دراعی ہیں لیکیں ہر

جسے ارباب کے معلوم کر لے تھانہ ہر

مرا ہے نہ تھانہ سے اس آواز کا ہر

ڈینگلوں لیکیں واپس تھا کہ لہو کہ ہے

کہا۔ نہ میں نے نہ تم سے ہر اندیشہ

ہمیں اچھی طرح سے معلوم ہے۔ کہ میں نے

اُس کا نام کو لے کر انکے کو لے میں

دیا تھا واپس ہر سہا لہو۔ کہ میں نے اپنی

طرف سے اُسے صانع کر دیا

لہو تو ہیں۔ وہ اب ہیں اسباب

کے، تھے حلقہ آغشا لہو ہوں۔ کہ تم کے

ہر کہ کات کہ وہ کا عذر میں تھانہ

ڈینگلوں، نو صرافان پیرا ور کریں۔

ہر ہٹل ہے اُسے آغشا لہو، اُسے فعل کیا

کرانا شاید اُس نے اُسکے دوبارہ فعل

کی دکھا گوارا نہ کی جو۔ میں ہر الی کر

کہ سانس میں دے دے کا عذر روا کر دیا

حوش ہستی کی اس ہر سب۔ کہ اُس کے

میں ہٹا

کہل دو وہیں۔ وہ اب ہیں اس

اگر ہی ہیں بھی کہ فٹا ہر اس

سب

تھانہ لہو لہو ہر جسے میں نے

سیٹ چلیا کر۔

عائد ہوئے

ہیٹھم (عجب سے) ادا کے وہ گناہ
کنا ہے؟

ایم ڈی سیٹ صبران۔ وہ گناہ
ایک حرمہ ہے جو خط اسوا سے مرے ہے

کم سے کم یہاں سے دو ہزار میل ہو گا۔

کوٹھڑی بہت خوب رہو ہٹھ بھی
صال کرنا ہے کہ ایسی جگہ کہ دوسرا

رکھنا بہت موقوفی تھا۔ کارسکا میں وہ
بیرا ہوا۔ سادہ رنگ اسکا سالار تیار

ہے۔ اور اظہار وہ ملک میں ہے
کی وہ اسے پہنچنے کے واسطے جس کرنا

ہیٹھم۔ جو نہ سلطان کی ادا ہے
فولس کے بحال یا نہیں گئے ہو

ڈھی۔ ولفورٹ کی اسیا لہرامہ ہے
کہ اسے ہر طرف واروں سے خالی

جائے گا۔ ادا شاہ یا تو ادا تیار ہے۔ یا ہمسایہ
اگر نہ مات سلیم کی جانی ہے کہ فرانس

کا بادشاہ ہے۔ دامن کے وقت اسکی
اعانت کی جا رہی ہے اور کھریر بات اس

طور سے ہو سکتی ہے کہ سات کی ہر ایک
سنا کا طبع و فہم کرنا ہے۔ ہنگامہ ہو کر

کے لئے بھی جو ہر سب سے بڑے
کے ہے؟

ولفورٹ۔ ہیٹھم شری ماہی نہ
ہے۔ کہ از روئے قانون کے مواخذہ

ہو سکتا ہے۔ کہ جب کسی مرگ کو

ہیٹھم زبیر جو کہ اس نے کیا ہے
اسکی اصلاح کی کوشش کی جانی ہوگی؟

ولفورٹ۔ نہیں ہیٹھم ار روئے
قانون کے انہیں ہو سکتا۔ جو ہو سکتا

وہ یہ ہے کہ جھڑکی کا ارام تیار ہو
اسے نہ رہا ہے سزا دیا ہے؟

ایک لڑکا لڑکی۔ دھوکہ نہ
سلی کی بیٹی تھی۔ اور ہیٹھم کو بہت پیار

تھی۔ آہ! ایم ڈی۔ ولفورٹ حسب
کا۔ ہم ہمارے ہاں ہیں۔ کوئی مقدمہ

کو سزا دے کہ مرگیا ہے۔ میں نے کبھی
ہاں۔ کو دیکھا ہے۔ کہتے ہیں۔ وہ جگہ

ہے۔ ڈیڑھ سو ہوئی ہے۔
وہ ولفورٹ۔ مسک دیکھ پتہ تات گاہ

ہیں تو وہی داستان ہم انگریز پر تیار ہے
جائے ہیں۔ اگر عدالت میں تم سے

مقدمہ ہوتے دیکھو گی۔ وہ قیدی تھے
ہاں رہ رہی اور مضطرب الحال دیکھو

گی۔ تات گاہ میں اسکا یہ حال ہو جائے
کہ جب دانتا فتم ہو جاتا ہے۔ نو ایسٹ گہ

جا کر کھانا عجب مرے سے کہا ہے۔ اور
بیرا ہوا ہے۔ تاکہ توں ہلاوں کو اگلے دن

کرے کہ لئے پھر آدہ ہو۔ گروہاں بدلتا
ہمارا آنکھوں کے سامنے نہیں آئیگا۔ اس کے

سوائے تم وہاں دیکھو گی۔ کہ واقعی قیدی
تیار ہونے کو جاتا ہے اور ہلاؤ کے

سرو ہوتا ہے۔ اس بات کو دیکھتا ہوں۔
 جبکہ کہ کس قدر بہار سے فائدہ
 جانکاہ ہاتھوں کی روانت کر سکتے ہیں
 گر اطمینان رکھیں۔ جیسا کوئی موقوفہ آجکا
 لوہے نہیں وہ سال دیکھ لیا ہے
 لئے کو ناجی نہیں کرونگا

ہیڈم کی باٹی۔ دھکا مار رہی
 تھا۔ ایچ ڈی ولہوٹھا۔ بے بسی
 بات ہے تم نہیں معاف کر سکتے۔ کہ جس باتوں
 سے ہم سب سے غائب ہیں۔ انہیں ہم
 نہیں کر سکتے ہو۔

ولہوٹھا۔ کیوں میں تو اول ہی اس
 باتوں میں بھرتا ہوں۔ چھ سات دفعہ
 موت کا ہونے سانس کر لے والوں کو
 دکا ہوں۔ کوئی جان سکا ہے۔ کہ کتنے
 چور سے لئے نیار ہوتے ہونگے اور ہلکے
 ہوں گے۔ کہ کب موقوفہ ہے۔ اور میرے
 جگہ سے یا کر دیں۔

ایسی (رہا وہ خوف زدہ ہو کر) ابا
 تم متحیر کر رہے ہو

لو جو اتنا ہیچ ہوتا ہے (مشکار)
 میں بچ کہتا ہوں۔ اور اس وقت
 مقدس سے جسے وہ نوجوان لہڈی
 دیکھنے کی مشتاق ہے۔ مہم اور بھی سہج
 ہو۔ فرض کرو۔ کہ فدی نے جسے کہ اکہ
 ہوا ہے۔ ہوا ہے کہ یہ کہاں ہوا
 کی ہے تو کجا کھڑے لئے کہیں آسید

ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ سالار کے
 ایک کئے رہتے کی سگبوں کے آگے آگے
 جا کر سریدہ میر ہوا ہے اس شخص کے
 ہر کے چکر پار کرے سے فرق کریگا۔ جب وہ
 اسکا جانی ویش قصور کرتا ہے۔ نہ نسبت
 اس کے کہ اپنے فی فوج کر صل کرے صرف
 اس لئے کہ اسے اس شخص کا حکم مانا صرف
 ہے۔ کہ جبکہ اسے حکم ملا ہے۔ علاوہ بریں
 مردم کی آنکھوں میں نفرت کا جوتس دلانا
 خود اور کار ہوتا ہے جس پر اسے خوب ہوتی
 آتا ہے۔ ایسے شخص کے آگے میں متحیر کہو کہ
 رہ سکتا ہوں، نہیں بلکہ یہ میرا فخر ہے۔ کہ اپنی
 وصاحب بہانی سے مردم کو حیران پریشان
 اور مینا کر دوں۔

ایک پہچان۔ شہادت گھنگو کر آئے
 کہے ہیں۔

دو لہوٹھا۔ ٹھیک ایسا آدمی ہے جسکی حال
 میں ہر صورت ہے۔

تکبیل یار سے ولہوٹھا تم نے جو آؤ
 مقدمہ کما کبسا عالتاں تھا۔ میرا مطلب
 اس مقدمہ کے تفتیش کی نسبت ہے جس
 میں ایک شخص نے اپنے والد کے قتل کیا تھا
 میں بچ کہتا ہوں۔ علاوہ کے ناموں پڑے
 سے تم نے اسے پہلے قتل کر دیا۔

دوہی۔ ایسے مقدموں کی نسبت جس میں
 کسی نے والد کے قتل کیا ہو۔ یہ کبیر مہا لکھ
 ہیں۔ لیکن جو بھارے سانس میں بکرتے

حاصل میں " دھڑی ٹھنڈی " کنویں پر تو اس سے
 بدتر جو تم سے حکماء وہ اندکاپ کہنے میں
 دی کہ تم میں ہیں حال کر میں مامور
 رہا مانگا مایہ ہونا ہے اور جو کوئی ہے
 کر دہوں کی حال کا اسطرح سے کہ
 ہر خلاف سہار میں کرے اسکا نام تو مادر
 کس سے شکر رکھنا چاہیے؟
 دی۔ بچے تو اسی کوئی باب مامور میں
 ہوئی۔ لیکن ایک ڈھکی دھوڑ شکر میں
 مجھے دھڑکا ہے کہا ہیں کہا کہ تم کہیں
 آسہرہ کر دے گی کے لئے میں سہار میں
 کر دے گی؟
 دھوڑ شکر۔ (سکر کر) اس باب سے
 مٹھیں رہیں تم اور میں ہمیشہ ہمیں
 کے ماسے میں مشورہ کیا کریں گے۔
 قہقہہ۔ (یعنی تم پر ہمارے تم اپنی گزوار
 اسے کہہ سہوں اور اوکھ میں کی جہوں میں
 مصروف ہو گا اس میں دخل مہرہ دہو
 تم سہی میں آجکل جنگی آرام میں ہیں۔
 اور اس کے بہادر بہادری کے کاموں کی
 خوش ہو رہے ہیں۔ اب آئیے ملے جاسے
 وائوں کا کام ہے۔ ہے ایک ڈھکی دھوڑ
 ہے۔ کہ مامور ہی حاصل کر میں اسلئے اس
 بات میں دخل دینے کی کسمپشت نہ کر دے۔
 جسے بہادر سے روح و دہ کو اور طرح سے
 کرنا چاہیے؟

دی " اس میں ہے کہ اس جیسے سے تم
 سے کہ کوئی اور یہ کہوں کہ منتخب کیا مثلاً
 زاکٹر کا تم قہقہے ہو اصل کے در سے
 کے نام سے میرا میں کا سہا جانا ہے
 دھوڑ شکر اسکی طرف صحت کی
 دیکھا ہے دیکھ کر اسکی دی؟
 زاکٹر میں۔ (یعنی اسکی اسکی چاہیے
 آرام ڈھکی دھوڑ شکر اسکی صحت کا دھوڑ
 اور دھوڑ شکر اسکی تائیں ثابت کر دے
 اگر اس لئے ایسا ہے تائیں ثابت کیا د
 وہ بہتہ اجتمہ کام کر دے؟
 ہ، قہقہہ اور اس کام کے اس کے باب کے
 حال میں بہرہ جو کہہ جانا ہے۔
 دھوڑ شکر؟
 دھوڑ شکر اس میں سے شکر کر دے میں
 میں سے اول ہی اس بات کو سامہ کر لیا
 سے کہ مامور باب سے اتنی گزشتہ مامور
 سے کہہ کی ہے یا کم سے کم مجھے انہی میں
 سہہ مامور اس وقت وہ مامور اور کو مہرہ
 کا خان دول سے نیز تمام ہے۔ اور اپنی
 سے کہ "بھگت شکر کر۔ کہو کہ اسے اسی
 کہ مامور مانو نہکا ہی معاوضہ دیا ہے۔
 میرے دے کوئی ایسی بات نہیں؟
 بہرہ شکر کر کے دھوڑ شکر اسکی
 طرف سے معلوم کر کے لے دیکھا۔ کہ
 اسکی صحت ایسا ہے کہ کہ مامور ہوئی۔
 کہ کو اس سے دھوڑ شکر دیا ہے۔

کونسی اس عہد میں دی جا رہی تھی۔ لیکن اگر تم پہلے
چاہی ہو کہ ماہنامہ کی ایک کاپی درجہ کا خاکہ
میں بھیجنا تو مجھے ہر صبح اس کوئی نام
سہارا ملتا ہے جس کے لئے اس کو بھیج کر دے
میں نے ناموری ہونا

ابن تیمیہ میں جب وصف فرماتا ہے
اس نے کہا کہ فقہ کے متعلق احکام اور فروع
میں آقا اور اہل بیت کا ہونا
رکنا و لازم ہونا اور
اور ان کے ہونا اور ان کے ہونا

ما رہی تھی۔ مگر وہ مجھ کو دیکھ کر ہنس پڑا۔
 اُس کا چہرہ مارے غصے کی سی تھا۔
 وہی نے کہا ہے کہ تم سے کسی طرح کا تعلق
 کی اور حقیقت میں جو کہ سو وقت اس نے
 خط و حال منظر کے شکر و شفا میں اس

میں نے وہ ہانتے سے تقصیر کرتی تھی اس لئے کہ
 اسے جو بھی دیکھتا تھا وہ دیکھ کر ہنس دیتا تھا
 وہ اس لئے ہنس دیتا تھا کہ اس کے ہنس سے
 اس کے دل میں ہنس نہ آئے اور اس کے دل میں
 ہنس نہ آئے اور اس کے دل میں ہنس نہ آئے

وہاں سے اور نو گنہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس
 ہی کو دین اور حد ہے، ہر حق کو گناہ کی
 سنگی کے دل ہی اسے کا کرنا ثابت ہے۔
 عابد ام۔ (وہاں سے ویسے ہی ہے) گنہوں کی

و نفوس پرست۔ ایک بار شریعہ و حد و قیاس نام سے
 لکھے مگر اس لئے چار سے چار اہل کو کہہ کر نام لکھا۔ ایک

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

پایان است . امر این - از در میسر
نمی آید .
و هنوز هم اگر یقین داشته باشم که
حق را بدیده ام ، تا به حال (همه) یکبار

سید احمد سکرانی صاحب مدظلہ العالی
 قلمیہ شریفہ مکاتیبہ اسماء و اسرار
 لا اله الا انت سبحانک انی کنت من العابدین
 در برقی حسنہ

سہاگہ کی خدمت کو اکا دو سہاگہ کی خدمت
 خواجہ ایک بڑے بڑے اور ایک بڑے بڑے
 راجہ کے ساتھ ایک بڑے بڑے اور ایک بڑے بڑے
 سہاگہ کی خدمت کو اکا دو سہاگہ کی خدمت

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

آجی دکن بہ خطا و گھسٹ گھسٹ کر لکھا
مہاراجہ ہتھاری طرف نہیں لکھا ہوا بلکہ
اعلیٰ حاکم کی طرف لکھا ہوا ہے۔

وہ خط ویشٹ لکھا اسے موصوف بہاں حاضر
ہیں اُسکے لکھری سننے اُسکے صلوات کو جسکے
کھولنے کی افادہ دیکھا ہوگا کھول لیا ہوگا

اس خط کو ضروری سمجھا اُس نے زچہ ملانا ہوگا
لکھا جو نہ کہیں ملا ہیں اس واسطے اُس سے
مرم کو گرفتار کر کے لئے جو حکم دے دیا ہوگا

ہیڈم۔ تو مجرم رہ رہا است ہوگا
رہتی۔ میں آتا ہاں آئے ہم نہ کہیں۔
مرم کہیں کو نہ لکھی ہو اُس کی طرف

مشتوبہ ہم ہوا ہو سکتا
وہ خط ویشٹ۔ اس و دیر جی اس سے
آپ اس بات کو مامور کریں اگر وہ ہوا اُسکے پاس

سے نکل آیا تو اس سرگرمیہ اعماد نہ ہو سکتا
دینا۔ اور وہ کھوت کہاں ہے
وہ خط ویشٹ وہ مہر ہے گھر سے

ہیڈم مٹاؤ آؤ اپنے فرض سے تیار
نہ کرو ہم مہاراجہ کے ملازم ہو۔ جہاں
کہیں مہاراجہ ضرورت ہو۔ ہمیں جانا چاہیے

دینا۔ واقعہ لکھ اور اُسکی طرف لکھا جاتا ہے
سے دیکھ کر، آج ہماری خدمت کا دل ہے
رجم کرنا

نوجوان نے مہر نہ پاس سے ہلکے لکھا کر لکھا
وہ خط ویشٹ سفارت کر کے والی بیٹھی تھی۔ اور اس
کی کشتی پر محبت سے تھک کر گیا

مہری عمر سردی ہمار سے جس کر کے کے لئے
جس قدر مجھ سے ہو سکتا ہے، میں ہی کہہ دیا
اگر وہ الموم اس تو بااثر دشا کے مامور سے رہتا

انجا یا گناہ ہے۔ ترج نہ تہ ہوتا تو پھر مجھے ہی اٹھا
دو۔ کہ اُسکا سردی حکم کرہ اوں لکھا ہے کہ
کر اسامہ پھر لکھا گیا جو جس کے صلے کر اسکا

نام لکھا اُسکی مارک طبیعت نہ داست نہیں
اُسکی مٹی
ہیڈم۔ اُس بھروسہ لڑکی کی بات۔ ماو۔

وہ جلدی اس باتوں کو دیکھ کر پوچھ رہا تھی
یہ کیکڑاں سے اپنا۔ اسامہ وہ لکھ دشا کی
طرف لکھا گیا اُس سے ادب سے اسے دیکھتے

ہو سے دینا کی راہ دیکھا گویا یہ کہا ہے
رو دیکھا یہ مہاراجہ دیکھا رہتا ہے نہ جیسے حرم
کی میں کو تشنہ کرتا ہوں۔ دیکھی دیکھ کر

مشتوبہ کے دن ہم ہم انگر واقعہ
ہیڈم بیٹی میں سے کہی ہوئی۔ مہاراجہ
بیوقوفی کی وہ نہیں تھی۔ مہاراجہ اسامہ مہاراجہ

اُس مارک۔ اچی اور سلسلہ سے اکاؤنٹ داتا
کیا ملتی ہے
دینا۔ رہنمائی سے ہوئے کہ آتا جاتا ہے

میں آتا جاتا ہے اُسکی خطا مامور کریں اس
میں سے وعدہ کرتا ہوں کہ اُسکی لکھی پورا کر دینا
کے لئے میں ہوا نہ تھی سے پیش آتا کرو دیکھا

اپنی سادہ کی طرف اس سے مجھنا سے دیکھا
گو بہ کہہ دے اور وہ ہتھاری خاطر میں دینا
کر دیکھا۔ اور اُسکے علم میں اس سے دیکھا

دیکھ کر وہ کمر سے باہر نکلا۔

سوال باب (تحقیقات)

ابھی ولفورٹ گھر سے نکلا اُس نے اپنی طرح وضع اُسی مانی کہ گواہ اُسا شخص ہے جس کے ماتھے میں نمونہ حیات کی لگ ہے۔ سوائے اُس پوشکیل اھولون کے جو اُسکے مایہ نے اختیار کئے تھے۔ اور جو اُسکے کاروبار میں دخل رکھتے تھے۔ رہ نری عقل و حکمت سے کام کرتا تھا اپنی حالت میں ولفورٹ ایسا شادمان تھا جیسے کہ کوئی آدمی ہو سکتا ہے۔ گو اُسکی عمر تالیس برس کی تھی وہ آدمی دولت مند بھی تھا وہ اعلیٰ عہد سے برسرِ کار تھا۔ اُسکی غنیمتیں انکسے خود دوسرا اور چین کی سے سادی ہوئے والی تھیں اور ملازم اسکے دانی اور صاحب لاقویز کے میڈیم الم ڈی پٹا میراں۔ ٹراپٹ کل امتیاز دیتی تھی جو واقعی وہ اسکے تھے کہ کام لاسکتی تھی اُسکی بیوی کا چہرہ چہرہ لہو لہو شہر پہ انوما۔ اور ماہ کی وفات بریں ہر کی جایا اور اسکاں دریا ہو گیا تھا۔ در دار سے مرآت اور پولیسر جو اُسکی انتظار کر رہا تھا۔ بلا اُس پر دستر گوئی ولفورٹ نے ایسا چہرہ زبیا ساما۔ کہ گویا وہ

نفس سے آسمان سے رہیں ہوا ہے باہر اُس نے اپنے گھر سے کوٹھن مایا اور کہا میں نے وہ جلا کر دیا تھا کہ اُس آدمی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اُس نے اسباب کی اطلاع دو کر اُسکی سید اور ساری کی نسبت اُس نے کہا اور ماٹن کہا ہے۔

افسوس! وہ عورت بھی انکسے ساری کی نسبت کوئی ماتہ معلوم نہیں۔ جو کا خدشا دنا مایا ہوئے۔ وہ سر پر اُکی میسر رکھے ہوئے ہیں۔ قیدی کا نام بھی اُنکی منٹ و نٹا ہے جو دس دن چار برس پہلے اور اسکاں رہ رہتے تھے۔ وہی کی سوداگری کا مال لانا کر رہا ہے اور ہارو سلیز کے مارڈل اسٹیس کا ملازم ہے۔

ولفورٹ نے بتایا کہ کبھی کبھار مارڈل اسٹیس نے فوجی ملازمین کی ہے۔

افسوس! پولیس۔ ہمارے حضور وہ بہت جھوٹا ہے۔
واہ رقت۔ اُسا ہے۔
افسوس! پولیس۔ اُس یا۔ یادہ سے زیادہ میں میں کا ہے۔

اس وقت جس ولفورٹ (وٹھکا کو پل) کہہ کر رہے ہیں ہوا انکسے انکسے کے اُطوار میں کھڑے معلوم ہو رہا تھا اُسے آبا وہ اُجھ دی مارڈل ہوا

کی مناسبت کھانا والی آواز سے آگے کہ دل کے
 اسے کی رحم سے بھری ہوئی نارحوت میرا
 اُس کی بھی شادی ہو نیوالی تھی اور اسے اُنکی
 شادمانی سے ایک اور کی شادمانی تھا کہ نہ
 کے لئے طلب کیا گیا تھا اُس نے خیال کیا
 "میاں ایچ ڈی ایڈنٹ مہاراج کے
 دل میں اُسکے دوست پیدا کر دیا۔ اور حسب
 ڈھنڈ اور سالانہ کے لئے انتظار کر رہا تھا
 اُس نے دل ہی دل میں کچھ نصیحت کر لیا اور
 ڈھنڈ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ اچھا پھر
 کیا ہو گا؟
 ڈھنڈ نے۔ آپ مجھ سے کیا دریافت کرنا چاہتے
 ہیں؟
 ولہو مہاشا جس قدر ہر دم دے سکے تو
 اُسے بیان کرو؟
 ڈھنڈ نے کسی بات میں آپ مجھ سے دریافت
 کریں۔ حومات میں جاتا ہوں۔ اُس کی
 نسبت نہیں خبر دوں گا۔ اور پھر اُس نے
 قسم سے کہا میں آپ کو اس گاہ کرتا ہوں کہ
 میں شب کم جاتا ہوں؟
 ولہو مہاشا کیا تم نے غامضی کی ملازمت
 کی ہے؟
 ڈھنڈ نے حسب آئینہ شکستہ کی۔ تو میں
 مہر فرات میں عبرت ہو رہا تھا؟
 ولہو مہاشا جس نے کبھی اس قسم کی کوئی
 بات نہیں کی تھی۔ لیکن اس بات کے درمیان
 کر کے لئے اُس کے دل میں افسوس نہیں تھا۔

تو تاکہ برابر ام سہ۔ سنا گیا ہے کہ مہاری
 یہ مشکل راسے بادشاہ کے سرعام ہے۔
 ڈھنڈ نے مہری پوچھ لیا راسے افسوس تھا
 مہری تو کسی کوئی راسے نہیں پہنچا۔ پس لو
 اس سال کا نہیں ہوا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں
 وہاں کا نہیں ہوں اگر مجھے وہ حکم مل گیا ہے
 مجھے آرزو ہے تو اچھا ماراں کا نہیں جانا
 مہری نام رابین ہو کسی طور سے
 بیٹھ گیا ہے۔ اس باتوں میں خود وہ
 اسے باب کی عزت کرنا۔ اور ہر سال مہری
 سے محبت کرنا صاحب یہ بات ہے جس
 آپ کو معلوم ہوں اُسکے علاوہ اور مجھے کچھ
 نہیں ہے۔ جب ڈھنڈ نے یہ بات بیان کی
 ولہو مہاشا اُسکی کشادہ دہائی کی طرف دیکھا
 رہا۔ اور اسے قریبی کے الفاظ یاد آگئے جس
 بھڑکے کہ دیکھا ہو ظلم کوں ہے اُس سے
 مہری کر کے لے لے گھارن کی تھی۔ اچھا کار
 وہاں جس قدر اُسے تجربہ تھا اُسے اُسے
 یہی معلوم ہوا۔ کہ وہ سگناہ ہے۔ یہ لڑکا ہے
 کہ کہ ابھی اُسے بمشکل آدھی کہا جاسکتا ہے
 سادہ بلا تفسیر اور بڑے لکھنے اور فصیح الہی
 تھا۔ اور اس کا بیان سچے دل سے برا کر دیا
 دالما دتا۔ اُسکی باتوں سے ہر ایک کے دل میں
 محبت پیدا ہوئی کہ تو کہ وہ خوش تھا۔ اور خوش
 اُسی چیز ہے۔ کہ بڑے کہ کھلا بادی ہے۔
 تھی کہ مجھ سے بھی اُس پر راضی ہو گیا۔ مہری
 اس کے کہ وہ تھری سے دیکھ رہا تھا اور سخت

دل رکھا ڈھنگ اس پر مٹاؤ
و لھو پٹا جو راجا اس کے
سجہ داس مسدکرا ہوا کہ وہی کے اس
ادرا حکم کے مانتے سے وہ ٹپ سے خوش ہوگی
ملک اس وہ ٹپ سے زور سے لٹا لٹا گیا باد
یوسرہ لوسرہ دینے سے انکار نہیں کریگی
اس خال پر جو لھو پٹا کا چہرہ مارے
ہوئی کھنکھائی نہ لگا کہ جس اس نے ڈانٹا
کی طرف سے میرا تو ڈانٹا اس کے میرے
ہایاں تبدیلی دیکھ کر اس نے لگا
و لھو پٹا کہا اتنا رہے دینے ہی نہیں
جس میں تم سے جو ہے

ڈانٹا میرے دشمن ہی ہیں، میری حالت
ابھی اتنی ہیں اگر میرے دل کی حالت
کریں تو اس میں ساڈا فعل بہت سے لکس
ہیں لے لے دے کی کر سہش کی ہے
میرے بچے میں مارہ لاج ہیں۔ اگر آپ اس
سے دریافت کریں گے۔ اور اس کو بتائیں
گے کہ وہ چہرے سے ایسی ٹھنڈا رکھتے ہیں اور
ایسی عمر سے بدلتے آتے ہیں۔ کہ یا میں
اس کا بڑا بھائی ہوں

و لھو پٹا مگر مجھے کہتم تھے
کسی نے جسے کہا جو اس نے اس کی عمر
میں کہ اس کے دیر سے ہو جو اس کے
سے تیار ہوا اس کے بعد پورے لڑکی سے
تو ادی جو لے والی ہے جو تم سے جیت گئی
بہ ارا دور وہیں کے صاحب کس کے دل

پہرہ بیا ہوا
ڈانٹا اس در سے اس سے اس
لوگوں کو میری لہو پٹا زیادہ جانتے ہیں
اتوار کرتا ہوں کہ وہ پٹا کہتے ہیں۔ لکس ہے
کہ بچ جو میں آپس ہانا بسد نہیں کرنا
کوئی کہ میرے دل میں اس کی نصرت، سدا
ہوگی

و لھو پٹا ہم ملتی کرتے جو تمہاری طرف
ہوئی سے دیکھا ہوا ہے تم قابل ہو اس کی
معلوم ہوئے ہو میں اس سے نہ لگا کر چھوٹا
کے معلوم ہے دورا ہونی ہے اگر کام نہ
اور اس اراہ سے اس کے لئے نہیں بدو
دور لگا یہ کا عزت ہے۔ تم اس لکھائی کو بھائی
جو اس سے لکھا تو اس کے اپنی
جستہ وہ حل نکالا۔ اور اس کے فائدہ میں دیا
ڈانٹا اس سے دیکھا اور جب اس نے میرے
دل میں میسر ہوئے سے سال کہیں تو اس کے
چہرے میں نا دل چھا گیا

ڈانٹا میں حضور میں اس لکھائی کو نہیں
ہانا باہم صاف ہے۔ اس سے اسے لکھا
ہو۔ لکھا اس سے ہے اور و لھو پٹا لکھائی
دیکھ کر اسے شکر گزاری کے لیے کہتا ہیں
ڈانٹا میں سمجھتا ہوں کہ حضور کے پاس سے
بھلائی ہوئی۔ کوئی کہ ہمارے دافو میرا
دشمن ہے۔ اور اس میں لکھتے ہوئے وہ
دیکھ کر ناخفا و لھو پٹا کے معلوم نہ کہ اس
کہ نہ کہہ رہا تھا بلکہ سہ ہے

پیشانی پر شکر کا پانی

کہہ اسنے جو کہ یہ دو دوست کے اندر بہادر کی
 امان تھیں انکی پانچویں ابرہہ کے قتل کے بعد
 سب لے کر دیرہ اسماعیل خان - اور اور اور اور
 فرما دیا کہ بدرگاہ سے آگیا گریہ کیا تھا کہ
 کوئی نہ آتا اور آیتہ کے دہشتناک و قتل
 کا سنا، یہ وہی کہ جو کہ گریہ کر رہا تھا
 - تم سے کہنا اور اسے بطور سے جو کہ
 اور قتلہ اور اسے قتل کیا، میں نے جواب

کچھان صاحب میں جو کام سماں لکھو
 کہ ریکس شاید مجھے عمر دینی مراد قتل کے
 جسور میں حاضر ہو گا۔

کہہ رہا ہے۔ انگوٹھی تو جس سے تپا پڑی ہے۔
 دھو رہی ہے اور دھو رہا بلکا اس سے بڑا کہ
 مٹ کر رقع ہو گا کہ نہ ابکا رہا ہے۔
 انگوٹھی دی (۱) دوق، ۱۰۰۔ وہ تپا کے
 لئے اس پر مٹا کی حالت میں رہی ہوگی۔
 انگوٹھی وہ گستا

ولہذا میرا یہ مقصد ہے کہ میں تم سے ملتا ہوں

[illegible]

۱۔ ایک دفعہ میری بیٹی ایک بچہ پیدا کی۔
 ۲۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۳۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۴۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۵۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۶۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۷۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۸۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۹۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔
 ۱۰۔ میری بیٹی نے کہا کہ وہ بچہ کو کوئی نام نہ رکھو۔

کا حکم دیا اور کہا کہ اس سے مرگنا عیبی کہ
 مجھے اُس کی گرنیٹھا مارسل سے مجھے ٹوڑ
 میں دوسرا ہوئی لکس جو اگلی کھلی کھار، سنے
 مجھے دی جتنی میں نے وہ اُس کے پاس بھی
 جس پر وہ رائجے اُنکے جھنڈ میں چاہر ہو سکا
 حکم پڑا اُس نے مجھے سے کہاں کی مونس
 کی بات سوال کیا۔ اور مجھے کہاں سے
 مجھے کہا تھا اُس نے میری میں ایک
 شخص کے پاس مجھے طے لگا سنے کے لئے دیا
 میں نے اُسے لے لیا کیونکہ اُسے لے لینا میرا
 کیتاں کا حکم تھا، میں یہاں آنا۔ چہار کا
 عام کار و بار چکنا اسی منسوب سے سنے
 کے لئے گیا۔ جسے میں نے پہلے سے آدہ اور
 ہستی محبت میں چھو یا یا۔ میرا کہہ سکتے ہیں سنے
 آپ کو ساما ہے۔ میں اپنی سادہ باری دیا
 میں تھا۔ ایک گھنٹے کے بعد میرا زمانہ
 ہوئے والی ہے۔ اور اگلے دن میں میرا
 جانا تھا۔
 ولفو تہا۔ آہ ماہ ماہ یہ سنا
 ہرتی ہے۔ اگر تم سے کوئی قصور سرور، پڑا
 و تہا ہی ہو توئی کے مرتبہ پڑا۔ اور وہ
 سرقونی اپنے کہتاں کہ حکم سے تم سے صادر
 سوئی آتا ہے جو عظم لائے ہوئے وید
 جو کچھ میں تم سے سوال کروں گا اُس کا جواب
 دو۔ اور پھر اپنے دوستوں میں ہاتھ مل
 ہو۔
 ڈیٹائر (جو جتنی سے) لڑا سکے وہ تھا۔

میں آزاد ہوں۔
 ہیچمنٹس ہیٹ۔ ماں لیکس پہلے مجھے
 وہ دو۔
 ڈیٹائر آپ کے پاس وہ پہلے ہوئے
 کہا ہے ۱۰ اس ہیٹ میں۔ وہ
 کے آگے میرا پریشانی ہے۔
 ہیچمنٹس ہیٹ۔ (جس ڈیٹائر نے اپنے
 دستاں اور ٹوٹی آٹھائی) دراعیر وہ
 کس کی طرف لکھا ہوا ہے۔
 نہمت نو پیر کا کہتہ ہیں
 پہاڑ میں اس سے کہہ سنے میں پہلی کرنی
 پڑی معلوم ہوئی۔
 ولفو تہا۔ نہ ماہ ہر قوت میں ہو سکتا
 کہ وہ اپنی کرسی پر گر گیا۔ اور جلد ہی اس
 ہیٹ کو اٹھا کر اُس نے ملک ملک کو لکھا
 اور سنے کی طرف دست سے اُس نے
 نظر کی۔
 ہیچمنٹس ہیٹ۔ (اور رورور ہو کر)
 ایم پیئر کا کہتہ ہیں اس میں
 ڈیٹائر۔ ماں کیا آپ اسے جانتے
 ہیں؟
 ولفو تہا۔ میں ماہ شاہ کا وادار
 مارا ہر اس کرتے دانوں سے واقف نہ
 نہیں لکھا کرنا۔
 ڈیٹائر جاسے سنے آرا معلوم کرتے
 کے بعد پھر فکر میں ہو گیا تھا۔ نو پیر اس

ہے، مگر میں نے اس سے اولاً عرض کر دیا کہ
 ہے میں نے اس کے لئے ہاتھ دیا ہے۔
 ولہو ہریش۔ لیکن تم اس آدمی کے پیش
 کو تو جہانے بنے۔ جس کی بات وہ لکھی ہے
 مٹی ہے۔

ڈنٹن۔ مجھے اس کے مالک کو پہنچانے
 کے لئے بہت ٹھہرا لازمی تھا
 ولہو ہریش۔ کہا تم نے کسی اور کو بھی یہ
 خط دکھا رہا ہے؟
 ڈنٹن۔ ”کسی کو بھی نہیں“

ولہو ہریش۔ ہر ایک آدمی اس مالک سے
 نا آشنا ہے کہ تم حرجہ الیہ ایک
 لائے ہو۔ و ایم کوئی طرفہ لکھا ہے۔
 ڈنٹن۔ ہر ایک آدمی اس کے لئے جہان
 وہ خط تجھے دیا۔

ولہو ہریش۔ بہت بڑی بات ہے۔
 ولہو ہریش کی بیانی پر کل تیرا گپا آگیا
 ہوٹوں اور سہراؤں کو دیکھ کر ڈنٹن
 کے دل میں حرجہ پیدا ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے
 ولہو ہریش۔ اب جہرہ لکھوں گے تو
 کیا ہے؟

ڈنٹن۔ ”ڈرک آہ اکیا باسا ہے“
 ولہو ہریش۔ مجھے جواب نہ دیا لکھ رہے
 اور اس نے اپنا سر اونچا کیا۔ اور پھر خط
 کو پڑھا۔

ولہو ہریش۔ تم نے اپنی عزت کی بکھائی

ہے، مگر میں نے اس سے اولاً عرض کر دیا کہ
 ہے میں نے اس کے لئے ہاتھ دیا ہے۔
 ولہو ہریش۔ لیکن تم اس آدمی کے پیش
 کو تو جہانے بنے۔ جس کی بات وہ لکھی ہے
 مٹی ہے۔
 ڈنٹن۔ مجھے اس کے مالک کو پہنچانے
 کے لئے بہت ٹھہرا لازمی تھا
 ولہو ہریش۔ کہا تم نے کسی اور کو بھی یہ
 خط دکھا رہا ہے؟
 ڈنٹن۔ ”کسی کو بھی نہیں“

ولہو ہریش۔ ہر ایک آدمی اس مالک سے
 نا آشنا ہے کہ تم حرجہ الیہ ایک
 لائے ہو۔ و ایم کوئی طرفہ لکھا ہے۔
 ڈنٹن۔ ہر ایک آدمی اس کے لئے جہان
 وہ خط تجھے دیا۔

ولہو ہریش۔ بہت بڑی بات ہے۔
 ولہو ہریش کی بیانی پر کل تیرا گپا آگیا
 ہوٹوں اور سہراؤں کو دیکھ کر ڈنٹن
 کے دل میں حرجہ پیدا ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے
 ولہو ہریش۔ اب جہرہ لکھوں گے تو
 کیا ہے؟

ڈنٹن۔ ”ڈرک آہ اکیا باسا ہے“
 ولہو ہریش۔ مجھے جواب نہ دیا لکھ رہے
 اور اس نے اپنا سر اونچا کیا۔ اور پھر خط
 کو پڑھا۔

ولہو ہریش۔ تم نے اپنی عزت کی بکھائی

ابھو کو چنہ ہر شک سے بچنے سے ال
 کریں۔ بس آپ کو جو ادا دلگا
 نے سمجھا کو شترنگی اور کہا۔
 ولہو مٹا۔ صاعدا ہے کہ میں نے جیلا
 کھا تھا تو اس جلدی آرا دو دلگا انا
 میں سے کہ سکنا اور رہا ہاں تاکہ کے
 شیخ حکم اعلیٰ رہے ہر روز کراہا ہینے لیکن
 یہ تم سے شری رہی ہے ساتھ ساتھ کر دلگا
 ہاں۔ اپنی ہاں رہے کہ ہے
 دوسروں کی طرح مرنا نہ چاہتا ہے
 ولہو مٹا۔ یہ کہہ کر وہ رو
 روکتے کے لئے غور کر۔ لکھن ہاں
 دھت کو کم کرنے کی جان ملک مٹا ہوگا۔
 اس سے کہ دلگا ہمارے خلاف جو خاص
 الام ہے اور ہم دیکھنے ہوا
 ولہو مٹا۔ آگ کے باس گیا اس خط کو
 اس میں ال دیا۔ اور یقیناً رہا۔ ہاں
 تاکہ کہ اسکل چل گیا
 "دیکھ، پو میں آئے جلا دینا ہوں"
 ڈنڈا ردا اور بلند آہ اصاحا آپ سرایا
 "یہ کہ میں"
 دلہو مٹا۔ یہ جو کہ ہیں۔ یہ کہا
 اس کے لئے چنہ پرا تہا اور
 دیا۔ اور حکم دینے کے لئے
 دیا۔ اور حکم دینے کے لئے
 مر دہر دہا ہوں
 ڈنڈا ردا میں آہ کہہ دے

کو سر و چشم قبول کرونگا۔
 ولہو مٹا۔ میں نہیں آج تمام کہ اس
 عداوت کے محل میں رکھتا ہوں۔ اگر کوئی
 تم سے ال کرے تو اس خط کی مدد سے
 "تاکہ نہ ہلاا"
 ڈنڈا۔ میں دیکھ کر ہاں۔ ولہو مٹا۔
 یہ اتھا کر مارا اور ڈنڈا سے لیتا دلا مارا
 ولہو مٹا۔ دیکھتے ہو۔ خط کو میں نے ہلا
 دیا ہے صرف مجھے اور تمہیں اسکا علم ہے
 اگر کوئی تم سے سوال کرے تو ہانکل ہلا
 کر رہا
 ڈنڈا۔ یہ اندازہ کرے۔ میں انکار کر
 دوں گا
 ولہو مٹا۔ یہ ہاں ہاں ہے
 ڈنڈا۔ ہی اتھا
 ولہو مٹا۔ قسم کھاؤ
 ڈنڈا۔ میں قسم کھاتا ہوں ولہو مٹا
 نے گھنٹی بجائی دیکھیں کا ایک سیاہی اندر آیا
 ولہو مٹا نے اس کے کان میں کہا۔ میں یہ
 اس نے اپنے سر سے اشارہ کر دیا۔
 ولہو مٹا۔ ڈنڈا اس کے پیچھے جاؤ۔
 ڈنڈا نے سلام کیا اور اس کے پیچھے ہو گیا
 دروازہ بند ہوا کہ ولہو مٹا کہ میں یہ
 کر گیا
 ڈنڈا۔ میں دیکھ کر ہاں۔ ڈنڈا۔ میں دیکھ کر ہاں
 اس سے کہ ہانکل اور اور ہاں میں ہاں
 دروازہ بند ہوا کہ میں یہ کہہ کر ہاں

لو کہ کیا کہیں گے

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

وہ پہلے ثابت رہا۔ ایکوں کا کہنا
اُس نے لکھا ہے کہ کچھ اعلیٰ اور
قدی ہیں۔ مگر یہ کہہ دیا کہ ال میں - برق
رہا۔ آگے آگے - نہ تھکا - نہ کا اگیا -

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

بہت اسی نظر سے دسدہ ہوگا ڈھنگ
سے مہر کے معلوم کرنا کہ
اور حسب وہ اپنے جلال سے جو ہر گاہ
انہوں نے یاد رہا انہا رہا۔

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

سما دیں - سے ہو چکے - ڈھنگ
یا ہوا کہ آگے رہا کی کوئی طرف کا اور
اُس کا کہہ کر کہہ رہا - اس پر نہ رہا

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

سجھ کر اور رہا ہا کہ نصف دیتا رہا کہ
چھ رہا - ہر گاہ ہا رہا ہے - نہ کہتا
ڈھنگ اور نہ کہہ رہا - نہ کہتا رہا -

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

گوئی نہ رہا وہ کہہ رہا کہہ رہا -
سجھتا رہا کہہ رہا - نہ رہا رہا -
میں آئی رہا نہ کی رہا نہ رہا -

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

کہ میں کوئی نہیں رہا - نہ کہہ رہا -
رہا ہی ہے اسے سا بھی کہہ رہا رہا -
نہ کہہ رہا کہہ رہا - اب اسے نہ کہہ رہا -

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

اندیشہ نہیں - اور کہہ رہا نہ رہا -
کہہ رہا رہا - اور - اور - اور -
بھی نہیں معلوم نہیں ہوا کہ کہہ رہا -

نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے
نہیں اچھی نہ تو نا کارہ ہے

میں نے کوئی خدمت نہیں کیا کسی دولت مند شخص سے

تجربہ بھی ہے۔ وہاں صرف حکم سامنے آتا ہے۔
 دریاں اور موٹے جلی کے دھاریں ہیں اور
 اور ایسے دریاں جو کہ گتے دیکھو۔ ہیں اور
 اس بات کے سوا کہ یہ آلودہ کر دے گا۔ کہ میری
 طبیعت کی نشانی مر غم نہیں رہے ہیں۔“

ڈیپارٹمنٹ سبھی کا لاکھ اسٹاک طور پر دیا ویا
کہ گویا وہ چور ہو گیا۔

دُعا پڑھو تو کام تم جوں جوں کرے ہو۔ کرا رکھو
 چھوٹے فائدہ کر کے کہے لئے آئے ہو۔

سپاہی غالباً ہی مامور ہے لیکن اس
درجہ یافتہ کی کما حقہ وجہ ہے

سیا اچھی۔ قصور کی یہیں مر رہیں۔

دنیائے "برہان" و "نور" کے موعود

سباہی میں نہیں جاسا۔ ولعروشا
تم سے کیا وعدہ کیا۔ لیکن یہ سب آدمی

[illegible]

میں نے اسے (اسے مافوق) کو ایک شے پر لکھا
 جو کہ ایک مافوق مافوق مافوق مافوق

ایک حکم کہ کیا ہے۔ لیکن دوسرے حکم کو
میں ترک نہیں کروں گا۔ اور اگر تم بے-
گولی سے ہاتھ اٹھاؤ اور لوگ۔ اور اسی
یہ کہ وہی کو ڈیٹا کی طرف کیا۔ جیسے
میں اے میں سے لگتا ہوا محسوس ہوا

اول تو اٹھ پاؤں مارے کا خیال اُس نے
دل میں پیدا ہوا۔ اور اُس نے سوچا کہ

اِس کاور سے اس ملا سب سے نہیں میں مفیلا ہو
گیا ہو۔ انا ہانہ کرد و لگا۔ لوگن سپا ہی

کامیاب و لا با اور ملا وہ اپنے کرتی ہیں

معلوم ہوا کہ ۵۰۰ کے قریب مسافر تھے اور ڈرامہ

کے لئے ایک نیا - ایک نیا کھانا

اور ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد کہ اس کا وہاں پہنچنا

سہا پہلی ہے اُسے ماسدوں سے یکدم
اُٹھاتا اور اُسے کھینچ کر رہنے کو طرف ہے

کے لئے جس سے علم کی طرف راستہ ہمارا تھا۔
اور ادھر ہمارا اور یہ وقت ہے کہ اس کے لئے

۱۰ ششماں کچھ مہینے کی - وہ کیا
 نہ اس کا نام کہ کر با خواہ

مجلسه در روز شنبه ۱۳۰۲/۱۲/۱۲

اُس نے دیکھا کہ وہ ایک دوروازے سے
گدرا ہے اور دروازہ اُس کے کچھ
سمٹ گیا ہے لیکن یہ سب کچھ اُس کے دیکھنے
معلوم ہوا حافطہ نے اُسے کچھ
دیکھا

ساری کچھ خط کھڑے تھے کچھ سے اور
اس کے لئے اس نے کئی سالانہ کو جمع کر کے
کی کوئٹہ کی اُس نے ہزاروں طرف
دیکھا اور اس نے ادا دیا اس نے سدا
یہ بار سکی ہزاروں سال کی زنجیروں کو
جہی ہوئی ہے اس نے ہزاروں سال
ایک سال میں اُس نے اس اور دوسرے
میں سے ہزاروں گدرا ہے۔ تو اس نے اُس کی
کا سر جیکے ہوئے دیکھا کہوں نے کوئی دس
مٹا ہوا کیا اور اس بات سے یہیں دیکھ
کہ اس وقت ہاگ ہیں سیکھا کہوں نے
اُسے چور دیا وہ حکم کے منظر معلوم ہوئے تھے

تک آگیا۔
وہی آدمی بدی کہاں پہنچا؟
میں اچھی اور ہے؟
وہی آدمی اُسے میرے کچھ آئے دو۔
ہیں آئے اُس کے کوسے میں نے ہا ہا ہاں
دیکھا اُسے دیکھا دیکھا دیکھا

فیہد اور ہے دیکھا دیکھا دیکھا
اُس کے کوسے میں ہے دیکھا دیکھا
اُس کی یہ اور دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا

کوسے میں دروازے ہوئی اور دیکھا کہ
اسے ابھی کی شکل سے معلوم ہوا کہ وہ
دارو سے اُس کے کوسے اولی میں اور
سورج سے معلوم ہوا ہے

دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا

دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا

دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا

دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا

دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا
دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا

حاصل کیا غلطی ہوئی

داروغہ نے اس کے لئے دلچسپی سے غور کیا۔ کہ وہ عرصے کے لئے جس طرح اور کس طرح ہر فرد کے بارے میں داروغہ کو پہچاننے میں ملے ہیں اس کے آئینہ آواز سے کہا۔

جو کچھ ہم کہتے ہو یہ غلطی ہے لیکن اگر تم ایک سال اجنبی کر دے گے۔ تو ہمیں پتا چلے گا اور فی ذل گور سے بھی تم پتہ چل جائے گا۔ اگر وہ حواس دسا جاسکے گا۔ پتا چلے گا۔ ڈیٹار سکریٹھی کا بیٹا ہمارا کرنا پڑے گا۔

داروغہ ایک ماہ کے لئے اس ڈیٹار۔ بتو وقت پر پہنچے ہیں ابھی آتا رہا ہوتا ہے۔

داروغہ اہ حیات غیر ممکن ہے۔ آج ہی شہر دور دے گا۔ اس کو دیکھ کر اندر اندر یا گل ہو گا۔ ڈیٹار تمہیں آگاہی دے گا۔

داروغہ اس کی بات دیکھ کر رعبہ ایک امیر کو ڈیٹار دیکھ کر سر کو دیکھ کر ڈیٹار دیکھ کر آگاہی دے گا۔ اسی کو میں وہ مہاراجہ پتہ نہ تھا۔ ڈیٹار اسے میں سے لے گا۔ داروغہ دو سال۔

ڈیٹار۔ نوکریاں وہ آزاد ہو گیا۔ داروغہ ہمیں اسے اور میں دور قید خانہ میں رکھ دیا گیا۔

ڈیٹار سونے میں اس میں ۱۰ سالوں میں ساکینہ ہوا۔ اس میں ساکینہ میں ساکینہ ہوا۔ داروغہ کے لئے

ڈیٹار میں ہمیں کر ڈیٹار میں ساکینہ کے لئے اس کا کچھ میرے پاس ہے۔ اس میں ساکینہ کے لئے اس کا کچھ میرے پاس ہے۔ اس میں ساکینہ کے لئے اس کا کچھ میرے پاس ہے۔

داروغہ اگر میں تمہارا چاہتا ہوں اور کچھ احادیث میں اسے عہد ہے۔

اس سے دو ہزار روپے سالانہ پیسہ ملے گا۔ اس سے دو ہزار روپے سالانہ پیسہ ملے گا۔ اس سے دو ہزار روپے سالانہ پیسہ ملے گا۔

ڈیٹار حراست کو مقرر کیا۔ اگر اس میں سے لے گا۔ اس میں سے لے گا۔ اس میں سے لے گا۔

داروغہ (پیشہ کار) کو دے دے گا۔ تم یا گل ہو گے ہو۔ تم سے پہلے آدمی کا ہی یہی حال ہوا تھا۔ میں اس میں رہتا ہوں۔ اس کے لئے کی ضرورت ہوگی۔ یہاں رہنا اور ڈیٹار

ہاں اس کے کمرے کی کٹ بن جلدی واپس گیا
اور محل میں داخل ہو کر اُس نے غام مہال
کو کافی متہمایا۔ دیکھا اور غام مہال کو
سیدی سے اُسکا۔ طارک نے بھی جو اچھے اُس
کے واس آئے یہ وہ نہیں محفوظ ہو سکے
انکس مہال لڑیٹھ کی سلسلہ کے
مخاطبتا سے کیا بات ہے ۹

روشن کیا ہو، نفاذ کاربانہ آگیا
بلکہ نہ کھر سارے کی آگہ مسئلہ ہو گئی
ولہر مہال (ابھی ساس کے ماس حاکر)
ہو پڑا مہال میں آہ کو اس طور سے چھوڑ
جائے کے سب سے معافی مانگتا ہوں۔ ہمارا
کو کھس مہال مہال کے لئے پیر سے رہا
کھس مہال نہنگتہ کر۔

مادر کو لیتیں ولہو مہال کے چہرے سے فکر
مدد کے آمار کو کھلا آہ تو معاملہ سوسہ معلوم
ہوتا ہے

ولہر مہال قدر تھکا کچھ آہ سے
چندوں کی رجہ سلیو اٹھ گئی اور آہ
دہی کی طرح محاطا ہو کر اگر ضروری ہو
نوسو برس

(جس) اسے سس مہال کا، ہڈا کر کے
نوم مہال چھٹ جائے ہو

ولہر مہال ادوسس مہال صورت چلی
ضمد مہال کہاں جائے ہو ۹

ولہو مہال دھٹام بہ زار۔ ہاں کی بات
ہے اگر مہال میں مہال کو کئی کام ہو۔ نو

ہیں ڈیڈ سے سدا اٹھا کر گھانا
داروہہ آہ ام گور سے اسی طرح ۹
ڈیڈ۔ ڈیڈ کو کھلا اور اُس سے طو
سے ٹیکہ لگوانا سچ ہے وہ ناگزیر ہے یہ شکستہ
داروہہ مہال لگایا اور نور ہار سہا ہی اور ایک
حوالہ لکھو واس ۱۱

داروہہ گور کے حکم سے مہال میں وہی کو
کچلے قیہ مہال میں سٹھو

ہو اللہ۔ مہال دور دینے کا مہال ۹
داروہہ لارہ پاکوں کے۔ ماترہ ماکل کو
رکھا چاہیے۔ چاہوں کے ڈیڈ کو کھلا
اور ۱۰ چار مارا کے اسے ہولنا

وہ کو کئی پیرہ قدم پیرہ آہرا ہوگا کہ
زمن دور رہا جائے گا اور داروہہ کھلا

آہ اُس کے لہر ڈال دیا۔ داروہہ سہ
ہوگا ڈیڈ مہال کو پیر کر آگے آگے جلتا گیا
یہاں مہال کے آہ دیوار مہال سوسہ مہال

دو کو مہال میں ڈیڈ کیا یہاں کہ مہال مہال
سے اُسکی آنکھیں موافق ہوئیں داروہہ شکستہ
کہتا تھا ڈیڈ کے ماکل ناقل ہو جائے نہیں
کچھ اُسی سافری تھا۔

نوائے یاس
رنگین آنکھ نشام

مہال میں مہال کیا ہو داروہہ

بادشاہوں کی مجلس میں بیٹھے والوں کی
 ہی صورت تھی جسے ہر ایک ستر پہنا کر لباس
 پہنا ہوا تھا۔ ماس ٹیج۔ لاکھنا ایہ دیکھ کر
 کی کسا بھڑکی کی حالت پر جو اس نے اپنا
 دستا کو پہن لیا وہی حالت تھی لگتا تھا
 بادشاہ کی صاحب نام کہتے ہوئے
 ہاتھ ہرج۔ ہاں صاحب اس پہننے سے
 صحت ہوئی۔
 بادشاہ واقعی اس نام سے سب کو
 گائوں اور سب کو ملی گاؤں کو دکھا رہا
 بیابان ہرج۔ اس صاحب اس کے دوستی
 ہو گئے کہ سب سال ارا لئی کے آگئے۔ اور سب
 گزلی سکے۔ اور سب آسما وانا مانا ہوا
 گران کا کوئی اہل بیت نہیں ہے۔
 بادشاہ سر سے عریز لاکھس۔ لاکھس اس
 کس ماننا سے اہل بیت ہے۔
 بلال لکھس۔ اسباب کے یہیں کہے کے لئے
 کہو سب کی طرف سے وہاں اکٹھا ہو رہا ہے۔
 میر سے ماس ہر ایک وجہ ہے۔
 بادشاہ۔ سر سے پہار سے ڈوگ سب
 خیال کرنا ہوں نہیں مطلق حق علی ہے۔ اور
 اس کو اس بات کو اچھی طرح سے ماسا ہوں کہ
 اس طرف بہت عمدہ موسم ہے۔ جو کہ کوئی
 بہت فاصل ماننا تھا اس لئے وہ تشریف لارہا
 سند کرتا تھا۔
 ڈوگ سب لاکھس۔ اگر صرف دعا دار لگو
 نا اسما لسا منظور ہو تو حضور صلو

لکھنا و بیابان لکھس اور ڈوگ سب
 آدمی تھے۔ جو اس کے پاس آکر سولہ کی
 پہننے سے صحت ہوئی۔
 بادشاہ (کہا سب حالت میں لکھتے ہوئے)
 کیا کہتا ہے۔
 بلال لکھس۔ (دیکھ کر) حضور اس میں اپنی
 وار لکھ دیاں۔ یہ ہے لکھتے ہوئے شوہر
 دیکھ کر یہ ہو گئے۔ لیکن اچھے دور ہے کہ میں
 اس مار سے اس آس سے متعلق نہیں ہوں۔
 بادشاہ۔ نہیں کس کے دور ہے۔
 بلال لکھس۔ عواما لکھ سے باکم سے کم اس کی
 حاکمیت ہے۔
 بادشاہ۔ سر سے عریز تم ڈوگ سب کو لکھتے ہوئے۔
 لکھتے کام کرتے سے روکتے ہوئے
 بلال لکھس اور حضور چچ آگئی سب سے لکھتے
 سے نہیں ہیں آ۔
 بادشاہ صاحب کہہ دیا انتظار کریں مجھ
 در ایک دو عاں کی تشریح لکھ لیتے ہیں۔
 در انتظار کریں اور پھر میں آپ کی بات کو
 سنو لگا۔ کہہ دیا۔ لکھتے ہوئے۔ اس اس کے
 ہیں لکھتے کہ بہت بار لکھ کر لکھتا ہے۔
 اور پھر دیکھ کر طرف سے اس کی آگے آگے
 کی طرح دیکھ کر خود صاحب راستے ہوا ہے
 حالانکہ وہ تشریف لکھتے ہیں لکھتے کہ
 ہوتا ہے۔ کہا صاحب اچھا جیسا کہتے ہیں
 بلال لکھس۔ جو لکھتے کو اپنے دیکھ کر
 کرنا چاہتا تھا میں آپ کو اس بات کے لکھتے

کرو عواہ کیسے ہی لوتی گراں امر ہو۔ لوتہ
سنت رکھو ہم دیکھیں جو حیرہ آتھا
ایک کوہ آتھا تھا ہے۔ اور جہاں اس
جگہ سے نکلے مارے والی آگ کی آگ ہو
سکئی ہے۔ اہم ڈنڈ دی ہے بہت اوتھ
کرتی کی بہت سے سہارا لگا کر اور کہا
کہ حیرہ ورے کل کی رپورٹ پڑھ لی ہے
بادشاہ ہاں ہاں انہیں ڈلوک کو مٹا
جو رپورٹ میں ہے آئیے ڈلوک ماں بہت
آئیے ہر ایک امر کی دعا عمل سے جو غائب
حیرہ سے کرنا ہے حیرہ

مبارک (ڈلوک کو جان بھر کر کے) صا
حصہ رکے نام لارے اس حیرہ کو جھڑک دیتا
جس سے ہو جس حیرہ آتھا ہے آئی ہے
لوہا بارٹ اہم ڈنڈ دی۔ لے لوٹیں
بادشاہ کی طرف دیکھا جو صاحبہ لکھ رہا تھا
اور سچے کئے ہوئے تھا۔ لوہا بارٹ مالکل
تنگ آگیا سو اس پر اور سارا بار دن کا
کہ لکھ کا کام کر کے دیکھتے ہیں سر کرتا ہے یا
بادشاہ۔ اور لکھ طبع کے لئے گونا
مغز کو کھانا ہے
ڈلوک۔ انرا دیکھا ہے حضور کا
اس سے کہا معلوم ہے نہ

بادشاہ اہل داعی سے ہے عہد ڈلوک
کہا نہیں ہر ایک سے ہوگا کہ یہ قلم الہی
آئی ہے ہر ایک سے ہر ایک سے ہر ایک سے
میں آگیا ہے جس سے اس کی حال کے لئے

کے لئے حضور میں کہ نہ اواہیں ملا تھا
میں جو اس طور سے مجھے نے عین کر رہی ہیں
بلکہ ایک شرا وانا آدمی جو قابل اعتماد ہے اور
جس میں نے ہندو کی طرف کا حال معلوم
کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ نہ لفظ کہتے ہیں
اس واپس کر کے لکھ رہی ہے اس
ماں کے سامنے کے لئے آگیا ہے کہ بادشاہ پر
ایک شرا خطرہ آگیا ہے۔ نہ لکھ میں
حضور کے پاس وہ آگیا ہے

لوہی ہر صاحبہ لکھ رہا
لکھ اس کیا حضور کا دستا ہے کہ میں
اس سے ہوں پر گتہ نہ کروں۔

بادشاہ عزیز ڈلوک۔ ہیں بلکہ مالک
پہلے اور۔

لکھ اس کوں سا
بادشاہ تو سام دیا ہے۔ اور اس طرف
لکھ صاحبہ یہ اس

بادشاہ میں نہیں مائیں طرف کہتا ہے
اور تم دائیں طرف کی تلاش کرتے ہو میرا
مطلب یہ ہے دائیں طرف ہاں اور نہیں
پوس کے دوسری رپورٹ کے گراہم
ڈنڈ دی خود آگیا ہے اور اہم ڈنڈ دی
جس کی ورکے اگر حیرہ بھی۔ اندھا
بادشاہ (میں معلوم ہوتا ہے) نہیں آگ
آگ اور جو کہ نہیں معلوم ہے ڈلوک
کو باجو۔ لکھ اہم ڈنڈ دی لکھ لکھ لکھ
میں حیرہ آگیا ہے اس کے لئے

بادشاہ اہل داعی سے ہے عہد ڈلوک
کہا نہیں ہر ایک سے ہوگا کہ یہ قلم الہی
آئی ہے ہر ایک سے ہر ایک سے ہر ایک سے
میں آگیا ہے جس سے اس کی حال کے لئے

ٹھہرے ہوئے ہیں۔

ویرین لو لیس اور علاوہ اس بلاکس

وہ بھڑکے عرصہ میں دیوانہ ہو جائیگا

دلا اکس۔ دیوانہ

ویرین لو لیس۔ کسی نہ دیوانہ آسکا میر

مگر وہ تو کتا ہے کھٹی کھٹی وہی وہی کتا ہے

کھٹی کھٹی لگا کر ہوا ہے گاہے گاہے سمندر

کے کنارے وہ اکثر وقت صرف کر رہا ہے

نالی میں تھکھیکسا رہتا ہے اور جب وہ

اس طور سے کتا ہے تو اس قدر جوتن ہوتا

ہے کہ گونا گوسے باد سا ہی بل گئی ہے اس

م سمجھنے کے ہو کہ یہ علامات کوری کیں

ماہیں ہیں؟

لو لیس۔ (سہل) باد انا ہی کی باغیاں

کی زبا نہ فہم کے ٹھہرے کستان ہوا

میں بھڑکے کتا کہ جوتن ہوتے رہتے ہیں۔

دلو تارک کی سو آنکھ کی کو پڑھ کر عورتوں

ابم ڈھی دلا اکس۔ بے اس رائے کو

تسلیم کیا۔ کونکہ وہی دھڑکے گواہی

حال باریں جو کہ وہی دھڑکے گواہی

ہیں با ناخدا۔ مگر آٹا آٹے بغین دلا دلا

کہ واقعی نادساہ کی حلقہ حلقہ میں ہے

لو لیس۔ ڈنڈری ڈنڈری ہلا اکس

دائل ہیں ہوتا آٹے میں عاصی کی تھک

کا اور حال درناو گراہا ہے

ویرین لو لیس کے

دلا اکس۔ باد ساہ کی طرف دیکھ کر اور

کھڑکری کی طرف دیکھاں کر کے

کی بھڑکے کا حال اکسا غاصد کا حال

متحہ ہو گیا

باد دھوا۔ میر سے عریہ دیو کتا

کوئی کلام ہیں۔

دلا اکس کیں طور سے سمندر دگما

باد دھوا اس کے اصول اسے میسر نہ ہو

گئے ہیں۔ میری بیان کر دے

دلو۔ (تھکے ہوئے سا کر) ناں صاحب

ہی ناں صاحب ہوں بولیں بے بھڑکے ہوا ہے

کہ طامات کی اور چونکہ اس کے دو میں بھر مکار

سیما ہونے کی طرف لاکھ کر جا سکی

طام کی۔ اس سے نہیں اوار تادی۔ اور کجا۔

کہ نکا نادساہ کی حقیقت پتا نہ ملے

بھلا دوس۔ صاحب نہ آئیے ٹھہرے کے لہجہ میں

ٹھہرے اکا لہجہ میں

باد دھوا اچھا ڈنڈا اس ماہ میں بہا

کیا جہاں ہے اور اس سے آسودہ کے

بے اس کتا ہے کو ٹھہرے پڑھتے پڑھتے

دلا اکس۔ عرصہ میری عرصہ میں کہ ما

ٹھہرے دھوکا لگا ہے۔ باور سرور میں کو ہکا

دگاہے اور ہو کہ یہ غیر مکار ہے۔ کہو

لو لیس۔ غلطی پر ہو۔ اس سے آٹے حقد۔

کی عرصہ اور سلامتی کے نگہ رکھنے کے

اصل ہیں۔ اغلب ہے کہ میں ہی غلطی

ہو گیا مام حقد آٹا آٹے میں سے

کہ سیکے ہیں جسکی نشیب ہیں بے آٹا

عص کیا ہے اور میں حضور کو رہا ہے
 کے لئے سنارس کرنا ہوں۔ کہ آئی سرینا
 ملاقات کرتے رہا کریں۔
 بادشاہ کے لئے اتفاقاً صحت ہم سہا کرے
 اور دوبارہ کوئی جو۔ میں اس لئے ملاقات
 کر رہا ہوں
 ویرہا ہوا کہ ساتھ رہے پاس اس لئے
 پیچھے کوئی اور عرائش ہے دلی ۲ دردی
 میں پیچھے کوئی کہ آج مارچ کی چوبیس تاریخ ہے
 ویرہا ہے۔ میں صاحب نے اس کا اہلکار لگا
 ہوا ہے جو کہ میں اپنا دوسرے چھوڑ کر آنا ہوا
 ہوں کہیں ہے کہ اس کوئی حدیث ہے جو
 بادشاہ جاؤ اگر کوئی حدیث ہے جو دکان
 کا نشان کر دو۔ وہ معقول دستور ہے کہ کوئی
 نہ رہے آئی۔ اور بادشاہ جو سہا کرے کہلا کر
 رہا ہے
 ویرہا ہے۔ حضور ہم اسی طرف سے کوئی رہا ہے
 اور اس میں کہ ہے ہر ایک اس لئے ہوا ہے ہر
 لئے کہ وہ دفاع سے صرف ترقی ہوا ہے
 اور اس لئے کہ ہے ہر ایک اس لئے ہوا ہے ہر
 کہ آری کا شراستوں سے مگر وہ کوئی موقع
 نہیں مانتے وہ مسدود ہے ہر ایک ہوا ہے
 میں اندر میں مانتے ہو کہ کل کے لئے
 کوئی ناگہان واقعہ درمیان ہوا کہ آئی
 ماتوں کی صداقت اس پر ہوا ہے
 لوہے۔ اچھا صاحب ناؤ۔ اور بادشاہ
 چھوٹے مہاراجہ اشارہ ہو گا

دوسرے صاحب میں ہوا ہوں ابھی پاس
 اٹھاؤ گا۔ کوئی دس۔ دس لکھ گئے
 لاکھیں صاحب میں ہوا ہوں۔ اور اس لئے
 صاحب کو لانا ہوں
 لوہے صاحب نے میں۔ دراکٹر میں
 امڈ دیا لاکھیں ہے ہوا ہے اس لئے
 حالت کو بدل دیا جا چکا ہے۔ میں نہیں اس کا
 تھا اس کی اس لئے ہوا ہے جس کے چوں
 میں سکا ہے ہوا ہے اور اس لئے ہوا ہے
 کی کہ میں کر رہا ہوں۔
 ملا لکھیں سے صریح ہے اس لئے صاحب کا
 ہوئے ہے حضور میں سے ہوا ہے
 بادشاہ۔ میں ہم سے رجحان ہوا ہے
 کہ کہ اس لئے اس لئے ہوا ہے کہ ہوا ہے
 سے ہوا ہے ہوا ہے۔ اور ہم ہو کہ شریعت
 اٹھیں ہے۔ تیار ہوا ہے اس میں کہ اس لئے
 ہے
 ملا لکھیں۔ حضور نے ہوا ہے اور اس لئے
 اس لئے ہوا ہے اس لئے ہوا ہے کی طرح ہے
 جس کی طرف آئی ہے ہوا ہے کہ کوئی
 میں اس لئے ہوا ہے میں دوسرے میں
 طے کیا ہے ہوا ہے
 بادشاہ اور اس لئے ہوا ہے کہ ہوا ہے
 ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے
 ویرہا ہے کہ ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے
 ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے
 ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے ہوا ہے

قدوچ اور محبت کے اٹھا شکایہ فائدہ اُٹھ
 دے جس حالانکہ سدرائے گلستا اٹھا کر وہ
 حضور کو رشتہ اطلاع دیتے آتا ہے ام
 ڈی سلوون کی حالت جس نے پیری طرح
 سہارس لکھ بھی ہے جس سے اس سے مرہا کرنا
 ہوں کہ اس سے عہد کی یہی پیش آؤں
 بادشاہ - ایم ڈی سلوون - مرہا
 کا عہد
 ڈیوک - ہاں ہاں ڈی
 بادشاہ وہ ماربل میں ہے
 ڈیوک وہیں سے اس کے ٹکڑے لکھا ہے
 بادشاہ - کیا اس نے اس سارتن کی
 نہ سمجھی کہ لکھا ہے
 ڈیوک - ہاں لیکن اس نے بڑے روٹ
 مرہا سے اس اس کی سہارس کی ہے کہ
 ام ڈی ولفورٹ - کہ حضور کی خدمت
 میں پیش کروں
 بادشاہ - (زور سے) ام ڈی ولفورٹ
 کیا اس کا نام ام ڈی ولفورٹ ہے؟
 ڈیوک - مصور ہاں
 بادشاہ - اور وہ ماربل سے آتا ہے
 ڈیوک - ہاں ہاں
 بادشاہ - (کچھ لمبی طہر کے) کو
 نام تم پہ پہلے پس لیا
 ڈیوک حضور سے خالی تھا کہ آتا ہے
 پس حاضر ہوا ہے
 بادشاہ - ہاں ہاں - ملا کہ

دانا آدمی ہے گوہر ص ہے - نہیں اس کے
 ناپ کا نام معلوم ہے -
 ڈیوک - اس کا ماپ ہاں اس کے ماپ کا
 نام نوٹ ہے
 بادشاہ - نوٹ کی لائن - مارٹن
 ڈیوک - ہاں ہاں اور حضور نے اسے
 شخص کے شے کو نوٹ رکھا ہے
 بادشاہ - ملا کہ - تہا ری نوٹ مسکرتی
 عہد وہ ہے - ہاں سے تم سے نہیں کہا کہ
 ولفورٹ حریف ہے جسکی خاطر وہ مرلیک
 ماپ کر ہی کہ وہ اسے ماپ کو بھی وراں کر
 دے والا ہے
 ڈیوک - تو صاحب ہیں اسے حاضر کروں
 بادشاہ - اس وقت وہ کہاں ہے؟
 ڈیوک - بیچ مری گاڑی میں منتظر ہے
 بادشاہ - فوراً اسے لاؤ
 ڈیوک - اس جلدی جاتا ہوں ڈیوک
 نوہاں کی طرح ساہی مکرے سے نکل گیا
 کہ نیکہ بادشاہ کی حاضرت کے عہد میں وہ
 سچ سج حوں سگیا تھا نوٹیں چھوڑا
 اسلا مکرے میں رہ گیا تھا - اور اپنی کتاب
 کی طرف اشارہ کیے لگا
 ام ڈی بلا آس - جس نری سے
 گستاخا اسی نے ری سے واس آتا - لیکن
 ڈیوک ہی اس سے بادشاہ کے آگے عرض کرنا
 شری - ولفورٹ ہشائے خاکی ہاں اور وری
 سو در مارہ وری کی جلی کی نہیں تھی

دربار کو شک پیدا ہوا۔ وہ مارے غضب
کے ہراس رہ گیا اور سوچے دگا۔ کہ یہ لوگوں
ابن لاس میں بادشاہ کے حضور میں ہمارا
بے مگر ڈھوک ایک لفظ آکر کامیاں ہوا
بادشاہ نے حکم دیا اور ہمدان دربار کی
مرحمت کے وفاق میں اندر داخل ہوا۔
بادشاہ نے اس کے عیشیا تھا وہاں ڈھوک
آئے تھوڑا سا تھا۔ دروازہ کھولے ہی
وہ فوراً اسے اسے مہمان شریف ہوئے
اور لوگوں میں بھڑکے کے دل میں تو
پیدا ہوا۔

بادشاہ نے اعم ڈھوک وفاق میں اندر
آٹھو۔ اندر آٹھو۔ وفاق میں کورس
کھالیا۔ اور ہمدان کے بڑے بڑے
کہ بادشاہ اس سے سوال کرے
بادشاہ نے اعم ڈھوک وفاق میں ملاکس
کے کسے کہ تم کوئی ضروری اطلاع
مجھے دینے آئے ہو۔

وفاق میں حضور مال۔ وہ سچ کہتا ہے
اور مجھے یقین ہے کہ حضور بھی آئے ہوں
تھوڑا سا ہے۔

بادشاہ نے پہلے تھوڑا۔ کہ کیا وہ دربار
ہی ہوتا ہے جیسے کہ ملاکس نے بچہ لایا
دلانا ہے۔

وفاق میں اسے شہر میں ہی لایا
اکس میں امیر لکھا ہوا۔ کہ تھوڑا
یہاں پہنچ جائے گی۔ چہ۔ تھوڑا لکھا

۱۱ مارچ مدیر چپہ ۹
بادشاہ نے ملاکس کے چپہ کی طرف
کر اور وفاق میں کہ چپہ کے چپہ
پیدا ہونے لگا تھا۔ صاحب ہاں کس
تھوڑا کسے کسے کسے کسے کسے کسے
تھوڑا کسے۔ اور ہمدان کس
کے ہر ایک اور ہمدان کے ہر ایک
وفاق میں۔ حضور کو ہمدان کی
سے رورس وفاق میں۔ لکس میں
کہ اگر کہیں ہمدان کے ہمدان
مجھے ہمدان وفاق میں لکس کے
وفاق میں۔ ہمدان کے ہمدان
اور ہمدان ہمدان ہمدان ہمدان
کا ہمدان ہمدان۔ ہمدان کے ہمدان
وفاق میں ہمدان ہمدان ہمدان
آٹھو۔ ہمدان کے ہمدان ہمدان
ہمدان ہمدان اور ہمدان ہمدان
الحاق دینے کے لئے آٹھو۔ کہ
ابھی ہمدان کی ہمدان ہمدان
اور ہمدان ہمدان ہمدان ہمدان
کے۔ جیسے کہ ہمدان ہمدان
لوگوں اور ہمدان ہمدان ہمدان
لکھا واقعی اس قدر ہمدان ہمدان
لکھا ہمدان کے ہمدان ہمدان
کا ہمدان ہمدان ہمدان ہمدان
کے ہمدان ہمدان ہمدان ہمدان
کے ہمدان ہمدان ہمدان ہمدان

حط ناک ہے اس وقت وہ الٹا سے روانہ ہو گیا ہوگا۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں جا گیا لیکن واقعی ماہہ سالز میں اُتر گیا۔ ماسا سلی ٹھکانی پر یا فرانس کے کسی سے یہ حضور کو سولی معلوم ہے۔ کہ حضور آقا کا ماہہ سالہ اطفال اور فرانس سے راہ ور بطر کسار نا ہے۔

ماہہ سالہ صاحب میں بہت ناگوار لگا رہا ہوگا۔ عرصہ ہوا ہے کہ نہ ہر آئی۔ یہ کہ لوفا بادش کی کششوں نے شمع کیا ہے۔ لیکن میں انہی کا ناہوں۔ ہمارا کرو نہ ضرور ہے کہ وہ پوچھتی ہے۔

ولہورٹ "مداہلے ہیں" ماہہ سالہ اور بہ معاملہ نہیں سگس معلوم ہر ماہہ

ولہورٹ اس قدر سگس کہ جب میں نے نہ واقعہ سنا تو میں حراں ہو گیا۔ اُس وقت میں صاف کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔ ہری صاف کاوں تھا لیکن میں نے اپنی دلہن اور درسموں کو چھوڑ دیا اور ہر ایک ماہہ اٹھا رکھی۔ اور جس کی خدمت میں نہ حطراف میں کر کے کے لئے جنہوں نے مجھ پر غلہ مارا ہوا تھا اور اسی نمک مالائی کا توبہ وٹے کیلئے دوڑا نا۔

ماہہ سالہ۔ ٹھکانے۔ کما تم میں اور میں ہر ماہہ سالہ میں شادی کی نسبت ہر ماہہ۔

ولہورٹ حضور کے ایک نہایت باواں امر کی بیٹی ہے۔

ماہہ سالہ میں میں۔ لیکن ولہورٹ مجھ سائین کی برب و کر کرو۔

ولہورٹ۔ حضور میں موٹے سار مستی سے بھی ٹھہر چکے ہیں ہوں

ماہہ سالہ (مشرک) ابدوں میں سازن کا سال بہت جلدول میں پیدا ہوا لگا لگا اسکا ہمارا شکل ہے۔ کیونکہ نہ زیادہ اس چہ کہ حسب اپنے آما و اعداد کے محبت مریم "لوکس کرتے ہیں تو چاری انکھوں کے ساتھ تینوں راتے پھر جاتے ہیں۔ دسٹل ماہ

ولہورٹ۔ حضور۔ اُس حقہ جاب کے سائین میں ہمارا سالہ کے اکا۔ جس کے بعد سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ اُسے کہ ہر ایک میں نا مار نا۔ اور ہر آئے لگا لو اُسے گرما کر لیا ہر آئی ہر آئی ہے اور ٹری ہوگی طبع والہ ہے اُس پر مجھ نے نا مارا کی کشش کے مسموم کے کا شک ہے چنانچہ وہ لوٹتہ حریف آتا ہے گیا۔ اُس فکر میں سے نو بیا رٹ سے ملاقات کی اُس سے وائی بیجا ام ایک شخص کی طرف لانا جس کا نام میں اُس سے دریافت نہیں کر سکا۔ لیکن نہ کام اس لئے تھا۔ کہ نا کہ آدمیوں کے دلوں کو بھرا جاوے۔ دصاحب یہ وہی آدمی ہے۔ جو وہ کہہ رہا ہے۔ اور نہ اس جلدی دوحہ میں آہواں ہے۔

ماہہ سالہ۔ وہ آدمی کہاں ہے؟

سے سرے سے راز خوب عورتوں سے دیکھ رہی ہیں اور کچھ روم کی طرف بھی آس کی نظر لگتا رہی ہے اگر کوئی باؤٹ ہسٹل میں آبرہ تو پیشتر آئے کہ وہ اس پر ہلکے سے ہاتھ مارے گا۔ اگر وہ شکنی میں آئے گا تو شکنی میں آئے گا۔ اگر وہ شکنی میں آئے گا تو شکنی میں آئے گا۔

نوشکی والے تو آگے اس سے مارا میں ہیں۔ اگر وہ والس میں آئے تو اس کے منہ میں کھڑو آدی ہیں اس کا تھیلہ جلدی سمجھ میں آ سکتا ہے صاحب حراوت کریں۔ لیکن ساتھ ہی ہم بھاری اسکر نہ بھی ادا کرتے ہیں۔ فلاگس (رور سے) آہ ڈھری بھی آگیا۔ اس وقت دربر پولیس دروازے پر دروازہ اور کاسا بنوا ہوا اور گونا گوں کپڑوں کے قریب پر وادھو ہٹا ہٹ چائے لگا کھا کر بلاکس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اسے پھیرا لے لکھا۔

لیسن آہ حضور کسی مہلت آئی سی سی اس واقعہ داخل تھم ہوں میں اسے سن کر بھی معاف نہیں کر سکتا۔ ۶۔ یاد نشاۃ کہاں؟ (غصے ہو کر) صاحب میں بہتیں حکم دے رہی ہوں۔ بولو۔

لیسن صاحب۔ عام ص ۲۶ فروری کو سے روانہ ہوا۔ اور یکم مارچ کو آٹرا۔ یاد نشاۃ کہاں؟ کہاں؟ کبھی اٹھی میں؟

لیسن۔ فالس کی ایک ٹھوٹی سی سی بی۔ اسٹی میز کے ماس چلے حوان میں۔ یاد نشاۃ۔ عام ص ۲۵۰ لگ ہے اور تھیں آٹرا ہو کر میں سے ۲۵۰ لگ ہے اور تھیں یہ حراج ہم مارچ کو ملی۔ صاحب سو تم مجھے کہتے ہو عریکس ہے ہمیں تا تو عطا رورٹ ملی ہے۔ بانم پاگل ہو۔

لیسن۔ صاحب اسوں نے بات باندھ کر درست ہے لوٹس کا چہرہ غضب ناک آٹرا

گیا رھوان پاء

(مہیبت دلو)

اس اضطراب کو دیکھ کر لوٹس ہمارے سے رور سے اس سر کو جس کے آگے مٹھ کر رکھ رہا تھا۔ اسے پاؤں سے پر سے ہٹا دیا۔ یاد نشاۃ۔ میں تمیں کیا ہو گیا۔ ہسٹل اس ماحضہ معلوم ہوئے ہیں۔ یہ لکھتے یہ چکھا ہٹ کیا ہو چکا۔ بلاکس نے کہا ہے اور میں کی ویل فورمٹا ہے ماسٹر کی سی۔ وہی نو ہیں۔ ایم ڈی بلاکس نے فوراً اس کی طرف

اویسہ وہ اٹھ اٹھاتا کوئی نہ دیکھ رہا اس کے
دل پر جا کر لگا

لگا کر جانے لگا جس سے معلوم ہوا کہ وہ
نہ مانتا تھا کہ ہے

بادشاہ دادشاہ فلک والے سے مل گیا
وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

بادشاہ دادشاہ فلک والے سے مل گیا
وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

وہاں سے اس کو دھڑکے سے دیکھتے ہیں
کے کون جانتا ہے۔ شاہ اس کی اس کے
ساتھ سارے میں ہو۔

میں یہاں سے اُس کے آگے دراجہ کیا۔

اُس رات کو اس نے لیٹیں جو میری نسبت

لوٹیں، حضور و محم۔ ملاکس میں نہیں

خصوص، کہ دلی طرح جاگ رہی ہوئی ہے۔

وہ مات نہیں کہنا کہوں کہ اگرچہ مجھے معلوم

یہ ہے کہ گداہی کی طرف سے دلہو

کہاؤں کہ تم سے کم کم اسے سکوگے وہ یہاں میں

کی طرف سے وہاں کیا۔ اور اس نے سمجھا۔

تو قائم رہے ہو۔ اگر کوئی اور ہوتا تو دلہو

کہ وہ اسی لوح میں کامیاب ہوا یعنی نادشاہ

کی ماتوں کو لایا یعنی تمہارے اور یہ الفاظ اُن

کی سکرگداری بھی حاصل کی اور اس سے

ماتوں کی طرف اٹا کر کے اُسے منگے سے نکالے

کو بھی اسادوسر سالہ اس ضرورت کے

جو ایک گھنٹہ بشمرو رے رے اٹھنا

وہ وہ اعماد رکھ سکے۔

میں کہہ رہے۔

جادو سادہ ہو۔ اور ملاکس اور درجہ

دلہو و فرشت۔ بے نادشاہ کا مطلقہ سمجھ لیا

طرف مخاطب ہو کر اُنہا اب جائیں میرے

اگر کوئی اور آدمی ہوتا۔ تو شاید اس سے

یاس میرا سے لے اور دلت نہیں ہے۔

کے سے سے مدح و تحسین ہو جاتا۔ لیکن گواہ

اب وہ کہنا مافی ہے وہ درجہ تک سے ہے۔

معلوم ہوا۔ کہ ڈپٹی ساری بالکل سادہ ہو

ملاکس کی خصوصیت بڑی خوش قسمتی کی مات

گیا۔ تاہم بسبب ویر پوئس ہو سکے اُسے

ہے کہ ہم اسے شکر اعماد رکھ سکتے ہیں۔

اُس سے ڈر رہا۔ واپسی جزیرہ لونا مارٹ

خصوصاً جاتے ہیں کہ اس کی نسبت جو پورٹ

کے رارول کو تو معلوم کر لیا گیا تھا۔ مطلب

آئی تھا اُس میں کچھ شک حلالی اور

کے لئے اُسے ڈھانچے سے سوال کر رہے تھے۔

محمد مرہوئی ہے۔

اُسے یہاں کے اُسے سادہ کر کے وہ اس کی

جادو سادہ۔ جادو سادہ اس پر اور اُن کا

اے اُد کے لئے آمادہ ہوا۔

میر۔ مار، در۔ کون میں جانتا ہوں

ولفرٹسٹ۔ اس واقعہ کی سیر کی۔ آئی

کہ اُن کے ساتھ ادا کرنا چاہئے اُنہا اور

کو مات ہو گا کہ اسی کوئی طو حال پر

میں سے اس کے ساتھ جو کچھ حضور نے میری

میں کیا صرف ایک اضافی امر ہے میں نے

ولفرٹسٹ۔ اس میں کو صلا کرنے کے

اُس الحاق سے ملک حلال لوکر کی طرف

ما قابل ہو کر۔ اُنہا کے ساتھ جس کا معاملہ

فائدہ اٹھانا ہے یہی میری مات ہے حضور

میرا ایا گیا ہے۔ اور کہنے لگا حضور جان

میری طرف انہی بات میں سوچ کر

بچتے رہے۔ تو۔ جس کو ادا کیا۔ میں حضور

چیتے کا میں مسخ ہوں۔ تاکہ جو رابہ

کی حالت تباری کے اس عرصہ کو میر

دراکچر کا کھڑا ہو کر کئی سبتے ہیں بولا گا فائدہ
 ملے گی کہ وہ اگیا پورا رہا
 بادشاہ - ہمارے مالوں کو دیکھیں دنیا
 کرنا خود حاصل ہو گیا ہے
 ورنہ لوگوں کو دیکھیں اسے دیکھنا آسکے
 ورنہ - کہ آنا ہوا اس بار سے ہوا
 طبع کے ساتھ نہ صرف سطح پر ہوگی اور اس
 اس ماحول سے آس کو دلچسپی نہیں ہوگی
 نا انصافی - ہمارے خلاف اشارت - معاملہ
 گہرا ہم معلوم ہو رہا ہے کہ اس ماحول کو جو حاکم
 کھڑا پارٹی کی طرف متوجہ ہوتا ہے
 رکھنا ہے - اور شاہ - ریل ریل کے ہوتے ہی
 م اندرونی سارے کی خوبی ملاحظہ کر سکتے
 کہ تا اہم ہوا کیے جو ریل گیس کے نام
 سے رکھنا دیکھا گیا ہے
 ورنہ صاحب عام باور کو ملارہ ہیں کہ
 سبتے کہ وہ سب کو کئی کا بیوہ ہیں جیسے ہیں
 اٹھا اٹھیں دفعتاً ہمارے پہلے کا بیوہ معلوم
 ہوتا ہے کہ جس کو پہلے کھیل لونا بادشاہ
 والی کبھی سے رہا ہے ہوا - وہ غائب ہو گیا
 اس لئے کہ وہ نا اہل کے ساتھ کوئی اچھا
 سادہ تھا جس سے سب سے شکستیں ہیں
 آئے ہوا کوئی بہتر نہ تھا ایسی بد قسمتی ہے
 ورنہ کہ وہ اس کے مالوں کو جو
 اچھی داخل ہوا سنوارنا تھا - کو سب کا
 نام رکھنا مگر اس لئے اس کو سب کے بہرہ کو

دراکچر کا کھڑا ہو کر کئی سبتے ہیں بولا گا فائدہ
 ملے گی کہ وہ اگیا پورا رہا
 بادشاہ - ہمارے مالوں کو دیکھیں دنیا
 کرنا خود حاصل ہو گیا ہے
 ورنہ لوگوں کو دیکھیں اسے دیکھنا آسکے
 ورنہ - کہ آنا ہوا اس بار سے ہوا
 طبع کے ساتھ نہ صرف سطح پر ہوگی اور اس
 اس ماحول سے آس کو دلچسپی نہیں ہوگی
 نا انصافی - ہمارے خلاف اشارت - معاملہ
 گہرا ہم معلوم ہو رہا ہے کہ اس ماحول کو جو حاکم
 کھڑا پارٹی کی طرف متوجہ ہوتا ہے
 رکھنا ہے - اور شاہ - ریل ریل کے ہوتے ہی
 م اندرونی سارے کی خوبی ملاحظہ کر سکتے
 کہ تا اہم ہوا کیے جو ریل گیس کے نام
 سے رکھنا دیکھا گیا ہے
 ورنہ صاحب عام باور کو ملارہ ہیں کہ
 سبتے کہ وہ سب کو کئی کا بیوہ ہیں جیسے ہیں
 اٹھا اٹھیں دفعتاً ہمارے پہلے کا بیوہ معلوم
 ہوتا ہے کہ جس کو پہلے کھیل لونا بادشاہ
 والی کبھی سے رہا ہے ہوا - وہ غائب ہو گیا
 اس لئے کہ وہ نا اہل کے ساتھ کوئی اچھا
 سادہ تھا جس سے سب سے شکستیں ہیں
 آئے ہوا کوئی بہتر نہ تھا ایسی بد قسمتی ہے
 ورنہ کہ وہ اس کے مالوں کو جو
 اچھی داخل ہوا سنوارنا تھا - کو سب کا
 نام رکھنا مگر اس لئے اس کو سب کے بہرہ کو

میں تیار رہے واسطے اور کچھ بھی نہیں پوچھا
سکتا۔

ملا اکس۔ تیار رہے فرسہ پر بات چیت
کہ روٹ و شاہی فرماں، لکھوا کر ایچ
ڈی و لھویش کو بھجوا دیا۔ و لھویش
کی آنکھوں میں غمی کے آنسو گھرا آئے۔

آس کے صاحب کے لی اور آس سے پوسہ
دیا۔

ولھویش شاہ۔ اب میں حضور سے ہمارا
گرتا ہوں۔ کہ گرنے کا کام سے حضور سے
سرفراز کرنا چاہئے ہیں۔

بادشاہ۔ جو کچھ کہیں اور ہا ہا۔
سے نو۔ اور بادشاہ کو کہ یاد میں ہیں
میں میرے اس قدر کام ہیں آپ کیلئے جھڑ
مادہ ملانے میں آسکتے ہوں۔

ولھویش۔ جھکا کر۔ جھڑ۔ ایک
گھنٹے کے عرصے میں میں پاپر میں سے رونا
تھو جاؤنگا۔

بادشاہ۔ اچھا صاحب ہاؤ اگر میں
نہیں غول ہاؤں۔ تو مجھے اپنے تفسیر ہاؤ
ڈا۔ سے ڈرنا ست تابعدا و در
جنگ کو پیر و ملا اکس۔ تم شہر و۔

در پیر۔ ولھویش شاہ آہ ماسا۔ آپ
شہرے خوش قسم ہیں

ولھویش۔ در در کو خدشا کے جس کا
کام ختم ہو گیا تھا کسار پر ہو گئی ہوگی اور
کو اہر کی گاڑی کے لئے آس نے ادھر

آوہر ننگی۔ اس وقت ایک بھانجا جس
سے وہ تپتے ہوئے تھا۔ اس کے گاریبان

کو پتہ نہ دیا۔ اور ان روز اہل ہنر کو لٹ
گیا اور اپنی آرزوؤں کی خواہش میں
مردف ہوا

دن میں اس کے لی ولھویش ہونٹل میں
ہو گیا۔ دو گھنٹے کے بعد اسے گھوڑوں کو
ٹاسا کیا۔ اور کھانا مانگا۔ وہ اچھا کھانا کھا

دکا کھا کر کسی نے آکر گھنٹی زور سے بجائی
لو کہ وہ دروازہ کھولا۔ اور ولھویش کا
بکلی لہر لیا۔

ولھویش (دل میں گمان کرتا تھا)۔ کہ میں
میں ہی یہاں ہوں۔
لو کر اندر آنا۔

ولھویش شاہ۔ کیا ہے کس سے گھنٹی بجائی
کس نے بنگہ ٹوچا۔

لو کر۔ ایک اہل اہلی۔ جو اس نام سارا ہنر
چاہتا۔

ولھویش شاہ اپنی عوام شانا میں چاہتا
آئے بنگہ سے کسا کام۔

لو کر۔ وہم سے خدمت کراہا ہاؤ ماسہ
ولھویش۔ بنگہ سے۔

لو کر۔ ہاں۔

ولھویش شاہ۔ کیا اکس نے میرا نام لیا۔
لو کر۔ ہاں۔

ولھویش۔ وہ کیسے تم کا آدمی ہے۔
لو کر۔ جاسوس جس کی عمر کا معلوم ہو رہا ہے

ولہودٹ۔ پتاقہ پہ۔ یادار۔

لوگوں۔ آپ کہہ رہا ہے۔

ولہودٹ۔ یہ گورا ہے۔ یا کالا۔

لوگوں۔ کالا۔ بہت کالا۔ کالی آنکھیں کا

بال اور کالی بخوٹیں رکھتا ہے۔

ولہودٹ۔ (علی) اسکا لباس کیسا

سہل ہے۔

لوگوں۔ بنگال۔ بنگال میں ہوتا ہے

ٹھوڑی کسا آئے بن لگے ہیں اور لیٹ

آواز کا ڈھ آئے کہ شہر لگتا ہے

ولہودٹ۔ (رورور) جو کہ وہ ہے

آدھی۔ (خود انداز) آہ ہلاکت تری

کساہ (اسلینڈ) کیا دیکھا ہے اور یہ کہ

اپنے والدین کو یوں الگ چھوڑ کر آئے ہیں

ولہودٹ۔ (جھاک) تم باپ سے ہوکا

نہیں تھائے لیکن بھا ۵۰ ہم ہی ہو گئے

نوزاد۔ اچھا ٹپنی کر رہی ہے اور چٹری

کو سہل ہنس رہی ہے کہ اگر تمہیں اس قدر

یعین تھا۔ تو مجھے۔ کہنے کی اجازت دو

کیا سہی فرمادی تھا۔ کہ تم نے اس قدر

دراں ہوئے کسا نے مسطر رہے رہا

ولہودٹ۔ (لوگتہ) باہر جاؤ لوگوں

حیران ہوا کیا ہے اسے اب چلا کر۔

بازموان باب

(باب اوریشیا)

ایم فوٹو پیکرنگ یہ وہی شخص تھا۔

اب ببا نوزاد دیکھتا رہا یہ بات کسا کہ وہ

دروازہ بند کر کے چلا گیا۔ اور پیکرنگ

سے نہ ڈر کر کہ باہر کوئی آنسی مافین سنیں

لیگا۔ اس کے پیر دروازہ کھولا۔ یہ اچھا

کوئی ملے نایہ نہیں تھی کیونکہ لوگ کہہ رہے

تھے اس کے یہ وہی معلوم ہوئی تھی جس

یہ بات ثابت کر دی۔ کہ وہ اس گمراہ سے

بھاگ رہا ہے پیکرنگ انا اس کو تباہ کر دیا

ہے۔ ایم فوٹو پیکرنگ نے یہ ٹری اچھا

ڈھونڈی گا۔ دروازہ بند کر دیا پھر دروازہ

کے کمرے کا اس کے اوپر دروازہ کی طرف

لگے ٹرانا۔ وہ اس کی تمام فراموشی

دیکھتا رہا۔ اور اپنے پیچھے کو پتہ

سکنا تھا۔

لوٹو پیکرنگ۔ (پتہ کی طرف) فوراً

معلوم ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا

ملکر کم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے

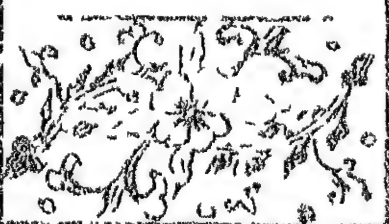
وہ اور پیکرنگ۔ یہاں۔ یہ نام اس کو

اس کے میں دیکھتا رہا پیکرنگ۔ لیکن

یہ نام اس کی اس کے پاس ہے۔ اس کے

ایک

لوٹو پیکرنگ۔ (دیکھ کر) اس کے



سے آپس کی طرف لکھا گیا تھا
فونوٹاں میں سرری طرف

ولھومٹا۔ بہاری طرف جسے میں نے
خاص کی ناکٹے ایک میں معلوم کیا۔ اگر
وہ خط کیسی اور کے آگے میں آگیا تو
میرے مہربان اور ناکٹہ بہارا کام کام
ہو چکا ہوتا۔ ولھومٹا کا مات بنس ٹرا
فونوٹاں۔ آؤ۔ آؤ۔ معلوم ہوتا ہے۔

بادشاہ سے کامیوں نے اپنے کام کو حلای
معلوم کرنا سکھ لیا ہے۔ شا کام تمام ہونا
تم انہما کی کے لئے آگے جاتے ہو۔ پھر
خط جسکی سہستام لولہ ہو۔ کہاں ہو۔
میں نہیں سولی جاتا ہوں۔ کہ تم ایسی بات
کو بھی جاتے نہیں دو گے

ولھومٹا میں لے آئے ہلا دیا۔ گو کہ
میں ڈرتا ہوں۔ اسکا ایک ٹکڑا بھی نہ رہی
بہیں تو وہ خط تمہاری ہلاکت کا باعث
ہوتا۔

فونوٹاں اور بہاری آئندہ امید و ناک
خاک میں ملنا۔ لاں بس بہید سانی سے
سچہ سکتا ہوں۔ لیکن جس تم میری خط
کے لئے واسے مودہ دیو۔ جو مجھے کا ہے کا
ڈر ہے۔

ولھومٹا میں چاہے میں نے اس سے
ٹھیک بہارا سے لئے کہا ہے۔ میں نے نہیں
سچا یا ہے۔

فونوٹاں۔ لاں رکھوں نہیں واقعی با

سادہ تر ہم ہونی چاہی ہے۔ ہوں کر۔
ولھومٹا۔ مجھے پھر سنٹ جھکس
کی کیشی کی طرف انکار کیا جاتے۔

فونوٹاں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ کٹھی
لوہس کو بہت ناکٹہ کر کے والی ہی کٹھی
آہوں نے زیادہ اہمیا دے بلاست کر
بہیں کی وہ بہت ادھر آدھیر ہے۔
ولھومٹا۔ آہوں نے بابا میں لیکر
وہ سرائے نکار ہے ہیں۔

فونوٹاں۔ لاں نہ بھی معلوم مات ہے میں
آگے جوبی جاتا ہوں۔ حسب اوہ لیس
غلطی ہو جاتی ہے تو وہ کہہ رہی ہے۔ کہ
سُرائے نکار ہے۔ اور گورنٹاں
دیں کا انتظار کرنی رہی ہے ابہاں تک
کہ وہ ہر نہ کہنے کے لئے ناچار ہوتی ہے
کہ سُرائے جاتا نہ لے

ولھومٹا میں لے آئے گئے آہوں نے ایک
بھس مائی ہے۔ وہ جلی مارا گیا ہے اور
تمام ناکٹہ میں آگے قتل کہتے ہیں۔

فونوٹاں۔ کہا تم ارے تو سرری کہتے ہو۔
کوئی کوئی بات بھی نہیں پتہ نہ تانت
ہو سکے کہ کہ وصل ہے لوگ۔ جسے میں
میں لے جاتے ہیں یا وہ اسے تانت

اُس میں ڈال کر ناک کر تے ہیں۔ نا نہ
سبب تانتا نہ جاتے کے ڈوب جاتے ہیں
ولھومٹا۔ باجہ آجہا اچھی طرح
ہوں کہ وہ جرنیل آگے آدھیا ہیں

کہ نا افسر سرگرد و سب جاتا۔ کہا لوگ سمن
میں جو رہی کے چھپے ہیں نہاتے ہیں سمن
نہیں غلطی کر کے۔ ر موت سوا کے قتل
اے یہی نہیں ہو سکتی
کہ ڈنڈا کر کے آپس کا ہٹا دیتے
دیکھو وہ ڈنڈا نہ خود دیا دساہ

وہ میرے فائر۔ ماد شاہ اس میں حال کرنا تھا
کہ وہ بڑا دلانا ہے اور اساتہ کو قبول نہیں
آ رہا کہ وہ سمن کی موت سمن سے دوسرے
سے آئی سر سے خریدیم ہاتھ ہو کہ لاش کی
امور میں آدمی نہیں ہوتے ہیلا ہوتے
ہیں ان میں ہمدردی نہیں ہوتی۔ فائدہ
نہ دیکھ رہا ہے۔ لاش کی امور میں ہم کسی کو
کو مارنے نہیں۔ بلکہ ایک روکا دے گا۔
آگے سے دور کرتے ہیں یہی بات ہے کہا
نہ جانتا ہاتھ ہو کہ کس طور سے نری ہو رہی
سے اچھا میں نہیں جانتا ہوں۔ بہ خیال پیدا
ہوا کہ میں کیسٹل براغنا دے گا اور سب کو
الہا ہے اس کی سفارش ہوئی۔ ہم میں سے ایک
اس کے پاس گیا اور سب سے کہا کہ میں
ملا ہا جہاں اسے کچھ دوسرے ملے وہ آنا
اور رہا ہے، فائدہ ہوئے اور رہنے کی ضرورت
اسے نہ تھی گئی جب اس سے نہ مانگ تھی
اور سب سے بولی بھولے لہا تو اس سے جواب دیا
کہ وہ تاجی طور دار ہے۔ کھر سب اکٹھے
ناٹہ بیکے لگے۔ اسے حلف اٹھانے کے لئے
پوچھا گیا۔ لیکن اس سے آپسے طور سے

باجار ہو کہ ہلف اٹھائی کہ گویا ہاری ارنار
کر لی ہا سہا ہی او وہ نہ حال تھا۔ پھر بھی
نہیں آزاد کیا گیا بلکہ وہ گھر آبا اسکا
مطلب کیا ہوسکتا ہے یہی نہ تھا کہ ہم
ملا ہو کہ وہ راہ بھول گیا۔ یہی ماتہ ہے
میل او وہ ہٹا دے آدمی ہاری ماتہ ہے
لہجہ آتا ہے۔ ہم مجسٹریٹ ہو کر اسے غلط
نہا یہ مارا رکھے ہو۔ وہ دم نے ہمارے
کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ ذرا کما میں
کھی حکم سے نہ ہی کہا تھا کہ ہم سے ہر رہی کی
ہے بلکہ میں نے کہا صاحب بہت اچھا
تم نے فیج حاصل کی ہے کل ہاری ماری
میں آھا ہوگی۔
وہ ہٹا دے کہیں ماتہ ہر وار ہیں جب
ہمارے ماری آگئی تو پھر کچھ نہیں ہوئی
لوہو ہٹا دے میں ہمارے ماتہ نہیں سمجھا
وہ ہٹا دے نہ خاص ملک کی دایہ ہر اس
کہہ ہو
فونڈ ہٹا دے
وہ ہٹا دے۔ ہم غلطی کرتے ہو۔ وہ فرائس
میں دو رنگ کب بھی نہیں آگیا۔ کہنگی
جاو دوں کی طرح لوگ اسے بچے لگ
جائیں گے۔ اور کھڑے
لوہو ہٹا دے بٹیا تم کیا ہاتھ ہو سہن شاہ
موت گھر میں ہیں۔ ۱۳۱-
تاریخ کو وہ لائسنس میں آجا ہگا۔ اور ۶۰-
۶۵- کو پورے میں۔

ولہو میٹ۔ لو لوگ برا لکھے۔ چاہیے۔

لو میٹ۔ اُسے خاک ملیں گے۔

ولہو میٹ۔ اُس کے پاس معدود چھ

آدمی ہیں اُس سے سوا کوہوں کی

وہ جس بھی چاہیں گے۔

لو میٹ۔ اُن ساہہ ملکر اُسے وار لگاؤ

میں لائیں گے۔ قاضی بیٹا اسی نام سے ہو

نم حال کرتے ہو۔ کہیں بہت ہلدی

جہ لگاتی ہے کہونکہ اُس نے میں دس

بعد اُسے تار آئی۔ غاصب کی آدمی لک

کہا میں میں آ رہا ہے۔ اور اُس کا

کسا گیا لیکن وہ کہاں ہے کیا کرنا

ہے تم اپنی طرح میں ہانتے۔ اس طور

میں بعد وہاں بدہ آٹھا لے کے وہ اُس کا

لحصب کر شے۔

ولہو میٹ۔ گہر بنو بل اور لائیں وناوار

شیریں۔ وہ اُسے کب آگے آئے دیکھے۔

گہر بنو بل۔ تیرے دوسرے سے اس کو

درار سے کدول دگا کاٹنا کے سب

آدمی اسکے استقبال کو جائیں گے۔ مگر مارا

گو مار کر۔ بہانے سے لائیں کی تم سے

کہہ رہے ہیں کیا تم اس کا خوف نہ کر رہے ہو

تم اتنا سفر مجھ سے لو کہ نہ کہہ ادا

میں۔ پھر بھی تمہارا ہی آدمی مارا

اس کے کہ تمہیں آدمی لکھتے تھے کہ

معلوم ہو گیا تم سے کہ اُس کا

کو اپنا بہت نہیں بتا۔ پھر بھی

میں اُس کا

میں اُس کا

میں اُس کا

بل گیا اور اس کا جواب یہ ہے کہ

لکھا ہے کہ وہ میں میں آج

اگر مہا ہو تو آؤ۔ چہرہ کا

بجاء تاکہ بلکہ لکھا

ولہو میٹ۔ اُسے نام کی

دیکھ کر اس کا

رہی ہے۔

لو میٹ۔ نہ نام کوئی

اختیار ہو صرف وہ

زور سے سے حاصل ہو

میں وہ دس لکھ

تخریب کر لی ہے۔

ولہو میٹ۔ (ناک شہر

لو میٹ۔ اُن صرا

لہن کرنا ہوں کہ

کے لئے ہی

اُس کے لئے

کی سی کی طرف

کہ لائے لگا

ولہو میٹ۔ اُس کا

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

لہو میٹ۔

جس کہ جو میں غائب ہو گیا اس کے گھر آیا
 پایا۔ کیا اس سختی نے نہ بولیں بے
 ابا کو معلوم کر لیا، وہ علم کیا ہے؟
 لٹا کالی رنگ۔ مال۔ بھوس۔ اور چھوٹی
 ساہ سنگوں شرکوٹ جسکی بھڑی ناکٹل
 لگے ہوئے ہیں۔ اس کے پیش پول میں لخت
 آؤ آؤ کا لٹھ جوڑے کسار بے والی ٹولی
 اور ایک پتھر؟
 اور ٹیڈی شمشک۔ شمشک کسار بے کہ
 اہل بے اسے گرتا رہیں کیا
 ولہویش کہو کہ کل نابرسوں۔ وہ
 آگے بڑھ کر غائب ہو گیا
 اور اس کے پاس بے نہیں کہا کہ بہاری
 لوں آج صبح کئی ہے
 ولہویش لیکن مکان ہے کہ وہ پھر
 آئے ہر گز
 اور اس کی طرف سے تو جی سے وکھڑا
 شمشک نے ملکہ اس آدمی کو صبر ہو سکا کہ
 اور اس نے شکر کر کہا وہ لباس ٹھیک رہا
 نہ کہ کہ وہ آٹھ کپڑا ہوا۔ پا کوٹ
 اور گلدستہ ہوا اور اس سر کی طرف جہاں
 ایک بٹیک کی آرائش کی کا سامان رکھا ہوا گیا
 اور صبر یہ صبر ملا آسترا اور ایسی
 نہ جس سے پول میں کو پتہ لگ جاتا
 تھا۔ کاش ڈالا۔ ولہویش لخت سے
 کہتار نا اپنی چوچیں کاٹ کر دیوٹیڈیڈیڈی
 اسے مالوں کو اور طرح سوار لیا کاسے

کاسے گلوید گے انگریز گلوید ہیں لہا جو کہ
 ایک حامی والی کے اور رکھا ہوا تھا
 سنگوں اور اسے پیش لگے ہوئے کوٹا کے
 ولہویش کاسا کوٹ ہیں لہا اور اس کے سر
 آئے آٹا دیا۔ اور رنگ کسار بے والی ٹولی
 کو اس کے پیش کی نی۔ اور جو اسے شمشک
 آئی بھی آئے کہ آگے آٹھ کپڑے لیا۔ اور ایسی
 مدد کو آئی لگے کہ میں شرار ہے وکھڑا
 ایک بیٹے نالسن کی لکڑی ہاتھ میں کٹری
 چہ اسکا ہاتھ اٹھا کر باٹھا وکھڑا
 تھا اسے ہاتھ میں لکڑی آٹا لگا لکھڑا
 آئے لگا شہر کے لکڑی سپورٹ
 دیوٹیڈیڈیڈی شمشک میں دل چکا لہا ہے
 نعت ہے وکھڑے والے پیش کی طرف وہ ہوا
 کہ کہ کیا تم خال کرتے ہو کہ اس بہاری
 بولیں مجھے سنا کر لے گی
 ولہویش (چکرا) ہیں ہاں کہم سے
 کم شہہ امید ہیں
 دیوٹیڈیڈیڈی اور اس کا سر سے پیش میں ان سب
 چروں کو بہاری ڈانائی کے سر وکر ہوا
 تاکہ تم ان کا بہا دہن کر دے
 ولہویش۔ آٹا۔ کپڑے مفاد نہ ہیں۔ شہہ
 سیر و کر گیا
 دیوٹیڈیڈیڈی ڈان۔ ڈان۔ اس میں یقین کرنا
 ہوں کہ تم ہی سر ہو۔ اور میری جان تم
 سے بچا ہی ہے۔ مکان میں رکھتے ہیں بہا
 اس احساس کا نہیں بدلا وکھڑا ولہویش

نہ ہوتا مگر اس ارام تھا۔

مارڈل: "کیسے"

ولفرڈ: "میں جانتا ہوں کہ جب وہاں سے
ہلکے سے گیا تو وہاں کی طرف بھیجا گیا تھا۔"
مارڈل: "تو بھڑے؟"

ولفرڈ: "میں نے یہ سب میں اس کی شکل
کر دی تھی اور ایک شخص کے بعد وہ وہاں
طلب کیا گیا تھا۔"

مارڈل: "اُس شخص کا طلب کیا گیا وہ اس سے
کب تک رہا؟"

ولفرڈ: "میں نے اسے کہا کہ اس نے مجھ پر
بڑا گناہ کیا ہے وہ جلا اٹھا۔ اور تمہارا چہرہ
کی کمان لے گیا۔"

مارڈل: "سب سے پہلے اسے یہ حکم آس
کی ہے کہا مانتا ہے کہ وہ اس تک واپس
ہمیں آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ
اولیٰ آئے۔ یہ آزاد کرے گی جس نے اس کے
بچے تکلیف دہائی ہے۔"

ولفرڈ: "میں مارڈل جلدی نہ کریں۔"

اس نے اس کی جیب کے لئے کوئی حکم نہیں دیا۔
اُس کی رائی کا حکم بھی عدالت اعلیٰ سے آتا
ہاں۔ اور چونکہ میں نے کوئی بھی حکم برقرار نہیں
رہتا ہے۔ اس لئے اس کی
لہذا کوئی خط نہیں بھیجا گیا۔

مارڈل: "میں کب تک لگاتار کو چھوڑ کر اس
کے ساتھ رہا ہے اور کوئی اس کی رہائی کا سامنا
نہیں کر سکتا۔"

اُس کے پاس سے اس کے اندر کے اُس نے
کوئی اور بارہ دیکھا۔ لیونس سے اپنی
راستے درمیان قائم کی تھی۔

مارڈل: "میں نے اسے علی نہیں کی ہیں
آپ نے دس سال کے خاموشی مارڈل سے

وہ مارڈل کو پہلے کہا نہیں یاد نہیں۔ مجھ
پہلے سے اس کے پاس اس کی شکل
کر کے اسے آتا تھا۔ مجھے کہ آج آپ کے

اصناف پر کچھ دیکھ کر کے اتنا س کر کے
لے آیا ہوں۔ میں نے کوئی بہت سیر و مہری

سے مجھ سے سوا کہا۔ آہ راہ شہر آنا
بارش وادوں میں دلوں پر تھی۔ تھی کرتے
تھے۔"

ولفرڈ: "میں اس وقت ڈاکٹر تھا۔

گوئیگ میں نہیں کرنا تھا۔ کہ ڈاکٹر کا
خانہ صحت کا وارڈ تھا۔ یہ نہیں سکتا
تمام قوم میں سے لے کر۔ یہی لوگوں کی
آہ سے ہیں معلوم ہوا۔ پہلی ماہنامہ وہ

تھے۔ جسے اُس کے لوگ پرا کر رہے۔"

مارڈل: "دروازے کا کھٹکا چلے۔ میں
کہاں سے تھکا ہوا تھا۔ اسے یہ سب
سزا ہوں اور ایک ہفتہ کے لئے سزا
گوئیگ لگانا ہے۔"

ولفرڈ: "میں نے اس کے لئے سزا
درا تھیں۔ میں اس کا نام نکال دیا
ہوں۔ وہ ملازم نہ جس نے تھوڑی لڑکی
سے شادی کرنی تھی۔ اب اسے یاد آگیا۔"

ولہو فریٹ۔ کسی کرگر منار نہیں کہا گیا
 مارل۔ کیسے۔

ولہو فریٹ۔ گورنٹ بعض دفعہ ایسی
 باتوں کے لئے جو رہتی ہے کہ کسی شخص کو
 اسے طور سے غائب کرتی ہے کہ اس کا نام
 بہت کم ہنس پھر رہتے جتنا بچہ کوئی وقت
 در بکتر۔ ان کی خواہشوں کو نکستے

نہیں دے سکتے کسی
 مارل۔ تو میں ان کے وقت میں اسے

ہو سکتا تھا اگر وہ۔ ۹۔
 ولہو فریٹ۔ مارل۔ لوٹیں جھانکنا

کے زمانے سے اسی طور سے بہ ماننا جلی
 آئی۔ جسے سستہ فوٹو بھی فیہا توں

کے بارے میں یاد رکھنا ہے اور وہ
 قدری کے نام رجسٹر میں ہیں جتنا

ہیں اگر مارل کو کوئی اور رنگ و شمشیر
 تو نامی واسطہ بہرہ دانی سے وہ نکال

دست۔ بالکل دور ہو جاتا۔
 مارل۔ ایم ڈی ولہو فریٹ۔ آپا۔

کیا علاج دیتے ہیں۔
 ولہو فریٹ۔ ویر سے درخواست کرو۔

مارل۔ آہ۔ میں اسے جانتا ہوں۔ وہ
 ہر بار درخواست کرتا ہے اور یہ کہ میر کا

ولہو فریٹ۔ بہرہ دانی ہے۔ لیکن اگر درخواست
 کو میں دیکھ کر کے پیش کروں گا۔ تو وہ اسے

پڑھتا ہے گا۔
 مارل۔ کیا آپ درخواست پیش کریں گے

ولہو فریٹ۔ بڑی جوتی سے ڈھانپنا
 وقت ختم تھا۔ اب وہ لے گا۔ ہے۔

اس کا راز کرنا ایسا ہی فرض ہے۔ ہوسا
 پر سر کا حق ہی لگانا۔

مارل۔ لیکن وزیر کو میں کیسے مخاطب
 کروں۔

ولہو فریٹ۔ درستی سے اٹھک یہاں
 ہٹے جاؤ۔ اور جیسے میں کہتا ہوں لکھتے

مارل۔ آپ غایت کر گئے۔
 ولہو فریٹ۔ فی الحقیقت مگر وقت میرا

مست کرو۔ آگے بہت وقت صرف ہو گیا
 مارل۔ شک ہے۔ خیال کریں وہ

یہاں رہا جو ان خد خدے میں غم و اندوہ
 ہیں۔ تھلا ہو گا۔ رہا نہ کہ کام کیا لیکن

اب باہر یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ واپس
 نہیں ہو سکتی تھی۔

ولہو فریٹ۔ چاہا تھا۔ کہ ڈھانچہ کو اپنے
 کئے کا شکار کرے۔

ولہو فریٹ۔ درخواست کا مضمون لکھنا
 شروع کیا۔ اور اس میں نیک نیتی سے

ڈھانچہ کی خدمات کو شکر کا لفظ سے بیان
 کیا گیا اور نذر لکھا۔ کہ بولاب کی واپسی

کے لئے اس نے بہت کا کا لے لیا۔ کہ اس
 انجام کئے ہیں۔ یہ بات ادا ہوئی۔ کہ اس

درخواست کو دیکھتے ہی درخواست لے کر
 درخواست ختم ہوئی۔ ولہو فریٹ۔ اسے

آوارہ مانڈ پڑا۔ اور پھر کہنے لگا۔ یہ کافی ہے

باقی مافیں بچہ رہنے دیں

مارل۔ کیا درخواست بہت جلد کی لگی

ولفونٹ۔ آج

مارل۔ آپ اس موقوفہ کر دیں گے

ولفونٹ۔ ہن آپ کی درخواست کی

نہایت مددگی سے تصدیق کر دوں گا اور

بیشک کروہ اسکی تصدیق لکھنے لگا

مارل اور کہا کرنا چاہئے

ولفونٹ۔ ہر ایک بات کا جو میں ہوں

دے دوں گا اس سے مارل ہنس ہوا

ولفونٹ سے امانت لی۔ اور کہا ڈیئر

عقرب بہن آلیگا۔

ولفونٹ نے اس درخواست کو پیرس

بیسک کے بجائے اپنے پاس رکھ لیا۔

اس میں اسکی دست خوشکاس منوں تو

لکھا جا ہی چکا تھا اس لئے وہ اسات

کا اشد وار رہا۔ کہ جب رائل سٹ غالب

آویگے۔ تو پھر اس درخواست کو خط لکھا

جاوگا ڈیٹن بھاپہ قبر نہا۔ اسی لوئیس

ہندوہم کی شکست کا کوئی حال معلوم نہوا

موقوف میں دو دفعہ مارل نے اس

سے پھر درخواست کی۔ اور دونوں دفعہ

ہی ولفونٹ نے اسے دلا سا ویکر تسلی کر

دی۔ آخر وائر لو کی بادی آگئی۔ اور مارل

لوئیس ہفتی دہم۔ پیرسٹ سنس ہوا۔

ولفونٹ نے پیرسٹ کا ہندہ مانگا کر

حاصل کیا۔ اور ری سے تادی کی

ڈینگلوئیس نے ڈشز کی مری دست

کو جو دھجھ لیا۔ اور سات کو قسمت کے

حوالے کیا۔ لکن جب نیولیس باپرس

س آنا نوڈینگلوئیس کو نہت ہو گیا

ہوا۔ ہر وقت اس کی ختم تھوڑے آگے

ہی خالی حمار رہتا تھا۔ کہ ڈینگلوئیس نے اس

سے لیا۔ اس لئے اس نے ایم مارل سے

کہا۔ کہ میں سمندر کی ملازمت چھوڑنا چاہتا

ہوں۔ اور اس سے سفارت میں لے کر گیا

کے ایک سفار کے پاس جا کر ہوا۔ اسکی

خدمت مارچ کے آخر میں اس نے اختیار

کی۔ یعنی اسوقت تک نیولیس کو واپس

آئے واپس بارہ دیں ہو گئے تھے پھر وہ

میڈل ڈش کی طرف چلا گیا۔ اور اس کی

کوئی خبر نہ آئی

ہر منٹ کو سوائے اس کے کچھ معلوم نہ

ہوا۔ کہ ڈیٹن غیر حاضر ہے اسے کہا ہوا

اس کی نسبت اسے کچھ پرواہ نہیں تھی

اس اتنا کہ میں کہ اسکا رعبہ بچا ہوا

تھا۔ وہ کچھ تو اس بات سے سوچتا تھا

کہ اسکی غیر حاضری کا بہانہ کر کے ہر ہندو

کو دھوکا دے سکے۔ کبھی وہ اس مال شیل

کرتا تھا کہ کسی اور ویس میں چلا ہوا

وفا فرما وہ اس ہنر کی چوٹی پر تھا کہ پتا

سو میں مانگتا ہوں سوچو یہ ہے
الہ پاکٹر رکت دیا گئے لڑے

راٹے ہیں خاص کر کے میرے جیسے ادنیٰ سے
میں نے جیسے ایسی تمام ارادوں میں سے

وہ رکت ہمارا ہے۔ میں آپ کی آواز پر چلتا ہوں
جو کہ آپ کو بہت رکت لگا ہو۔ کم سے کم
شہیدانہ اسلحہ آپ ہمارے لئے ہے کہ میں امن
رکتا ہوں۔

میں نے کمال محبت اور اہمیت بھی رکھے آگے
میرے دور زندگی نظر آتا تھا مگر وہ سب
باتیں کا ایک رائل ہو گئیں۔

الہ پاکٹر وہ رکتیں یہ ہیں کہ سب سے
میرے لئے وہ رکتیں ہیں جو کہ ہمارے لئے
ہو گئے ہیں۔ انہیں انہیں انہیں انہیں

وہ رکتیں ہیں جو کہ ہمارے لئے ہیں
میں نے انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

دروازہ بند ہوا۔ لیکن اسوقت ایک نامعلوم
 ڈمبل کے پاس رہ گیا وہ کھانا اُڑا
 گوریل۔ کیا آپ سرور کھیں گے اور میری
 کو شیر بھی لانا چاہتے ہیں گے
 الیگٹور۔ آؤ۔ سب دیکھ لیں اگر میں ایک
 دفعہ ریشم کے اوپر بیٹا گیا تو چھوٹی بڑی
 کی۔ آہ! میں رہنے لگی
 گوریل۔ آہ! میں اس کی طرح ہوں وہ اس
 باکل سپر کہ اس سے کہہ اندر نہیں
 الیگٹور۔ اس کا حال ہے
 گوریل۔ وہ حال کیا ہے کہ اس کے پاس
 بڑا احرام ہے۔ اول سال اس نے گوریل
 کو اپنی زبانی کے لئے دس لاکھ فرما دیا
 بدر کے دو سو سال ۲ لاکھ۔ اور پندرہ سال
 تیس اور ایسے طور سے ہر ایک سال اس
 آٹھ فرما دیتا ہے پانچ سال پہلے وہ ہم
 محلہ میں باہر کر کے گئے تھے کچھ اور کچھ
 آگے ۵۰ لاکھ بدر رسید کرنا
 الیگٹور۔ کسی قسم اس کا نام
 کیا ہے؟
 گوریل۔ اچھی میرا
 الیگٹور۔ ۲۷ عمر
 گوریل۔ یہاں ہے دروازہ کھولا جائے
 سے دروازہ کھولا اور الیگٹور سے
 کوٹھری میں دیکھا
 کوٹھری کے وسط میں ایک دائرے کے
 اندر جس کے گرد چمکے کا سرور رہا

ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے کمرے
 اس درخت پر بیٹھا تھا کہ اس کا سر
 بھی ڈھکا ہوا نہیں تھا۔ اس کے اندرون
 رماہی کی اشکال کھینچے ہوئے تھا اور
 وہ اس میں اس قدر چھوڑا تھا کہ
 اسے ایک مٹا دینا تھا۔ جس کا رستہ
 کا سپاہی کاٹا لانا تھا
 دروازے کی آواز سے اس نے مرکب
 کی اور جس کا لیٹا اس کی سارا
 کوٹھری پر دس لاکھ نہ ہو گئی نہ کا
 لے اپنا وہاں اور نہ کہا پھر نہ
 نہ اویس کا۔ اور تھوڑے عرصہ میں
 کوئی کوٹھری سے دیکھنے لگا اور وہ
 اس سے کی طرف ہل گیا۔ اور اس کا
 ریشم اس سے لکڑی سے اور اس سے
 لیٹا
 الیگٹور۔ تم کہہ رہے ہو؟
 اچھی۔ اتنے سے صاف صاف
 کچھ نہیں لگتا
 الیگٹور۔ ہم اس سے کچھ نہیں لگتا
 لے درختوں کے ماحفظ کے لئے
 اور ان کی درختوں سے کئے
 اچھی۔ آہ! اور بابا ہم ہیں
 کہنا ہوگا۔ ہم اس میں چھوڑ کر لے
 گوریل۔ کارن ہیں وہی ہوتا ہے
 سے کہا
 وہاں تھا۔ صاحب میرا نام اچھی ہے

ہیں روتے ہیں سدا ہوا اٹھا ہوا رہا ہے
 ایک میں کارڈوئل نامی کا سکرٹری :-
 اس لئے میں میں گھس رہا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں
 کنوں اس وقت سے میں اٹھا لیا اور اس
 کی گورنمنٹ سے آزادی مانگ رہا ہوں،
 الیکٹرک اور سی گورنمنٹ سے کنوں
 فیملی اس لئے کہ پالنے والے ہیں میں
 گھر رہا ہوا تھا۔ اور مجھے حال ہے کہ پالنے والے
 بھی ملن اور فلورنس کی طرح کسی
 درسیسی محکمہ کا دارالسلطنت ہو گیا
 ہو گا۔
 الیکٹرک آہ میں عذرت اٹھانے کی
 کوئی ضرورت نہیں۔
 ابھی فیریا میں اس وقت کی بات کر رہا ہوں
 جب میں گرفتار رہا تھا۔ اور جو کہ سب سے
 لے اپنے تیرہ کے لئے سلطنت اور
 کو اس لئے آزاد کیا ہے میں خیال کرتا
 ہوں کہ چھپوں اور دیکھیں باؤگس کا
 خیال اسے ملاحظہ ہو گا جن کا ارادہ تھا
 کہ اٹالیا لیا کو ایک وسیع سلطنت بنایا تھا
 الیکٹرک صاحب جس بات کا ہم ذکر کرتے
 ہو۔ خدا کے آسمانوں کا شاہ ہے
 فیملی۔ اٹالیا کو جو جس وجہ سے
 اور مختار رہے کے لئے ہی ضروری ہے
 الیکٹرک میں ہے مگر اس شکل امور میں
 ہم سے مدد کرتے کو ہمیں نام۔ مانگو گس
 نہیں چاہیے۔ یا ہماری کیا سکتا ہے
 میں کی خوراک کو وہی ہے جسے اور
 وہ دونوں میں ملتی ہے جسے ہمیں اس
 کو پڑناں مصر میں اس کے ہر اسکا کو
 مضائقہ نہیں ہاں مجھے اس کا بار معلق
 ہے۔
 گورنمنٹ۔ (کان میں) اب اسی بات پر
 لگا ہے۔
 ابھی۔ یہی سبب ہے کہ میں یہاں
 آ رہا ہوں جس میں۔ ہم نے یہاں ضروری
 مسئلہ میں میرا ہفتہ ہرچ کہا ہے اگر
 اس پر میں کامیاب ہو جاؤں۔ تو نوٹس
 کے متعلق گورنمنٹ دیتا۔ کیا آپ نخطہ ہیں
 مجھے سے کہتے ہیں اس لئے کہ
 گورنمنٹ میں ہے آپ سے کہا گیا
 الیکٹرک۔ ہم آتے جاتے ہیں۔
 گورنمنٹ فیریا کو مخاطب کر کے صاحب
 کو کہتے تم طلب کرنے ہو۔ غیر ممکن ہے
 ابھی۔ لیکن میں تم سے زیادہ رقم
 کا وعدہ کرتا ہوں۔ یعنی پچاس لاکھ
 فریک کا۔
 الیکٹرک۔ گورنمنٹ کے کان میں وہی رقم
 ہم نے میاں کی تھی
 ابھی الیکٹرک کو یہ نہ ہونے کے لئے بیا
 دیکھ کر یہ بالکل ضروری نہیں۔ کہ ہم
 دونوں میں۔ گورنمنٹ ہو۔ لو کہ ہم ہرچ
 ہیں۔
 گورنمنٹ میں ماننا ہوں۔ ہم کہا کہنا چاہتے

گرمی۔ خزانہ تجارت کرنا ہے۔
 فیروز بائے اس طبرستان پر نیا کسٹھا رہا
 کی نظر سے اس کی طرف دیکھا۔
 الہی پکڑ۔ شاہ وہ دولت مند تھا
 گوشت۔ آئینہ اس کا اب آیا اور برباد
 ہر کر یا گل پر گما
 اندہ کٹر اگر وہ دولت مند ہوگا تو وہاں
 اور ہر ایسی فیروز یا کی مہم اس
 اور یہ ہم ہو گئی وہ اپنی کوٹھڑی پر
 مہر رہا۔ اور اس کے کٹر کا آنا اس کے لئے
 اور یہ ان کو کما ماعہ شہر۔
 کسلی کلا پو انیروز۔ ہزار ہا کے تلافی
 کر دیا۔ وہ نہ تاحس بانوں کیے طلب کیا
 اسے اس بیچارے کی تہ کی بانوں کو مار
 لے اور اس کی دولت کی عوض مر آئے
 "ہاں اری جس کا اسی عادی اور مس
 یہ وہ طلب گار عوام آئے عسائیہ کرتا
 تکران زمانہ حال کہ نارسا اعلیٰ کی
 وہ وہیں تھسکر نہ تھرتھرتا کھم میں
 اور یہ انہیں کوئی خواجہ میں ہی ہوئی ہو
 ان کے دل میں ڈر نہیں۔ ان کے کام
 میں نہیں اور اس آکر سے خود ان کا
 میں خزانے کے کاغذ کو بدلا
 و کھاتے میں ساقی میں ان کا میاں کی
 کہ "تشریف۔" اس کی سر آئینہ میں
 اور خزانے کا عوام ملے۔ لیکن اچھلی
 اگر کوئی اس کی دیکھنے کی کوئی پایا نہیں

ظالم سلطنت کی ہمت سے یہ کھست علی
 ہے۔ کہ وہ اسے محالوں کو کبھی پھر ہو
 ہوئے ہیں۔ چنے۔ جسے اس کوئی رس
 در و در کھینکنا مادہ کی بدھی
 اپنے محالوں کو اور وہیں ہوئے دی۔
 دیکھتے ہی وہ ان کی ذمہ داریوں میں پوشیدہ
 ہو رہی ہے۔ اگر وہ وہاں سے روانہ ہو
 تو کبھی مارا جائے۔ سال میں چار بار
 جوتہ۔ وہاں ڈاکٹر سے بھی ادنیٰ کے نہ دل
 کو بھی ماحول ہے۔ اور وہ اس کے سپرد
 کرتا ہے۔ ان کے حال پر ان کی دوا کی کا بھی ہے
 اور اس کے اور بہتر کے لئے اسے دوا
 صدمہ ہے۔ کالنگ لکھا گیا۔
 الہی پکڑ۔ یہ ڈسٹر ایک ماحول ہو رہا
 تھا۔ آئینہ پوڑا کا رہا۔ اس کے ملاحظہ
 کیا اور اس کی سسٹم میں بدل حکم
 لکھا گیا۔
 ایلی ہسٹ۔ ڈسٹر۔ پونا مادہ۔
 کی کاٹی کا سر گرم ہو گیا۔ اس نے خود
 اتھا لے لیا بادشاہ کی آمد کے لئے بڑے
 میں خزانے کا کام لے لیا۔ اس کی نگہبانی
 اور عسائیہ میں کوئی وقفہ فریاد
 کرنا نہیں ہاں ہے
 یہ اس کا اور وہاں سے اس کا
 جس میں وہاں پہنچا کہ اس کی دیکھ کے
 کسی سسٹم حکم لکھا ہے۔ اس کے لئے لازم
 کہ یہ سسٹم کوئی نہیں سنا تھا۔ اس کے

کہوٹا لوجوان کو اب کڑی اجڑی منڈی
ہیں کہا کرتا تھا۔ نمبر ۳۳ اُس کا نام
رہا

پندہرواں باب

(نمبر ۳۳- اور نمبر ۲۷)

جسے اُن صدفی لکھا حال ہو مابہ کہو
صدفی خالوں میں شکر و موشش ہوتے ہیں
اُسے ہی ڈنڈر کا حال ہوا اُس سرنام
صاف ہے اور لکھا بسفٹا ہیں اُسکا اُمید
کچھ قدر نیٹے اور لے گیا ہی کے علم سے
کچھ کے ساتھ آغار ہوا پھر اُسے اسی لے
اُمید ہی پر ہم پیدا ہوئے لگا جس سے
کسی قدر گورنر کو یہ جہاں پیدا ہو گیا کہ
اُس کے وفاق میں خلل آئے لگا گیا ہی
کھر اُسکی خیالات کی رومل لگی۔ اور
۵۵ برسے ہیں۔ واروہ سے منت جاتا
کہ لے لگا ڈنڈر لے اُس سے انجبا کی۔
کہ اُس کو ٹھٹھی سے نکال کر اُسے کسی اور
کو ٹھٹھی بن سکا جا ویسے کیونکہ گو
اس پندہرواں سے کچھ فائدہ نہیں بھاتا
ہم ایک قسم کی سیدلی فوٹی۔ اور اس سے
کسی قدر فخر ہو سکتی ہے۔ اُس نے
انجبا کی۔ کہ اُسے ادھر ادھر پھیلنے کی اجازت
ہے۔ وہ کتا ہیں اور اورادیکہ کے۔

صرف یہ لکھا دیا۔ کہہ ہیں جو سکا الیکٹر
کی آمد سے ڈنڈر میں اُسیر لکھا ہوگی
تھی۔ اُسوقت سے یہ مارنہ بھی ڈنڈر میں
ہو گئی ہی لکھا اُسے کچھ لکھنے سے
اُس سے اس ج ۵۳ ۱۶ لکھا لکھا
۱۱ اور پچھتے گدے گئے کچھ
کی دست ہوگی
ڈنڈر۔ ابھی مسطر لکھا پہلا اسے دو ہوتا
میں رہا ہو۔ کی اُسے بھی کچھ دو ہوتے
گدے لکھے اُس نے خیال کیا۔ کہ اس لکھ
جب تک پیرس نہیں جا لگا سکا
کچھ نہیں کر سکا۔ اسے حال کچھ
اُسکا دورہ جنم ہو چکا گا۔ نو دیاں جا لگا
اس نے اُس کے شہسے کا اندازہ لے
دل میں کھڑا رہا تین چھ گدے
جو چھ چھ کا دن ماہ تک کوئی قابل
اطمینان لکھ نہ ہوا۔ اور ڈنڈر کو حال
ہوا۔ کہ اُسکے کچھ اُسے لکھا پر ہوتا
ڈنڈر اور وفاق کی دوسری فٹی۔ سال کے
اختتام پر گورنر بدل گیا۔ اُسے اور لکھ
کی گورنری مل گئی۔ اُس نے اپنے ساتھ
کئی ایک لوگوں کو لے۔ جنکے وفاق
ڈنڈر کا داروہ بھی تھا سیا گورنر آیا
شدہ ہوئے کے نام واسا شکل لکھا ال کے
لکھا اُس کے پیریا کر لے اُس نو لکھا
لکھ پر پچاس کو ٹھٹھی ہیں۔ فیدہوں
کو اُس نے لکھا پیریا لکھا تھا۔ اُس

کوئی مات مبطورہ نہ ہوئی کچھ مضائقہ نہ
سمجھ کر وہ مانگتا رہا۔ اُس نے اپنے دائرہ
سے نو لے کر عادت ڈال لی۔ گو وہ بیسویں
سویں مراج تھا۔ مگر پھر بھی کوئی آدمی
سے نو لے کے لئے اُس کے مُنہ میں زبان
بہیں تھی۔ تاہم کچھ سی ڈبٹرز اُس سے
لو لیا تھا۔ کہ وہ اُس کی آواز سنی تھی
وہ اکیلا نہ ہوتا۔ تب وہ اُس سے لو لیا
مگر اُس کی گھٹو سے اُسے ہوا پیدا ہوتا
تھا۔ قدر سے بیشتر ڈبٹر کا دل قبہ ہوا
جگہ کے خیال سے جن میں جو رادارہ
گرد اور خونی ہوئے تھے۔ کانپ جانا
دعا اب وہ جانتا تھا۔ کہ اُس کے درمیان
سے ہے۔ واروٹ کے سوا کسی اور کا تجربہ
دیکھنا اُسے نصیب نہ ہوا۔ وہ اب اُس
جگہ کے لئے جو چاریر سے لکھتے وہ
ہوتی ہے۔ آپہیں ہوتا تھا۔ کہ کچھ ہو
ملازم ہوئے تھے۔ وہ تازہ ہوا تو لیتے اور
ایک دوسرے کو دیکھتے تھے۔ اُس نے
ایک دن طریقت کی۔ کہ اُس کے پاس
کوئی ساتھی رہنے دے۔ وہ باکل
ایچا جی کیوں نہ ہو۔ واروٹ کو جہتہ
بہ نظر سے دیکھ کر سگدل ہو گیا تھا۔ ما
جم انسان تھا۔ دل میں ہمیشہ اُسے اُس
کجوت آدمی کے حال پر کس آنا تھا۔
صاحب اُس نے مسلمہ کی گداز کو
گورہ کے پاس بیان کیا۔ لکس گورہ نے

یہ خیال کیا۔ کہ ساہواری کی یہ مہنتی ہے کہ
دوسرے کے ساتھ سارن کر کے زکوہ کرے
اُس درجہ اسب کو نامعلوم کیا۔ ڈبٹر کے
س میں جس قدر رو روک تھی وہ
لگا کر بھاگ گیا۔ پھر وہ ہر کی طرف بھاگ
ہوا۔ تمام دہداری کے خیالات جو اتنی
مست ناک اُس کے پاس نہ تھے
بیک بخت اُس کے دل میں آئے تھے۔
اُس نے اُس دعاؤں کو یاد کیا۔ جو اُس کی
والدہ نے اُسے کہا تھی تھیں۔ اور سب
لکھتا اُسے بے معنی معلوم ہوئے تھے
کہو کہ افعال ہی کہ رہا ہیں دعاؤں
صرف افعال کا غور ہوتی ہیں۔ یہاں تک
کہ جب مٹی ب آتی ہے۔ لو کجبت مٹی
رہ کو اُن کے عالیشان معالی معلوم ہونے
ہیں۔ جس سے وہ خدا کے رحم کے لئے شکر
کرتا ہے۔

اس نے دعا مانگنا شروع کیا۔ اور سب آواز
سے دعا مانگنا شروع کیا۔ اور سب آواز
کوئی سروکار نہ رکھا۔ کہ کوئی سنا ہے
ماہر سنا۔ کہو کہ اُس پر ایک طرح
کی حذو بیت کی حالت طاری ہو گئی۔
اُس نے اپنی زندگی کا ہر ایک کام خدا کے آگے
میں کیا سب مانی اور ہر ایک دعا کے
بعد اُس نے وہ التجا میں اور التجا میں جو
خدا کو چھوڑ آدمی سے کہا کرتا تھا۔ اُنہیں
بیتس کیا۔ یہیں ہمارے گناہ جس جس

ہم ابھی ہمارے گہک کار ہیں۔ سستے تہنہ
 ماہ و عواں کے ڈنڈے تہنہ رہا۔
 ہمارے دل میں ایک اور کچھ خیال
 بند ہوا۔ وہ سادہ تھا۔ اور اس نے کئی
 معلوم ہائی ہیں ہی۔ اس نے اپنے فیدہ خانے
 کے کچھ تہائی میں اور اپنے خیالات سے
 اس راتوں کا شمار ہیں کر سکا تھا کہ جو
 گذر گئے ہیں۔ ان دموں کے حال سے جو
 لکے بود و بگریہ پیدا ہو کر فنا ہو گئی ہیں۔
 واقف نہیں تھا۔ اور اس ستروں کو ہا نہیں
 کر سکا تھا۔ کہ جسکا اقتہ جہم لہو کے آگے
 اسد عظیم انسان معلوم ہوتا ہے جیسے کہ
 ماویں کے اشار میں ہم دیکھتے ہیں۔ پہلا
 وہ ایسا کر سکا تھا اس کی عمر بھی کھڑکی
 تھی۔ اس کا نہ حال علم و الم سے معذور تھا
 اور امید کی نسبت کوئی نہیں تھا۔
 کہ کیا ہوگا یا کیا نہیں اس سے سحر کی
 روک تھام تھی ادنیٰ تاریکی کی نسبت وہ کیا
 سوز سہکا تھا۔ مگر وہ بھی نہیں آتی تھی۔
 کہ اسے ان مہمان سے زانی ہوئی۔ اس
 کی اواہم طبعیت ہر ماہ گشتہ پر خیال
 کر کے سے بیٹھتی اور عوس ہوتی اتنی
 محو تھی جسے نرسے میں تھا ہوا ہے
 اس کے دل میں ایک خیال تھا ہوا تھا۔ اور
 وہ کہ اس کی شادی اور اراوی بلا کسی
 کے اس سے چھٹی گئی ہے اور وہ اس
 خیال پر سوچتا تھا کہ وہ کیا آئے کسی طور

سے صبر ہیں آنا تھا
 حساب کو نہ دیکھا۔ تو اس کا غضب
 شکر کا ڈنڈے کے منہ سے ایسے نکلتا رہا
 آواز لکھ لکے کہ دار و درہ سکر بیچ تاس کا تھا
 اپنے قند خانے کی دیواروں سے ٹکڑیں ہارتا ہر
 ایک ہزار اور ہزار اسے اوپر چلے کرنا۔ اور
 کم سے کم نہ رہتا کہ وہ گھاس کھاس کا سکا
 ماچا کا تھوڑا کچھ لکھ آتا۔ یا کھوس
 ہوتا اس سے بھی نہ چھوڑتا۔ ہر وہ رط و
 و لہو شہانے اسے دیکھا ہوا اسے ہا و
 آتا۔ اس کا ہر ایک لفظ آگ کے شعلہ کی طرح
 دیوار پر لکھا ہوا اس سے معلوم ہوتا تھا۔ وہ
 کہا تھا۔ آدمی کا نہ انتہام ہے خدا کا نہیں
 نہیں ہے اس طور سے اسے مدد خانے میں
 ڈالا ہے۔ وہ ان ما معلوم لکھ دینے
 والوں کو ہاستا سخت عذاب میں جو اس
 کی فوضہ مہمانہ سوچا ڈالنا۔ اور اسے عر
 کھنی سوچنا کیونکہ عذاب کے لہر و دھناتی
 ہے۔ اور موت کے بعد اگر آرام نہیں ر
 ایسی بہکوسنی لوٹوسوس ہوتی ہے جو
 موت سے شاد ہے۔

اس خیال پر پہنچا تھا کہ موت باعث
 آرام ہے۔ اس کے خدا دوست کے لئے
 موت کے سوا اور کوئی خور و خزانہ کفری
 چاہیے وہ خود کئی ہر سوچے لگا۔ وہ کیا
 ہی کھینچتا ہوا ہے جو کھینچتا ہے
 ہو کر ان ہمالہ میں ہنسا ہوا ہے

ریا دہ مٹس ہوا ابی ہا، یانی کہ حوسا راسہ
 کھا بہت کم کھا نا کھا، رکھا بہت کم
 سوسے افراسی رسیدگی کو اس نے حال
 برہ اسنے کھیا، کیونکہ اس نے اچکھا
 کہ جب اسکا دل چاہے گا وہ اسے پڑے
 کپڑے کی طرح انا دھینگا اسے ترے
 کے لئے وہ درخت، راصل سے ایک سو
 نہ کہ وہ اپنے رومال کو لے لے میں ڈال کر مای
 سے لشک سکنا ہوا اور دوسرا یہ کہ پوکا
 رکھا اپنی بند کالی کا فائدہ کر سکنا ہوا
 لیکن لٹکا کر جان دیا، سے اس کا
 دل کر اسٹ کر مافقا، تا کو کو ڈاکو ڈکا
 بڑا خطرہ، تا کر مافقا، چہا رکے بھی ہو
 لٹکائے جاتے ہیں، وہ ایسی موت فرما
 نہیں چاہتا ہوا، جب نامی کا نشان تھا
 اس نے فقو کو، سے سے جانا دے کا
 ارادہ کیا، اور اس، اس ارادے
 یہ کار سدا، قرنا ہار، الگ لگے
 دو سو سے سال کے اہتمام، اسے دفنا
 کا کہ تھی سار بار، رکھا، ڈنڈے لکھا
 میں دے کی اس، مافقا، اور اسے
 فرے کا طریق تھی، سر کر رہا ہوا اور
 اسے ارادہ نہ کر، یہ پڑ کر اس نے
 کے لئے دم کھائی تھی، اس نے سوچا تھا
 کہ جب میرا جسم کا کھانا آنا کوگا
 تو میں مائی میں، سے اسے دیکھا دیا
 گو دنگا، مہر، مہر، چکا کر

سے نہیں کھا ہوا، وہ اپنی مافقا،
 دفعہ دین میں جب اسکا کھانا آنا
 لکھا ڈال، اول تو خوشی سے پھر
 سے اور آج اسکیس سے اس کی فہم
 کے سوا اور کوئی ناٹ نہیں، جو اسے
 ناٹ بریل کرے کے لئے آمادہ کرتی میں
 سے ایک دفعہ وہ رستہ راجا چار ہوا، کہ
 فریبا ایک گئے ٹکٹس سے، کالی کو تھو
 میں یکے سے رکھا، اور اس نے جیسے پڑ
 اور چلی ہوئی چلی اور باسی روٹی کی طرح
 ناک لٹکائے رکھی، یہ رنگ کی آہری کو
 بھی، چوکی بھی اس کے ارادے کو
 کر لینی تھی، اس طرح اسے حد، آ رہا
 معلوم ہوتا، اور اس کی آمد میں کم ہوا
 نظر اس، وہ ابھی لوچاں تھا اس کی
 سرچسپیں پچسپیں کی تھی، ابھی کہ سے
 کم اس کی جانٹیں میں کی، مٹس، تا
 ہو، کہ اس نے بھی، سدا کو
 سے کہ اس کے دھارے کا رہا،
 جاوے، اور وہ آرا د ہوا وہ
 سوکھ اس سے اپنے، کہ طرح وہ
 اٹھا ہوا، جس کے کھالے، اس نے لکھا
 کر دیا تھا، لیکن اسے ابھی قسم اور
 اس نے لکھا، چہ مشہ میں نہ ڈال، اس نے
 یہاں تک اصرار کیا، کہ اس میں اٹھے
 کی فوسا ہو تھی، مائی ری، دو سو
 اس سکنا تھا،

ڈرا کہ وہ سب سہار ہے، اس طور سے دل معلوم ہو کہ خدا سے اس پر رحم کیا ہے۔
گمراہ اور ایسا حد تک کہ وہی اناویر اور چکا وازا سے پہنچی ہے کہ نا چھٹے
طاری ہوتی معلوم ہوئی اس کے بعد سے اس سے ہر وہ سہار اس کے دوسروں
میں ہو کھل جلی جی ہوئی تھی۔ اور اس سے میں سے کوئی جن کی اس سے وہ سہار تھا
نکلیا، سے رہی تھی سار ہوئی تھی۔ کرتا تھا۔ اس فاصلے کو کم کرنے کے لئے
اس حالتی رہی تھی۔ جب وہ آنکھیں بند ہو ان کے درمیان عامل تھا کر شمس
کر مافیا۔ کو بنار دل رو سے سہارا اس کر رہا تھا۔
کی آنکھوں کے ساتھ سے چکی ہوئی معلوم نہیں نہیں، شک سے اسے وہ سہارا لگا تھا
ہوئی تھی۔ شمس کے گرد کا باغوں میں اور یہ سہارا الہیوں میں سے ہے اس
رشت کے وقت سے چلتے گویا یہ آواز تھا ہو گی۔ جو ہونا کے شمس آتی ہے۔
کی بھی موت گنتے ہیں، تھی نہیں آواز تھا آتی تھی۔ قریباً بین گنتے تھے، سوار اس
رشت کے لئے اسے اپنی حد تک سے دل اس لئے کھٹ کھٹ کہہ رہی تھی، سوار اس سے کوئی
کھٹ کھٹ کی آواز تھی جس کے ساتھ چرگ تھی تھی اور مائل عالم سہارا
وہ لٹا ہوا تھا۔

اتفاق کہ وہ خدا سے ملا۔ میں نے
کے کہہ سوتا ان کے شر سے اس کی آنکھوں
پہنچا کھٹا کر لی تھی، لیکن آواز تھی کے
سہارا اس کے ہوا تھا، رہا گئے تھے
بادہ اور سہارا سے اناوہ تھا تھی
اپنی حد تک سے سہارا لگا دیا اور کان
کھا کر سہارا۔ دلوں میں سہارا کی تھی سہارا
تھی اور اس سے معلوم ہوا تھا۔ کہ کوئی
تھی جس سے کی کیا دلوں۔ سہارا
نکلا رہا ہے۔
گودہ کر رہا تھا تھا تاہم اس کے دل
میں یہ خیال ہو کر رہی یوں کے دلوں اس
آواز کا ہے سہارا۔ اور اس سے اس کے

حاجہ کر دیا اور اس طور سے اُمید کی
اُس کر کے جو اُس کے وقت آخری کی
ماہِ سلسلِ حق زائل کر دیا۔ اور وہ
اُس کے پاس آسکا کھانا لایا اور ہاتھ
اور ہر ایک بات اُس سے کر کے لگا۔ ابی
ہو راک کی خواہش نامہ صرف دھانے کی تھی
کہ کھائے اور نہ کھا بہت کرنے اور نوحہ
پوٹنے کی معافی مانگنے اور اُس کے منگ کر
سے جو اُس کے لئے کچھ سو رہا اور سفید
روٹی لا دیا۔ معذرت کرنی شروع کی
خوش قسمتی سے اُس نے نہ سوجھا۔ کہ
ڈنٹ لے ہو جس سے۔ اور اُس کی خوراک
میر پر رکھ کر چلا گیا۔ ادب منڈ لے کان
لگا سے اور آوازِ رما دہ صاف صاف
اُس کے کان میں آئے لگی۔

اُس نے حال کیا اور کئی رکب نہیں
ہو سکتا۔ اور کئی منبر ہی تھا اگر کسی کو سنبھل
کر رہا ہے۔ اچانک ایک اور خیال نے
اُس کے دلی میں اُگھٹا۔ اور اُسے
ابھر اٹھایا۔ تو دلی کو اُس کی پہچانی
ابھر دھندل گئی۔ اور خیالِ بے بسی اُس کے
دلی میں اُگھٹا۔ اور اُسے کہہ دیا کہ اُس کا دل
کہ سب سے پہلے اُس کا کہیں پاس نہ تھا
کہی رہا تھا۔

اُس نے کہا کہ اُس کا دل
اُس کے دل میں تھا۔ اور اُس کا
دل اُس کے دل میں تھا۔ اور اُس کا

کبھی وہ خیال کرتا تھا۔ کہ یہ بات نہ ہو۔ کہ
اُس کے نو آمد میں خلی پیدا ہو۔ اور اُس
اسفندہ رشتہ دار پہنچے۔ کہ جس کی تلافی
کرنی ناگہان ہو۔ اور وہ عین اُس کا داغ
اسفندہ گزرد ہو گیا تھا کہ وہ اسفندہ گزرد
کو کسی طرف سے صحت مند نہ ہو کر سکتا تھا
اس بات کا یقین کرنے کے لئے صرف
وہ ایک سو فیصد نظر آیا۔ اُس نے اپنی
آنکھوں کو اُس شخص کی طرف چاروں طرف سے
کے پاس لایا تھا۔ پھر اُس کا دیکھ کر اُس
اُس کی طرف گیا۔ اور اُسے اپنے منہ کی
طرف اُٹھایا۔ اور نہ اس حشر سے اُس
بی ہوا اُس نے اکثر یہ بات بھی سنی تھی۔
کہ وہ لوگ حکما جہاز تیار ہوئے کہ ہوتا
ہے۔ اور اُس کے بہت زیادہ کھا کر
جاتے ہیں۔ اور اُس نے اُس سے اُس روٹی
کو بہت بہت پیڑی تھی۔ رکھ دیا۔ اپنی چار
یا پانچ چھٹا۔ اور صرف کے خیال کو لپیٹ
آپ سے وہ رکھا۔ اُسے پھر محسوس ہوا۔
کہ اُس کا خیال بہت چھٹا ہوئے۔ اُس کے پاس
وہ خیال کر سکتا تھا اور اُس کی وجہ سے
کہ وہ پھر نہ کھا اُس کے لئے اُس نے
یہ کہا کہ۔ کہ اُس سے سوری جیہ تھا۔ اور
کہ اُس نے اُس کو کھا کر لپیٹ لیا۔ تو چھٹا

اُس نے کہا کہ اُس کا دل
اُس کے دل میں تھا۔ اور اُس کا
دل اُس کے دل میں تھا۔ اور اُس کا

کسوں کھٹ کھٹا تھا ہے۔ لیکن چونکہ گورنر
نے اسے حکم دیا ہوا تھا۔ وہ پھر کام کرنا شروع
کر دینگا۔

مخلاف اس کے اگر کوئی فیہدی ہے
تو اس شور سے گھبرا جائیگا۔ وہ سوچا بیٹا
اور حسد کیا کہ وہ سوز رہے۔ اسکا کام
شروع نہیں کر سکا۔

ایٹا ہنٹل پھر اٹھا۔ اسوقت اس کی
ٹانگوں میں کوئی جنبش نہ آئی۔ نہ اس
کی کہوں کے آگے مار بکی ہووار ہوئی۔ وہ
اپنی کوٹھڑی کے کونے کی طرف گیا۔ ایک
پھر نکلا اور اس کے ساتھ اس دیوار
کو دھک کھٹا لے گا۔ جہاں سے نور آتا
تھا۔ اس سے تین دفعہ کھٹ کھٹا۔
پہلی دفعہ کھٹ کھٹا پہلی دفعہ آواز بند
ہو گئی۔ کہ گویا سچو ہو گیا۔

ایٹا ہنٹل نے غور سے سننا۔ ایک
دفعہ گواہ دیکھ رہے۔ دیوار سے کوئی
آواز نہ آئی۔ بالکل عالم سسٹان
ہوا۔

اس وقت سے بہتر ایٹا ہنٹل نے چند
نہایت زنی کے کھٹا۔ اور پانی پیا۔
چند بار گویا جی کے ساتھ پھر چکا
سہارا اور بلا کسی قسم کی آواز کے
راستہ آئی۔ مگر آواز شروع نہ
ہوئی۔

ایٹا ہنٹل (خوشی سے) کوئی قہدی

ہو گا۔ رات بالکل خاموشی میں گزر گئی
ایٹا ہنٹل کی آنکھ نہ لگی۔

صبح کے وقت آواز سے بھر پور
اور ہوا کا ایک لے لایا۔ اس پر
دین کا کھانا کھا۔ اس نے اسے پی
کھا۔ اور کال دنگ کر آوار ہوا۔
اپنی کوٹھڑی میں باہر آدھ پھٹتا رہا۔

اور تا کی س رات کو بلاتا رہا۔ اور اس
دور میں سے زور و ہوا تھم تھم
کرتا رہا۔ اور اس طور سے اسے نہیں
اپنی آئینہ تمام کے لئے تیار کرنا شروع
کے کھٹ کھٹ کھٹ اس نے پھر کان لگا لئے
کہ آیا آواز آئی ہے۔ کہ نہیں۔ وہ صری
کی احتیاط سے پھر ہو گیا۔ اسے جہاں
ہیں ہوتا تھا۔ کہ اس قہدی کے دل میں
جی آزادی کی گیس قدر تھا پھر پھٹی

دن دن گزر رہے۔ اس کا بھگت وہ
گھٹے اور بے وسعہ آسمان ہوا معلوم
ہوا۔ آخر کار ایک دن شام کو وارو
آخری وقت اس رات اس کے پیچھے
کے لئے آیا۔ ڈیڑھ گھنٹے معلوم کیا۔ کہ
اس کا ایک نام معلوم ہی حرکت پھرتوں
میں معلوم ہوتی ہے۔ ایٹا ہنٹل
سے دور سے ہنست آتا۔ اسے خیالات
کو غصہ کرنے کے لئے کوٹھڑی میں دوسرے
آدھ پھٹا۔ اور دیوار سے پھر کان

دیکھا گئے۔ اس میں کچھ شک نہ تھا
کہ دیوار کے ساتھ کوئی حرکت ہو رہی تھی
میں نے اس کو جھٹکا۔ معلوم ہو گیا تھا اور اس
وہ زخمی سے کام کر رہا تھا اس وقت کو
معلوم کر کے اہل اس وقت سے اس اہل کا
مستحق کشت کو اور اس کے ساتھ ساتھ
کی۔ اس نے اپنی چارپائی کو ہٹایا۔ اور کہی
لگا۔ کہ آبا کوئی ایسی چیز ملتی ہے۔ یا نہیں
کہ جس سے پتہ نہ کھڑچ کر کوئی چھوڑے گی
اسی جگہ سے لکھا ہے اس سے کوئی چیز نہ
دیکھی۔ اس کے پاس نہ کوئی چھڑا اور نہ
کوئی تیر تھپا رہا تھا۔ اس کی کھڑکی کی پرانی
لوہی کی ٹھیں۔ اور اس نے ہار ہا نہیں
آزماد کہہ رہا تھا۔ کہ وہ بیسن نہیں کہا
سنگی ٹھیں۔ اس کی کوٹری میں جو کچھ رہا
تھا۔ ایک چارپائی۔ ایک کرسی۔ ایک
میر اور ایک کورہ چارپائی ہیں۔ وہ
کے چارپائی سے لکھی ہوئے تھے۔
اور انہیں اس وقت کے لئے بیکش کی فورت
تھی۔ ہنر اور کرسی سے کچھ ہنس لگا تھا
فورت کو صرف ایک خیال پیدا ہوا اور
وہ یہ تھا کہ وہ کورہ کو فورت سے اور اس کے
سہ لکھی سے دیوار کو کھینچے گی کوٹش
کرے۔ اس نے کورہ کو فورت سے پھٹا
اور اس کے لکھی سے ہو گئے۔
فورت نے دو تین لکھی سے اپنی چارپائی
میں چھپا لئے۔ اور باقی فرشتے ہنر

کو سے کاٹ لیا نہ بہرہ بردار نے کھینچ لیا
قدرتی امر تھا اہل اس وقت کام اس کا کام
کر رہا تھا۔ کورہ کو اس سے بڑھ کر
میں ہو سکتا تھا۔ اور جلدی اس کے معلوم
ہو گیا۔ کہ وہ لکھی کو فورت سے لکھی کر
کھینچا ہوگا۔ اس وقت اس سے وہ ہنس لگا
اور اس کا نظریہ تھا
اس کا ہر وہ چھپنے والی کی ہاں سے
ہو آواز آتی تھی۔ فورت نے وہ دیکھ لیا
اور وہ اندھا پانہ فورت سے اس سے کہا۔
کورہ پانی کے پتے کے فورت سے اس کے ہاں
کر گیا۔ اور وہ کورہ کو ہار ہا اور اس کے
لکھی گیا۔ اور اس سے فورت سے پتے لکھی
کے ہاں سے کی کچھ پتہ نہ کی وہ جلدی
و اس سے ہاں سے لکھی سے نہ لکھی کر گیا
پتہ نہ لکھی اور ہلا گیا
فورت سے ہاں سے لکھی سے پتہ نہ لکھی
سے وہ کورہ لکھی سے نہ لکھی کر گیا
اس کے یا کورہ کی اس وقت ہاں سے نہ لکھی
اور پھر ہلا کی اس وقت اس سے نہ لکھی
وہ کھینچ رہا تھا۔ پتہ نہ معلوم کہا۔ کہ
گرتا۔ وہی وہ کام کر رہا تھا۔ اس
کچھ نہیں ہر کھینچا کھینچا چاہتا تھا
اور وہ پتہ نہ لکھی سے نہ لکھی سے نہ لکھی
تھا۔ یہی پتہ نہ لکھی سے نہ لکھی سے نہ لکھی
کچھ ہاں سے نہ لکھی سے نہ لکھی سے نہ لکھی
فورت سے اس کی ہاں سے نہ لکھی سے نہ لکھی

ڈسٹریکٹ میں رہتی تھی کہ چھوڑ جاؤ۔ مگر باجیرو پر
کا کھانا لایا گئے اس وقت اس سے ملنا یہ سورا
اس سے لیا آیا کہ کونکہ اس طرح اس سے لے کر
پھر چلے گئے کیونکہ اس سے وہ نہ گیا۔ اور وہ نہ
چھوڑ گیا۔

بیلوں کے

دارو سے بہت غم ہوا کہ یہ خالص کروچی
جو پہلے ہم سے کونہ توڑا ہے جو ہم سے چھوڑ
رکائی دلائی اگر کام قدری ہتھاری طرح
کرے گا کہ ہاں۔ تو اس سے کوئی کمال کرے
بیلوں کے

ڈسٹریکٹ میں رہتی تھی کہ چھوڑ جاؤ۔ مگر باجیرو پر
کا کھانا لایا گئے اس وقت اس سے ملنا یہ سورا
اس سے لیا آیا کہ کونکہ اس طرح اس سے لے کر
پھر چلے گئے کیونکہ اس سے وہ نہ گیا۔ اور وہ نہ
چھوڑ گیا۔

ڈسٹریکٹ میں رہتی تھی کہ چھوڑ جاؤ۔ مگر باجیرو پر
کا کھانا لایا گئے اس وقت اس سے ملنا یہ سورا
اس سے لیا آیا کہ کونکہ اس طرح اس سے لے کر
پھر چلے گئے کیونکہ اس سے وہ نہ گیا۔ اور وہ نہ
چھوڑ گیا۔

ڈسٹریکٹ میں رہتی تھی کہ چھوڑ جاؤ۔ مگر باجیرو پر
کا کھانا لایا گئے اس وقت اس سے ملنا یہ سورا
اس سے لیا آیا کہ کونکہ اس طرح اس سے لے کر
پھر چلے گئے کیونکہ اس سے وہ نہ گیا۔ اور وہ نہ
چھوڑ گیا۔

ڈسٹریکٹ میں رہتی تھی کہ چھوڑ جاؤ۔ مگر باجیرو پر
کا کھانا لایا گئے اس وقت اس سے ملنا یہ سورا
اس سے لیا آیا کہ کونکہ اس طرح اس سے لے کر
پھر چلے گئے کیونکہ اس سے وہ نہ گیا۔ اور وہ نہ
چھوڑ گیا۔

ڈسٹریکٹ میں رہتی تھی کہ چھوڑ جاؤ۔ مگر باجیرو پر
کا کھانا لایا گئے اس وقت اس سے ملنا یہ سورا
اس سے لیا آیا کہ کونکہ اس طرح اس سے لے کر
پھر چلے گئے کیونکہ اس سے وہ نہ گیا۔ اور وہ نہ
چھوڑ گیا۔

ڈسٹریکٹ میں رہتی تھی کہ چھوڑ جاؤ۔ مگر باجیرو پر
کا کھانا لایا گئے اس وقت اس سے ملنا یہ سورا
اس سے لیا آیا کہ کونکہ اس طرح اس سے لے کر
پھر چلے گئے کیونکہ اس سے وہ نہ گیا۔ اور وہ نہ
چھوڑ گیا۔

ڈنڈن۔ میں اسی عمر میں ہوا تھا کیونکہ یہ ہے
میں بہار قید ہوا تھا۔ مجھے وہاں کا حساب
مادہوں میں ہر روز اس معلوم ہے کہ جب
میں گرفتار ہوا تھا اُس وقت بڑی عمر تھی
میں کی تھی۔ اور میری گرفتاری کی تاریخ ۲۸
دو مئی ۱۸۵۷ء ہے۔

آواز۔ (ٹوٹا ہوا چوڑے) تو ابھی چھپس
چھپس کی بھی ہتھاری عمر نہیں اسی عمر
میں کوئی دعا بار نہیں ہو سکتا؟

ڈنڈن۔ آہ! میں نہیں میں بھروسہ نہیں
دلا ہوں اگر وہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے

لیکن میں ہتھاری ہوا نہیں ہمارے لگا لوگ
آواز۔ تم نے اچھا نہیں کیا۔ کہ خرچہ سے گھساؤ

کر کے منہ کی۔ میں نو مزد نہیں کھڑ کر
ایک اور بھجور کر کے لگا تھا مگر ہتھاری عمر

مجھے لیتا ہوا ہے میں نہیں درمکوست
ہیں کرونگا اس کا کوئی

ڈنڈن۔ کہہ،
آواز۔ حسب موقعہ آئیگا میں تمہیں اشارہ

کرونگا
ڈنڈن۔ لیکن تم نے مجھے چھوڑنا نہیں چھوڑ

یاس آنا مانتے اپنے پاس آئے دنیا ہم
ہر ایک نکلیں گے۔ اور اگر نہ ہو سکا۔ تو باتیں

کر سیکے۔ تم نے اُنکی جس سے تپہ نہیں ہے۔
اور میں اُن کی مانس کرونگا۔ جن سے مجھے

کیا تم کو کسی سے محبت ہوگی؟
آواز۔ نہیں میں جو یا میں نہ ہا ہوں

ڈنڈن۔ تو پھر تم مجھ سے محبت کرو گے۔ اگر
تم لو ہاں ہو تو میں نہ ہاں اس بھی ہو جاؤنگا

اگر تم شرسے ہو تو ہتھاری عمر ہر ایک باپ سے
جس کی عمر ۷۰ سال کی ہوگی خدا جانے اب

تک وہ زندہ ہے یا نہیں مجھے صرف اُس
سے اور ایک لوہاں لڑکی ہر ایک ٹوٹے

عقبہ ہے مجھے یقین ہے۔ میرا باب مجھے
فراموش نہیں کریگا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں

کہ اُس لڑکی کو مجھ سے محبت رہی ہے کہ
نہیں۔ میں تم سے ایسی محبت کرونگا۔ جسے

مجھے اپنے باب سے تھی؟
آواز۔ خوب کل

میں لعل کو اُس سے اس قدر درد دیکھ
کہا۔ کہ اُن کی دعا اُس سے ہر واقع ہو گئی

ڈنڈن۔ اُن کی لڑکیوں کو ہاتھ اٹھا
یہ چھوڑا دیا اور بالسترو دیوار سے لگا

لیا۔ پھر وہ دوسری کے خیالوں میں مہر و شا
ہوا۔ کہو کہ اس سے خیال کیا اس سے تپہ نہیں

رہونگا۔ یا شاید آزاد ہی نصیب ہوگی۔
مگر کم سے کم ایسا تو ہوا کہ ایک ساتھی بنا گیا۔

اگر میں کوئی ساتھی مل جاوے۔ تو آخری
رہیانی ہے۔

راشہ لعل ڈنڈن اپنی کوٹھڑی میں اور
پچھلے اہلکار نے کبھی وہ اپنے سب ترسے پر لٹ

جانا۔ اور اپنا ماتھ بیٹھ کر رکھتا۔ دراصل
آواز ہونی جو جسٹس دروازے کی طرف

چھپتا۔ ایک دو دو اُس کے دل میں بیوی

حیاں آیا کہ اس نا معلوم سے جا ہی نہ پاس کے
حسرت بہت ہو گئی تھی پھر اُس کے دل میں حرارت
ہوئی۔ اُس نے کہا۔ کہ اگر داروغہ میرے روبرو
کو نہا کر اُس سوراخ کو دیکھے گا۔ لوگوں سے
کے ٹکڑے سے ایسے تئیں ہلاک کر دے گا کہ
مرنے لگا دے گا۔ مگر اُس معزز اور آوار سے اُس
لورہ ہو اہوں۔

شام کے وقت داروغہ آیا ڈنڈا اپنے
سسرے پر تھا۔ اُسے معلوم ہوا تھا کہ اس
طور سے اُس سوراخ کی وہ خوب محاطت
کر سکتا ہے۔ واقعی اُس کی صورت سی عجوبہ
نہیں دکھائی دینا تھا۔ کیونکہ داروغہ نے کہا
کیا تم بھر دیوانہ ہوئے گئے ہو۔ ڈنڈا نے جواب
دیا وہ ڈنڈا تھا کہ انسان ہو اُس کی
طرز آوار سے کہہ رہا تھا ہر ماورے داروغہ
سربلاتا ہوا چلا گیا۔ ڈنڈا کو اُس بدلتی کہ
اُس کے چھپا رہے سے اُس کا ساقی فائدہ
اُٹھا سکا۔ مگر اُس کی غلطی تھی وہ سسرے
دینا چاہی اُس سے ایسا نہ ہو دیوار ہمارے
اُس سے نہیں دفعہ لائق کی درگاہ تھا
وہ اسے گفتگوں کے نکل کر مٹ گیا۔

ڈنڈا نے کہا تم ہو، میں مرجہ وچوہا
آواز کیا داروغہ چلا گیا؟
ڈنڈا نے اُن شام تک وہ نہیں آئے گا میں
بارہ گھنٹے کی مہلت ہے؟
آوار لاہر میں کام کر سکتا ہوں؟
ڈنڈا۔ آہ آہ سو وقت میں تم سے مست

کرنا چوں؟
ایک خط میں رہ گئے جہاں ڈنڈا نے دو
ماہ قید سے سہارا لگا ہوا تھا۔ چل گئی
وہ پیچھے ہٹ گیا۔ کچھ دیر اور تھر گئے
اور اس سوراخ میں چاہتے جو اُس
جو دیوانہ تھی۔ پھر اُس سوراخ کے دریاں
سے جس کی گہرائی نا پشنا نا ممکن تھا۔ اقل
ایک سہ اور آخر ایک آدمی اُس کی کوٹھری
میں آسانی سے کود آیا ہو

سولہواں باب (اٹلی کا فانیل)

اُس دوسرے کی طرف حقیقت کہ جس کی
اس قدر رہتا تھا۔ نہایت خوش سے اُسے
آر رہی تھی۔ ڈنڈا نے تاک کی طرف سے
گیا تاکہ اکی کی سوراخ سے کسی قدر جو
رہتا تھا۔ اُس سے ایسا نہ ہو دیوار ہمارے
اُس سے نہیں دفعہ لائق کی درگاہ تھا
وہ اسے گفتگوں کے نکل کر مٹ گیا۔
ڈنڈا نے کہا تم ہو، میں مرجہ وچوہا
آواز کیا داروغہ چلا گیا؟
ڈنڈا نے اُن شام تک وہ نہیں آئے گا میں
بارہ گھنٹے کی مہلت ہے؟
آوار لاہر میں کام کر سکتا ہوں؟
ڈنڈا۔ آہ آہ سو وقت میں تم سے مست

اُس کے چہرے سے علامت عجز نمایاں

سہیلی نے فرمایا

ڈیٹار گا اہل، تو معلوم ہے کہ میں اپنا
ایک لہن ہوں۔

انجینیئر نے کہہ دیا تھا

ٹائیڈ۔ اور ہم نے یہ کہہ کر سچا سچا سٹاٹس
کے کہے تم یہاں اس کے

انجینیئر ٹاٹا پتھاری کو ٹھہری اور میری
میں فرما کرنا حاصلہ ہے بدستوری سے میں نے

د سے یہاں کھو آتے کو نکال دیا لقمہ کر
سکائی کہ لقمے سے یہاں اس اور یہیں

وہاں سے حاصلہ ہے کہ وہاں سے یہاں سے
کام کرنا پڑا ہے د اگلیں۔ ہم سے کہہ

سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

اور اسے کہو دے کے لے لو کئی سال چا

کہو دے میں یہ مراد ہے اس طرح سے

گورنر کے گھر کے تھے سہیلے۔ اور اگر ہم اس
طرح سے کام کرنا شروع کریں تو پتہ چلے

یہ ہو گا کہ ہم انکے اور شیدہ جاسے کی کوہن
میں ہاں ہو چکیں گے۔ یہاں سے یہاں سے

ہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
معلوم ہے یہاں سے ذرا پتہ رو۔ یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

سے دوار کے ساتھ لگایا اور دولہا کو
دوار کے۔ وہ اچھی جیسے ڈنٹر بھی تاک
اُس کو ٹھہری کے سر سے ہی جاسا تھا۔ اچھی
پھرتی سے حکو اُسکی ٹمر کے آدمیوں سے
امید بند ہی کسکی تھی۔ اٹھلا۔ اور گکھری
کی طرح ڈنٹر کے پچیلے ہوئے ٹاکٹوں
کی طرف چڑھ گیا۔ اور اُس ہی اُس کے
کہ درہوں پر اور پھر ٹیٹھا ہو کر کہو کہ اُس
کو ٹھہری کی صحبت کے ساتھ وہ سبھا
نہیں ہو سکتا تھا۔ اُس نے اُس ناکی
کی اوپر کی سچ پیرا چھی طرح سے ماہر
دیکھنے کے لئے سر گھسٹ لیا۔

اور پھر ایک ہی لحظہ کے بعد اُس نے اٹھا
سرٹھا لک کہا۔ ”جیسے ابھی ہی امید تھی اور
ڈنٹر کے کندھوں سے کہ جسکے مار وہ پھرتی
سے مہر سے رہیں پڑ گیا۔

ڈنٹیز فکر سے وہ الفاظ قلم سے
کیوں کہے؟“

شا قیدی پہلے تو کچھ نہ جھنے لگا۔ مگر آخر
اُس نے کہا۔ ”اب ابھی ہی؟“ مگر اُس
کو ٹھہری کی نہ جاننا، ایک کشادہ قسم
کہ سڑ کی طرف، کھائی کی دیوار، جہاں
رونگہ گزری ابھی ہے۔ اور سٹنٹری کا
ساتھ پیرہ دیا کر لے میں؟“

ڈنٹیز کہا میں اسکا لہس کلی ہے
اچھی ہے۔ یہ کہ میں نے رہا ہی کو ٹیٹھا
اور اُس کا سہارو، کہ سٹنٹری کو چھوڑا

دیکھا۔ جس سے میں نے اُس سے ہریت
ہل ہی اندر کر لیا کیوں کہ چھوڑ دیا کہ
اُس نہ ہو۔ وہ چھوڑ دیکھ لے۔
ڈنٹیز۔ تو بھر؟“

اچھی۔ تو نہ دیکھتے ہو تمہاری کوٹھڑی
سے آزاد ہونے کی کوئی راہ نہیں؟“
ڈنٹیز۔ تو بھر۔؟“

اچھی؟ پھر جیسے ہر کی مرھی“ اور
جب اُس نے نہ کہا۔ اُس کے منہ پر
پر علامتات حزن و ملال ظاہر ہوئے۔
ڈنٹیز۔ اُس شخص کی طرف جس نے دانائی
سے فضا کے ایک اپنا سر جم کر دیا دیکھنا

رہا۔
ڈنٹیز۔ آہ کارہا کے لئے چھو بناؤ کنز
م ہو کوں چھو ایسا دانا کبھی زندگی بھر
نہ ملا۔

اچھی؟ بڑی خوشی سے اگر دفعی تمہیں
اُس شخص کی نسبت دربارہ تاکر لے کا سوتا
معاذ ہو ماہی جو کسی طور سے اس نہیں
دروہاں دیکھتا۔ تو شکا تا ہوں؟“

ڈنٹیز۔ اُس نے کہو۔ تم اپنے دل کی قوت
سے میری تسلی اور تسلی کر سکتے ہو۔ مہربانی
کر کے چھو تاؤ۔ تم کو کون ہو؟“

اچھی؟ تم نے تم سے نہنا اور یہ کہتے
لگا۔ سٹنٹیز نام ایسے فیلر ہے۔ اور
ہر اس جگہ سٹنٹیز سے قند ہوں۔ اس سے
میں تمہیں سہاں قلعہ فیلڈ شال میں قید

چکا ہوں سالانہ میں پیٹل ہاٹس
واقعہ فرانس میں ہنس پیل ہوا۔ اُن وقت
مجھے معلوم ہوا کہ فریڈلین کی وہ آرزو
جسے ہر کوئی چاہتا تھا کہ پوری ہو۔ برائی
اُس کے بٹا ہوا۔ اور گہوارے میں بھی اُسکا
نام شاہ اوماد رکھا گیا یہ بدلہ تم
نے بان کیا ہے۔ اُس کی جتنی ہرگز بہت
ہنس تھی۔ ایسی چار برس کے بعد عظیم
انتہاں طاقت خاک میں لچائی گئی۔ تو اُس
وقت فرانس میں کوئی حکمران نہ رہا
ثانی ۹۱

ڈنبار۔ ہنس لوئس ہنس وٹم
اجنبی لوئس شاہ وٹم کا بھائی
ہاکی راہیں کسی بناری ہیں کہ عظیم
اور پوشیدہ بھید کے لئے اُس وقت کو
آیا۔ کہ اُس شخص کو جو سزا سزا ملنی
حاصل کی۔ خوار و ذلیل کر دے۔ اور اُسے
تص کو جو خاک و ذلت میں گرا دھا۔ اور
سزات پر سزا فرار کر دے ۹۲
اُس کے مصائب سننے اور اُن کے مصائب
پر سوچتے ہوئے اُسے پرستان خاطر دیکھا
نور ہونے انکس منگ اُس کی طرف
دیکھنے لگا۔

اجنبی ۹۳ لیکن انگلستان میں بھی
آب ہی ہوا۔ پچاس سالوں اول کے بعد
کمر مول کی ماری آئی کو ہوا کے بعد
پچاس سالوں وٹم ہا۔ ۹۴

اور اُس کے بعد چیمپس وٹم اور
اُسکا جانشین اُسکا اور کوئی رستہ ہوا
ہوا۔ اور پھر اُس نے ڈیٹر کی طرف ہوا
وٹائی ہری لڑیے دیکھ کر کہا آہ
دست بہ وہ ندر اور مطالب ہنس۔
جن سے قوم آزاد ہوئی ہے جو کچھ میں
کہتا ہوں۔ اُسکی طرف کان نہ لگائے دیکھو۔
م لوہان ہو۔ اور میری صداقت نہیں
صلدی معلوم ہوگی۔ ابھی ہی حالہ
فرانس کی ہوگی۔ میں کہتا ہوں تم
اُسے بچیم خود دیکھو گے ۹۵

ڈنبار اگر مدعا لے سے نکلا ہوا ہو
عالم دیکھ لو گناہ
فایزیا۔ وٹم ہی ہم قدری ہیں لیکن
اسبان کو کبھی بھی میں قبول نہا ہوا
اور بعض وقت اسکا بھی نہا ہے۔ کہ
میں حال ہی حال میں اپنے تئیں ان
دیواروں سے باہر دیکھتا ہوں۔ اور
اپنے تئیں آزاد مانا ہوں ۹۶
وٹم نہ یہاں کیوں ہو۔

عالم ۹۷ کیونکہ میں نے مشاعرہ میں
وہی خوب سوتی تھی جس پر پیلین نے
سالانہ میں عمل کرنا چاہا۔ اور ٹیپول
کی طرح اطالیہ کا یوٹیکل مطلع صاف
کرنا چاہا۔ اور سچا۔ ۹۸
ریار تیں میں اور کوئی کمر وٹم عالم
اُس پر حکم اس ہو نہ لے اگہ ہری رور

اور ہر دو محنت شرسے شرسے پھروں کو اٹھاتا
اور دور کر دینے میں اس نے اٹھائی ہے اُسے
میں جانتا ہوں کہی دس اسیے لافاصل کاموں
میں میں نے پسر کر دینے اگر رات نکاس میں
بہشتی مہر جو انار لسا تو اُسے شرا صیصہ سمجھا۔
اور حیاں کہا کہ میں نے اپنی محنت کی مزہ دیکھا
مہر مائی پھر مٹی اور گڑھ سے دھیرہ کو چھپاتا
رہا میں سے ایک بار پینے کی طرف راستہ نہا
کے لئے اور اسی محنت کو کوس میں ڈالنے
کے لئے مہر ہوا۔ لیکن اسد وہ کوسوں سال
بھر گستاہ اور میں حال کرتا ہوں۔ کہ اگر مٹی
بھر مٹی اُس میں ڈالی جائیگی تو یکڑا جادو لگا
ابن بات پر حیاں کہہ دے کہ میں سمجھتا تھا
کہ میں کو کچھ میں سے کرنا تھا سو کر لیا اور
شرسے دیکھش اور جس سے اس میں ہوں
دھرو نہ پھا تھا۔ اور اسودت کہ بچو کا صاحب
ہوئے کی اُس مٹی میں دیکھا ہوں کہ بچو کا
اسد میں بالکل فنا کہ میں میں گتیں اب
میں کہتا ہوں کہ خدا کی مہر کے ہوا پلو
کی میں لہو کو مستش نہیں کرو لگا۔ اور
اُسکی رضا میں لاشی رہے لگا۔
وہ اپنی سہ اس سر پہ چھکا دیا تاکہ اسکا
ساتھی پر نہ رہے کہ اُس کی محنت لافاصل
تا ہوا جو نے میرا سے کوئی نہ بچ و لگا ہنر
ہوئی لیکن جب مقب میں وہ لوگوں ان وقت
لگا۔ کیونکہ وہ حیاں کرنا تھا کہ اگر آزادی
نقصیت نہ ہو۔ تو نہ ہی دشت نہائی ہو

رحمان علی

قابو یا۔ ڈمب کی چار بائی پر گیا۔ اور دیش
خیالات میں مستغرق ہو کر ہیران و پش
کھڑا رہا۔ بھاگنے کا ایک دفعہ بھی اُس کے
دل میں حیاں پیدا نہ ہوا۔ وہ فقی بعض
باتیں اسی ہیں جو اسی نامکون معلوم ہوتی
ہیں کہ ایک کھیل کے لئے دل اُن پر جیتا
ہیں چاس فیٹ نہ ہیں کھونا۔ اولی
محنت میں تین سال حیرت کہنا کہ اگر میں
میں کامیابی ملتی ہو تو وہ ہے۔ وہ اُسے کرنا
پر ہونچا دے کہ جس کے بچے ہند نہ رہا ہی
پچاس ساٹھ فیٹ کی بلند دی سے کودا
اور پھر اسانہ کا حیرت دل میں ہونا کہ
ساوا چٹان سے لگا کر ٹکڑے ٹکڑے نہ
پوھا دل اور سیاہیوں کی گودیوں میں رک
لکنا اور ہر حسابان شکلات پر غائب
آنا ملد پھر کسلا سے پہنچے کے لئے کہ اسے
کمر میں سل کا فاصلہ سرے ہوئے کے لئے کرنا
وہ فناک شکلات نہیں کہ ڈسٹر کے کھی اپنی
تجربہ پر حیاں ہی نہیں کہا تھا بلکہ ہی آتہ
مرحہ وہا تھا سکں ایک پوتہ ہے آدمی کو
دیکھ کر جو اپنی زندگی سے اسطہ ہمایہ کرتا
معا اُس کے خیالات میں نئے سرے جوش
نیا ہوا اُس کے شاہے ایک شعیفہ اور
کمزور شخص کی مثال ہی جس کے اُسی بچہ
احرار کی بھی کہ اگر اُس میں حساب سے نہ
تہ نہ ملتی نہ ہوتی تو وہ کاما نہ گیا ہوتا

وہ گام کام آنا نہ پرت اٹھا وہ
 لو حال آدمی مہربانی کر کے ورا کاں لگا کر
 میں اس وقت بے حال کسا کہ میرے
 لاکھوں شی کیسا کام صا در نہ ہو جاوے
 مطلق کی ناراضا مری کا عاف ہو ماس
 لئے کہ ایک لئے گہاہ ہی کو آنا کرنا ہارنا
 ہوں وہ جس سے حرم نہیں کسا وہ رہ کر
 کے حکم کے لابی نہیں
 ڈالنے سے لپٹ ہے کیا تم سے لپٹ
 ہمال کو ملا ہے کسا جس وقت سے تم
 مجھے ملے جو اس وقت سے نہ لائی کے کام کو
 ہر ناد کہ رہا ہے۔

وہ گام کام آنا نہ پرت اٹھا وہ
 لو حال آدمی مہربانی کر کے ورا کاں لگا کر
 میں اس وقت بے حال کسا کہ میرے
 لاکھوں شی کیسا کام صا در نہ ہو جاوے
 مطلق کی ناراضا مری کا عاف ہو ماس
 لئے کہ ایک لئے گہاہ ہی کو آنا کرنا ہارنا
 ہوں وہ جس سے حرم نہیں کسا وہ رہ کر
 کے حکم کے لابی نہیں
 ڈالنے سے لپٹ ہے کیا تم سے لپٹ
 ہمال کو ملا ہے کسا جس وقت سے تم
 مجھے ملے جو اس وقت سے نہ لائی کے کام کو
 ہر ناد کہ رہا ہے۔

خاربا ہیں میں مصور ہار ہونا ہی ہیں
 جا ہا ہار تنکا ہار ہار کزنا کزنا ہار
 کہ میں واقعا ہار کسا کہ ہار ہار
 آہ ہار ہار ہار ہار ہار ہار ہار
 کزنا ہار ہار کزنا گشا ہار ہار ہار
 اک ہار ہار ہار ہار ہار ہار ہار

خاربا ہیں میں مصور ہار ہونا ہی ہیں
 جا ہا ہار تنکا ہار ہار کزنا کزنا ہار
 کہ میں واقعا ہار کسا کہ ہار ہار
 آہ ہار ہار ہار ہار ہار ہار ہار
 کزنا ہار ہار کزنا گشا ہار ہار ہار
 اک ہار ہار ہار ہار ہار ہار ہار

سب ہیں
 ڈنڈا کسا ممکن ہے کہ حب نہیں تھا
 ملی ہو اور کوئی پیر تہا ری سہڑو ہو
 تو تم آہستہ آہستہ سے دور ہو
 قیام رہا ہے چنانچہ کس بات نے تہا
 ر کسا ہے کہ کسا چار پائی سے کسا کسا

سب ہیں
 ڈنڈا کسا ممکن ہے کہ حب نہیں تھا
 ملی ہو اور کوئی پیر تہا ری سہڑو ہو
 تو تم آہستہ آہستہ سے دور ہو
 قیام رہا ہے چنانچہ کس بات نے تہا
 ر کسا ہے کہ کسا چار پائی سے کسا کسا

وہ دیکھ چکا میں ذکر کر رہا ہوں اُس کا نام ہے۔ "رسلہ" مارہ تمام اطالیہ کی ایک رملہ کے شاعر کے افسانوں میں "چسکی" ایک شری قطعہ کی لمبی چوڑی کتاب میں ملتی ہے۔

ڈنٹن۔ اور ہم نے یہ سب کچھ کس پر کیا ہے؟
واہیا۔ اپنی دو مضمونوں میں سے ایک اس مضمون پر کیا ہے کہ جسے کثرت پر لکھنا اُس افسانہ ہے۔ جسے کہ کا عدد ڈنٹن۔ تو پھر کہا کر ہوئے۔

واہیا۔ کسی درمیان بوسہ کو جاننا ہوں
چسکیس کا عالی دوست تھا۔

ڈنٹن۔ لیکن اسی تفسیر کے لئے کتاب کی ضرورت ہوئی ہے کیا تمہارے پاس کوئی ہے۔

واہیا۔ روم میں میرے کپڑے ڈالنے میں

لیکن اگر آپ کو اس بار شہر کے افسانہ

جو اس کے ایک سو پچاس سال میں

اسات کو چارویں۔ یہ کام غلام سے اپنی ہوکتی

ہے۔ تاکہ ہم اسے اپنی باتوں کی حیرت ہو

ہے۔ جس سے واضح ہے۔ اس کے بارے میں ضروری

ہے۔ میں نے اس کا سوچا ہے اس کے مطالعہ

میں میں سال بھر کے یہاں تک کہ وہ چھ

رہنما ہوا ہو گئیں میں جس میں وہ تھا

میں تھا۔ جو حلقہ کے درسی ان کی طرف

لو کہ یہ ہے۔ جس کی سبب ایسی تمام

ہوئے گئے۔ مگر یہ میری سس نظر رکھ رہی

میں۔ میں نہیں وہ سب سرور میں سنا
سکا ہوں۔ اور کچھ اور میں سے مسہور
کساوں کے نام ہے۔

ڈنٹن۔ اس کتاب کو ترجمہ کے لئے ضرور
تم مختلف زبانوں پر چاوی ہو گئے۔

واہیا۔ ہاں میں یاخ رہا میں مرد و حال
ہاں میں چھ مضمون ہیں۔ فرانسیسی۔

اطالیہ انگریزی ہسپانیہ۔ عدم
یونانی کی مدد سے میں نے حال ہی کی کوئی

سکھائی۔ جیسی میری آروہ ہے۔ جسے
میں نے لول نہیں سکا۔ لیکن میں اس کے

حصول کو مستحسن کر رہا ہوں۔

ڈنٹن۔ حصول کی کوشش کر رہا ہوں۔
نہ کیسے؟

واہیا۔ کیوں جو اس کے آئے ہیں۔ میں نے

اس کی تعارفی اور اسے خوب مر

کر لیا۔ اس کے ایک حصہ کے ایسے حوالہ

کے ذریعے نظر کر کے شروع کیے چھ مضمون

اس کے بارے میں لکھا ہے۔ جس کا حوالہ اس

ہر ہے۔ گو میں دانا ہوں۔ کہ اور

لغویں میں لاکھ لاکھ الفاظ ہیں۔ جسے

اس میں کمال کی نوامید ہیں۔ لیکن میں

اسی ہے کہ ایسا مافی الضمیر کے درجہ

ظاہر کر سکوں گا۔ اس کی بات چھ ماہ پہلے

ڈنٹن۔ کو یہ بعینہ چاہا۔ اور وہ

خبر کر کے لگا کر آیا لاکھ چھ ماہ

کہ اسے یہ شراعتوں و العادہ قدیم

دیکھتا ہے پھر بھی نہ اُس قدر کے انسانی سطح
کے برابر سے لانے کے لئے اُس نے کہا
لو کہہ دو تمہارے پاس میں تمہیں بتاؤں
تھیں۔ وہ سمجھے وہ نصیحتیں نہ کرے
وہ کہہ رہا ہے۔ کیسے کہی۔

وہ دیکھتا ہے میں نے بہت عمدہ فلمیں بنائیں
مجھے اُس قدر۔ اگر لوگوں میں اُن کا علم نہیں
گا تو وہ انہیں سوجھ دینگے۔ ہم ہمارے
ہو کہ کسے شری شری سب سے پہلے لکھو
وہ میں کھانے کے لئے ملا کرتی ہوں
اِس جو پہلے کے سروں کی کڑی تہی رکھ
لیسا ہوں۔ تم اُس جوتی کا تصور کر کے
جو ملکہ جوتی اور ہمہ کی آمد سے پہلے ہوا
کرتی تھی کیونکہ اِس دونوں نے اِسی جوتی
کے دھیرے سے ٹکرائے کا ورہہ بنایا

نہا۔ کیونکہ ہم کسی ہنس کے ہاں
متناسد اُس کے سیانے کرتا ہوں کہ اُنہی
خفتن سے لئے رہا ہی ماحول تھی اِس
آرام ہی ہوں گدے اُن کی سہ
حیال کہ اُن کے حال کو دیکھو اِس دما
تو اِس اور۔ دوا تیری لہ کا دور ہوا

آسا دیا اور جو ہمارے اِسے اُن کا دیا ہوا
وہ مجھے ادا ہوا وہیں رہا ادا ہوا
وہ دیکھتا ہے کی کوٹھڑی میں ٹھوکر میں ہوا
یا اِس گھر بیچ کر لکھ کر اہوں
خضار۔ لیکن ہمارے لکھنے کے لئے نہ
اُسے کم۔ لکھنے کے لئے نہ

دیکھتا ہے۔ اُس کی نسبت بھی میں نہیں تھا
پہلے مری کرٹھڑی میں ایک چوہا تھا لکھ
ستر اِس نے میں اُس کا آیا مری سے وہ
مدھنا۔ لکھ ہے۔ کہ بہت سالوں کا وہ
کام میں آتا رہا ہو۔ کیونکہ اِسی تک ساہی
اُس سے پہلے لگی تھی ہے۔ اُس۔ ہا ہی
کہ انار کے دن و شراب میرے لئے آبا
کرتی تھی بھل کر لیا کرنا تھا۔ اور میں نہیں
یقین دلانا ہوں۔ کہ بہت عمدہ سہا ہی سن
جاتی تھی۔ بہت عمدہ ورنہ واقعات کے لئے میں
کہی۔ لکھت تو وہ ساروں کرتی ہا ہے۔ مری
پوی ایک انگلی سے ہوں دکھانا۔ اور تو کم کو
مہیا کر کے کے لئے ہوں سے لکھا
دما ہا راچی ہا ہے میں نہیں دکھانا
سکسا ہوں۔

لو جو اب ناہی سہی
وہ لکھتا ہے نوخیز مری سے پیچم او اِس کے
لکھ۔ وہ میں دوز راست میں بھول
میں ہوں اِس دلی ہا ہے اہو گدا۔
وہ اِس کے اچھے پیچہ تھا

سروان باب

(دیکھ ایک کوٹھڑی)

آرہن دوز راستے میں سے آسانی
میں کہ اِس میں وہ سب نہیں کھڑے

ہو سکیے تھے۔ دوسرے اسے مراد سے کی بری
طرح، گئے جس سے فارما کی کوٹھڑی کو
زائسہ چاٹا تھا۔ اُس طرف سے سوراخ
بہشت ساگ اور سکل سے ایک آدمی تھا
ماؤں کے نکل کھسکے اُس میں۔ بچا سکر ہوا
فارما کی کوٹھڑی کا سر۔ نر پتھروں والا
تھا اور فبریاے وہ کام جسے زائسہ
اختتام دینے دیکھتا تھا۔ تارک گشتوں
ایک شرا پتھر کھڑا کر کے سر انجام کیا تھا۔
جب وہ اپنے دوست کی کوٹھڑی میں
داخل ہوا۔ نوٹ مارتے یہاں تک تھے، ان
حیرانی سے ان سے کہ اس کو دیکھ کر دے
جلدی سے لڑکی۔

وہ دیا اپنی بڑا دوسرا ہے۔ کوٹھڑیوں
رکھتا ہے۔ وہ سب سے پہلی سو مارا
سے ہیں۔ اُس کے اُس کے پیر پیر اور سچا
ہو کر دیکھ لگا۔ کوٹھڑی گھڑی کا
میں رکھی ہوئی یہ میں سے اُس کے
کھٹکے طور سے وقت پہلانا۔

فارما۔ اس کے لیے طرف دیکھ۔ وہ بری
کوٹھڑی میں آ رہی ہے۔ اور پھر ان سطور
کی طرف نظر ڈالو۔ وہ میں نے دیکھا ہے
کھو دی ہوئی ہیں۔ ان سطور کے درمیان
سے جو زمین کی ٹنگی حرکت سے ملتا
رکتی ہیں۔ اور نیز اس شکل پر مبنی
ہو سوراخ کے گرد اسکی۔ اس سے
میں گھڑی کی اس سے، مادہ تھا

وہ سلا سکا ہوں۔ اور وہ تو حرکت
کرتے کرتے حباب ہو گئی۔ اور نگہانی
ہے۔ مگر سورج اور زمین اسے مفرور
راہوں سے کبھی بدلتے ہیں
ہو کر کایاں شکر ڈھلے سٹشدر
ہر گیارہ سے نو صرف اتنا معلوم تھا کہ
سورج مشرق سے پڑھتا۔ اور سورج
میں ہا طرف باہر ہے۔ اور وہ حرکت
کرتا ہے۔ زمین حرکت نہیں کرتی۔
اُس کے کی دنگی حرکت میں وہ
خود دیا، رکھتا تھا اور جو اسے نکل
ہو گیا، میں میں ہوتی تھی۔ اُسے نکل
نہر مکر معلوم ہوتا تھا۔ لیکن چونکہ
انہی انہی اُس سے اپنے ساتھی کے
اسا اس کے عالم میں سمجھ جائے تھے
اس لیے جو کچھ اسکی میں سے نکلتا تھا۔
علم کے تمام اس سے اسے معور مانا تھا۔
اور یہ تھا کہ ان عجائبات کا اسے طور
سے سمجھو۔ کہ گے اس اور گولکٹ
کے سر ہاں نے اہل درمزد دشت
دیکھے
ٹھکانے اسے اور وہ وہ ایجا دیا
دھلائے جسکی اسے سہا
کہا تھا میں نہیں دیکھنے کے لیے
صلر ہو رہا ہے۔
ہوا رہا۔ کہ کرنا اور ایک دیکھتے
ہوئے۔ لپٹ کی طرح ہا کر دیا کی

مرد سے ایک لہجہ اٹھا نا جو واقعی اسی کام کے لئے کام آنا کرنا تھا اس کے اپنے بڑبڑا کر کہتا تھا اور اس میں وہ اشارتی ہوئی صندھ کا ڈبیل کے ماس اس نے ذکر کیا تھا

فانریا : اور کیا دیکھنا چاہتے ہو؟
ڈاکٹر : اطالیہ کی سلطنت کے بارے میں تمہاری تعریف

فانریا : بے اسوفت کپڑے کھاؤ وینٹن ملند سے لکھا ہے آپ اس کا دوست رکھا ہوا تھا چھ ماس کے کاغذ کی نہ موم کے صندھوں میں ہوتی ہے یہ کپڑے ٹکڑوں میں مسمیے ان کا عرصہ چار اچس اور ہول اٹھارہ اچس تھا ان سے نہایت اشتیاق کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ اور ابھی ہم کی سے ان سے لکھا تھا کہ ڈبیلز اسانی سے شرمہ سکنا تھا۔ اور اس کا مطلب سمجھ سکتا تھا وہ سب شرمہ اطالی میں تھی۔ اور وہ کہ وہ ہر اول سے کا ماسدہ تھا۔ اس زبان کو جانتا تھا

فانریا : دیکھو دیکھنا فہم ہو گئی ہے۔ ایک ہی گڈرا کہ اس کے آری صندھ میں نے فہم نہ لکھا ہے۔ اس کام کے لئے میں نے اسی دو صندھیں بھاری ہیں۔ اور جس در و وال دس بنا ہوا ہے۔ اور پھر جا کر ان میں فہم لکھا ہے

اگر میں آؤں۔ اور کوئی ملبع یا کاٹھا کا مالک بنے مل جاوے۔ جو اس کی اس کی حواس کرے۔ اور ماسدہ وہاں سے کبھی نہیں ملے گا۔

ڈبیلز خوف اب مجھے وہ فلم دکھائیں جن سے تم نے یہ سب کچھ لکھا ہے

فانریا : دیکھو اور وہ جان کو ایک ملبی ہی جبر دکھلا کر جو قریب چھ اچس کے ملبی بھی اور رگساری کے قریب سے دیکھ کر رگساری بھی۔ اس کے سر سے وہ کریڈیٹ جکا اس نے پہلے ڈبیلز سے ذکر کیا تھا ملبی ہی اے لو کہار ساما ہوا تھا اور اس کے سر سے کوئی طرح کی نگاہ کیا ہوا تھا ڈبیلز نے بہت فہم لکھ کر لکھے ہوئے اسے ملاحظہ کیا۔ اور پھر اس اور رگساری طرف دیکھ کر لکھا جس سے اس کی ابھی عہدہ صورت نہائی گئی تھی۔

فانریا : اور میں دیکھتا ہوں تم تعجب کر رہے ہو۔ کہاں سے چاقو ملا تو کہا تم نہیں تعجب کر رہے۔ میں اخرا کر رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ وہ کبھی میں نے مکمل کیا ہے اس سب میں میری دماغی اس کے لئے رستہ رستہ حریج ہوئے۔ میرے لئے اسے اور اس جاکو کو ایک ہڑا سے لکھا ہے کی لکڑی سے بنا ہوا تھا تو اس سے سر سے کی طرح پہن تھا۔ اور وہ سر سے لکھا ہے دو ہڈی کے۔ وہ فہم کا بھی کام دے سکتا ہے اور

جادو کا بھی

ڈسٹر۔ بے اُن مخالف اسرار کو جادو سے
دیکھائی گئیں۔ ویسے ہی یہ جادوگر دیکھا

جو مارسلابز کی دوکانوں میں عجایب

اور مارادورا جونی سمندر کے جہان سے

مخالف سوداگر انہیں لانا کرے دیکھا تھا

فیریا سبھی کی سبب لوگوں کے تم سے

دکھایا ہے کہ کسے اس سے اوسے بنایا

جب کبھی ایک صوفی شری ہے۔ بیا لیکر آتا

ہوں

ڈسٹر ایک اور باب سے جو جیہ

کر رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کسے بنا

روشنی کے ابن مام جیہوں کو نم سے سر

احام کیا ہے۔

فیریا۔ سارا لوں کو بھی کام کرتا رہا۔

ڈسٹر۔ گباہا کے لئے بہاری آنکھیں

تلی کی سی ہیں کہ تم راس کو دیکھ کے ہو

فیریا۔ تلی کی سی نہیں مگر خدا تعالیٰ نے

انہیں کو خود پر عقل سے ممتاز کیا ہے جس

وہ کام لے سکتا ہے جس سے اپنے لئے پوری

روشنی تیار کر لی تھی۔ جسے تم دیکھتے ہو۔

کہ تلی رکھی ہے

ڈسٹر۔ بس خدا کے لئے چھپے ہی ساؤ

فیریا۔ جو گوشہ چھپتا تھا۔ اس کی چوٹی

کو من خدا کرتا تھا۔ اور اس سے مل کا

کام لیتا تھا۔ وہ دیکھو میرا چراغ ہے

یہ کہہ کر فیریا نے اسے ایک چراغ دکھایا

جو اُن پہنوا۔ یہ اس کا نام تھا۔ اور یہ

میں استعمال کیا کرے ہیں

ڈسٹر لیکن تم اس پر روش کیسے کیا کرے

ہو

فیریا ایک حقیقی سہنہ

ہوئے گئے گئے گئے گئے گئے

ڈسٹر اور تمہاری دماغی

فیریا۔ میں انہیں آسانی سے بیا کر لیا

کرتا تھا۔ میں نے بہانہ کیا۔ کہ میرے جسم

پر بھیسی نکلی ہوئی ہیں اور کچھ گندم

مانگی۔ جو مجھے فوراً مل گئی ڈسٹر نے اُس

صوفی کو جادو سے دیکھنے کے لئے ملی تھیں

میرے آسانی سے رکھ دیا۔ اور اسے سر کو

سے ہر ڈاکٹر کا ہو گیا۔ وہ اپنے سے

دوسرے کی عقل پر سوچتا تھا اور بچہ

میں عطر رہا ہو رہا تھا۔

فیریا۔ تم نے ابھی تک شب کچھ نہیں

دیکھا۔ کیونکہ میں نے اسے عقلمندی بنایا

کہ کما کما سے تمام حراؤں کو ایک ہی جگہ

میں پوشیدہ رکھوں اور اسے بیا کر

اور پھر دیکھا کہ میں نے اور کما کچھ

کما ہوا ہے

ڈسٹر نے اس شخص کو حراؤں کا آواز دیکھا

میں اُس کی امداد کی۔ فیریا نے اُس کے

اٹھائے ہمارے کے سانات کو جو حرکت کر رہے تھے

لئے کچھ رکھ رکھ دی۔ اور اسے دوسرے

جگہ کے ساتھ لکساں راہ کے لیے اُس پر

جوت یاؤں ملا اور پھر اپنی چار پائی کی طرف
جا کر اُس نے اُسے اُس فکر سے جہاں وہ
تھی بٹا چار پائی کے سر کے نیچے اور اُسے
چھتر سے لٹکی کے ساتھ ڈھانپنے ہوئے کہ
کیسی کے دل میں شبہ تک نہ گذرے ایک
کھنکھوتی ہوئی تھک لکلی اُس جگہ میں ایک
رسی کی لگنی تھی جسکی لمبائی پچیس مس فٹ
ہوگی ڈھانچے کے جوت ٹومہ سے اُسے ڈھانچہ
کسا اور اسے لوہے کے سرد استہ کر لکلی
خوب مضبوط پایا۔

ڈھانچہ۔ اس کا ایک کام کے سر انجام کیلئے
کس سے تھیں مہالے ہم ہو گیا
وہاں پہلے سوئے یہ سے لکلی سے بٹا
میں سے لکلی کی چھتوں کو بھارا اور اپنی
چار پائی کے سرور کی چادروں کے
دھانگے کھولے اور اسوقت جبکہ بیل شٹر لپ
میں ماوراک سے لکھا۔ نہ کام سر احام
کرا۔ جب میں اس قلعہ میں آیا۔ تو میں
اُن بکروں اور چادروں کے دھانگوں کا
بروہنہ کر کے لے آیا۔ میں یہاں پر اس
کام کو میں نے مکمل کر دیا

ڈھانچہ۔ کیا یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ تمہاری چڑھ
سے دھانگے لٹکے ہوئے ہیں

چند رہا۔ ہیں کو کہ جب میں نے اُن
دھانگوں کو ہاتھ سے درکار تھے۔ نکال لیا۔
تو پھر میں نے اُس جگہ کو دیکھنے کا دیکھا
نہا دیا۔

ڈھانچہ کس چیز سے؟

چند رہا۔ اُس سوئی سے۔ اور اپنے پتے سے
کچھ دوسرے ایک لمبی تنز سروالی پہلی کے
سر کی بڑی جس میں دھانگے کے لئے ناکا لکھی
ماہو لکھا۔ اور جو کسی قدر اُس میں اسبیلی
لکھا۔ ڈھانچہ کو لکھ کر دکھلائی۔ اور کہ ایک
لکھ مہر سے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اُن
لوہے کی سلاحوں کو اُن کی جگہ سے ہٹا دوں
اور اس ناک کے راستے سے لکھ چاؤں۔ تم
دیکھتے ہو۔ یہ ناک تمہارے سے ذرا آگے تھی
اور اگر میں چاہتا۔ تو اُسے اوکڑا دے کر کٹا
نکھتا۔ لکھ میں نے خیال کیا۔ کہ اس سے ہر
انہی حالت ہوگی کہ اندر دلی اھاٹہ میں ہا
ہو چوگا۔ اور چونکہ نہ جو بڑے سے اور لکھ
سے لکھی۔ اس لئے میں نے اُسے بالکل
ہو چوگا۔ نہ ہم اس لگنی کو میں نے اچھا
سے اُن نا بدہ موصوفوں کے لئے رکھ چوگا
سے لکھی سبب ابھی میں سے م سے دکر
کھا لکھی موقعہ ہا قہ ہی لکھ چا کر تا ہے
جب وہ اُس لگنی کو نہایت قوم سے دیکھ
رکھا تھا۔ تو اُس کے دل میں یہ خیال بڑے
جوش سے پیدا ہوا۔ کہ اُس عقلمند راہ ر
وہاں شخص تھا کہ چار پائی۔ اُس کی مہال
کے تارک خانوں میں نظر دورانی سے
دیکھے۔ تو وہ اسبیل کے قابل ہوگا۔ کہ
اُس راز کو ظاہر کرے دے۔ جبکہ اُس کے
ساتھ لکھی تھا۔ اور جبہ اُس نے سمجھے کی

ہے فائدہ کو سنسنز کی فنی۔

فابریا۔ اسے سامھی کو جو مختصر سے غلطوں
دیکھ کر اور سکڑے ہوئے (تم کھا خیال کر رہے
ہو۔

ڈمیٹیز۔ اول تو میں بہ خیال کر رہا تھا۔
کہ اس کمال درجے کے کمال رہ چکے کے
لئے تم سے شری دانائی اور قابلیت حیرت
کی ہوگی۔ جب تم نے فیڈ میں ہونے یہ
کمال حاصل کیا۔ تو اگر تم آزاد ہو سکتے
تو کیا کیا نہ کر سکتے۔

فابریا۔ میرے کچھ نہ کر سکتا۔ آراوی
میں میلو داغ بیوقوفی کے انجرات سے بڑ
رہنا اسانی غفل کی نہ کے معلوم کرنے کے
لئے مہاسب اور نکالیف اور حشرات کی
ایسی شری ضرورت ہے۔ جیسے مار دو کو گانگ
لگنے کے لئے دواؤ درکار ہو ماسے۔ قدر سے
موسے دل کی کام قابلیتیں بکھا کٹھی ہو
گئیں۔ اور بسبب نگرانی کے تم جانتے
جو۔ بادلوں سے علی لکھتی ہے۔ پہلی سے
رکھتی پیدا ہوتی ہے۔ اور خواہ ہم کتنی
ہی تار بیک میں ہوں منور ہو جائے
میں۔

ڈمیٹیز۔ افسوس نہیں میں نہیں جانتا
کہ بہ ماہیں اس قدر ترتیب سے پیدا
ہوئی ہیں۔ آہ میں کبسا جاہل ہوں اور
واقعی نہیں اس علم کے لئے جو بہ حاصل
ہے۔ مبارک ہو۔

فابریا۔ سکڑا یا اور کیسے لگا۔ سہا کے ہر سے
تقریباً کوئے کے ابھی تم نے اکیس اور خیال
کا اظہار کیا تھا
ڈمیٹیز۔ ہاں۔

فابریا۔ م نے ابھی صرف مجھے ایک ستایا؟
اور بھی سناؤ۔
ڈمیٹیز۔ وہ یہ تھا کہ جب ہم اپنی زندگی
کے واقعات مجھ سے بیان کر رہے تھے
میری زندگی کے حالات سے بالکل ناواقف
تھے۔

فابریا۔ میرے دو جوان دوست مہاری زندگی
اُسے طور سے سر نہیں چڑھی۔ کہ اس میں
واقعات علی ظہور پذیر ہوئے تھے
ڈمیٹیز۔ واقعات علیہ اس میں کیا ظہور
ہوئے ہیں۔ قدر سے میں نہ سمجھ رہی
میں۔ میں ہر کو نو اس ماس کا الزام
میں لگاتا کہ اس نے ایک لے گناہ اور
عربیہ کو مہاسب میں ان نکالیف میں
لکھ لکھ سے ضرور لکھ کرنا ہوں جس۔ کہ
ہاتھوں مجھے ان کام لگنا دے کہ
فابریا۔ تو پھر اس قدر کی بات
اقرار کرتے ہو جس کا ہمیں الزام لگایا
ڈمیٹیز۔ اہ اور اس کی میں اپنی دو
عزیز خالوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ ابھی
اپنے مایہ اور ہر لکھتی ہوگی۔

فابریا۔ (اُس پر ہنس) ہلکے کو مدد
اسی حال میں اس پر کھ کاکر آؤ

کے لئے ایک روک ہوا ہے ایک چھوٹی
میں راب لکھ کر، اسے تک جسے وارث کو
اسکا اقرار دیا گیا ہو اس میں سے اس کی
آرور روکتا ہے اب بادشاہ کی دنا سے
کے وقت اسکا وارث دعویٰ رہا ہے
جو چھوٹی کا مالک مرہاتا ہے۔ اور اس کا
وارث بھی اموجود ہوتا ہے۔ اور چھوٹی
کو اپنے حصہ میں لانا ہے۔ وہ چھوٹی
اس کی ملکیت ہوتی ہے۔ اور وہ اسے
بادشاہ کے خقب کے مساوی ہوتی ہے۔
ایک شخص اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ تک اس
میں ایک سے معاشرتی زندگی کا رکھنا
اور اس کے ارد گرد نواید کی چھوٹی دنیا کھنی
ہوتی ہے جس میں جو مستی لسانی اور اور
بشری ہر ہونے میں ایک ہم ہتھاری دیا
کی طرف متوجہ ہوئے ہیں ہم کہتے ہیں۔ ہم کہتے
کے جہاں برکتاں ہوئے ہیں۔

ڈمٹن۔ مان۔

فایو۔ ایک نوجوان اور عورت لڑکی
سے شادی کر لے واسے بھی تھے

ڈمٹن۔ ٹھیک

فایو۔ اس کا کوئی اسکا ہوا ہے۔ اور اس کا
کئی نکسل میں رہا ہوئے سے کوئی فائدہ
یہ پوچھ سکتا تھا۔ ایک اول یہ امر لے کر
چاہیے۔ کہ وہ عورت کے جہاں کا کہنا ہے
سے ہمیں رکھے کے لئے فائدہ ہو گیا
ہاں ہم کہتے ہیں۔

ڈمٹن میں ہیں یقین کرتا۔ کہ اسی
ہو۔ جو عورتا جہاں یہ کوئی پس کرتا تھا
اور اگر طاحوں سے کپتان کے متوجہ کرے
کے لئے کوئی مات ہوتی۔ تو چھوٹی یقین تھا
کہ جسے ہی وہ ترجیح دے۔ ان میں صرف
ایک ہے جس کا جسے چھوٹی نے نہ صرف
کو عورتا سے اس سے میری لڑائی
ہوتی تھی۔ اور میں نے اسے لڑائی کے
لئے بھی لایا تھا۔ لیکن اس نے انکار
کے۔

فایو۔ اس خوب مات کرے لے اس
آدمی کا کیا نام تھا

ڈمٹن۔ ڈبگل۔

فایو۔ اس کا عہدہ جہاں میں کیا تھا
ڈمٹن۔ وہ جہاں کا مشعل تھا۔

فایو۔ اگر ہم کہاں ہوتے تو کما تو اسے
اس کی جگہ پر نہ دیتے؟

ڈمٹن۔ اگر میرا احساں ہوتا۔ تو میں اسے

نہ رہتے دیا کیونکہ اس کے حساب میں نہ
غلطیاں ہوا کرتی تھیں۔

فایو۔ جب اب مجھے یہ نہاؤ کہ جب

کسان دنیا کا سب سے آخری دفنا میں کرتے
تو کما کوئی ایسے پاس موجود تھا

ڈمٹن۔ نہیں ہم نہا تھے۔

فایو۔ اس کا ہتھاری گھس کوئی شس سکتا
ڈمٹن۔ مگر نہ۔ کہو کہ کوٹھڑی کا دروازہ
کہلا تھا اور ٹھہرنا۔ اس کا چھوٹا ماد آیا

فابریا۔ جو حسبِ عہدہ ہمارے گئے ہر ایک
آدمی کو معلوم تھا۔ کہ تمہارے لائق ہیں
ڈسٹریکٹ۔ سٹک وہ دیکھ سکتے تھے

فابریا۔ کہا ڈسٹریکٹس ہی
ڈسٹریکٹ۔ ہاں وہ بھی

فابریا۔ اب میری بات سنو۔ اور اسی واقعہ
کو خوب اچھی طرح سے یاد کرو۔ کیا تمہیں
وہ الفاظ یاد نہیں جنہیں تمہاری خدمت
عدالت کو ضرور لگتی۔

ڈسٹریکٹ۔ اے۔ ہاں میں نے اسے میں مار
ٹیرھا۔ اور وہ الفاظ میری نوک ریاں پر ہیں
فابریا۔ اوہیں سناؤ۔

ڈسٹریکٹ۔ ذرا ٹھہر گیا گو یا کہ وہ ایسے خیالات
کو پیش کر رہا تھا۔ ہر اس نے کہا اس کے
الفاظ یہ ہیں

”محشر میں عدالت کو ملک و مریض کے
چرخہ کی طرف سے بہ اطلاع دیتی تھی
کہ ایک شخص سی ایئرمنڈ ڈسٹریکٹ کا عہدہ
چار پرکریان سے بچے ہی نیپیل اور پورٹو
ویچ سے ہو کر تھنا کے آج آ رہا ہے۔ اور
غاصب کیلئے میوٹلٹ نے اسے ایک
سط نفوں کیساتھ۔ اور پھر نونا یارٹ
کی جماعت کی طرف وہ ایک خط لایا ہے
اوسکے حرم کا ثبوت اوسکے ہوا گزشتہ کیلئے
جائے سے مل سکتا ہے۔ اور وہ خط یا نوٹ
نام سے ملے گا۔ اس کے نام کے گھر سے
یا ہر عورت کی ہمارے کو ٹھہری سے فابریا کے

کستان لکھن شہزادہ کے لئے پاکٹ بچے دو
رہا تھا تو ڈسٹریکٹس پاس سے گزر رہا
تھا۔“

فابریا۔ ٹھیک ہم دوسرے دن پہلے ہی
میں جب تم حرمہ البان میں ٹھہرے۔ تو کیا
تم کسی آدمی کو اپنے ساتھ لے گئے
ڈسٹریکٹ۔ کسی کو بھی نہیں۔

فابریا۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کسی شخص نے
تم سے وہ پاکٹ لیا۔ اور اس کے عوض
تمہیں ایک خط دیا۔

ڈسٹریکٹ۔ ہاں سبب یہ ہے مجھے دیا۔
فابریا۔ اور اس خط کو تم نے کیا کیا۔
ڈسٹریکٹ۔ میں نے اسے اسی پاکٹ میں
رکھ لیا۔

فابریا۔ تو تمہاری پاکٹ تک تمہارے پاس
مقی۔ اب کسی پاکٹ تک جو انہی ٹری ہوتی
ہے۔ کہ جو سرکاری خط اس میں آجائے
کی پاکٹ تک نہیں ہو سکتی ہے۔

ڈسٹریکٹ۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ وہ خط میرے
پاس نہیں رہا تھا۔ اوسکو میں نے رکھ دیا
تھا۔

فابریا۔ نو پھر جو وقت ہم جہاز کی طرف روانہ
آئے اس وقت تم نے خط کو پاکٹ میں رکھا
ڈسٹریکٹ۔ نہیں۔

فابریا۔ اور جب تم پورٹو فریچ سے واپس
آ رہے تھے۔ اس خط کو تم نے کیا کیا۔
ڈسٹریکٹ۔ وہ میرے ہاتھ میں تھا

کندہ ہونے لگے۔ اور اوس نے کہا یہ بات

دور روکس سے بھی روشن ہے علم شرع سے

بھولے بھالے اور سادہ مزاج ہو کہ اس

تمام کارروائی کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے۔

ڈنٹا بن۔ کس قسم واقعی ایسا ہی خیال کرتے ہو۔

آہ وہ اُس نے داس کی شرارت ہوگی۔

فیریا۔ ڈیٹنگز کیسے لکھا کرنا تھا؟

ڈنٹا بن۔ نہیں سمجھ سکا کہ لکھا کرنا تھا؟

فیریا۔ اور وہ گنگام خط کیسے لکھا کرنا تھا۔

ڈنٹا بن۔ بالکل غلط طور سے مدد سے ہوئے آپ

سمجھ سکتے ہیں۔ پھر فیریا مسکرایا اور کہے

لگا۔ واقعی وہ مدد ہوا تھا۔ ہوگا۔

ڈنٹا بن۔ گو بار بار سے اٹھ سے لکھا ہوا ہو

مگر صاف لکھا ہوا تھا۔

فیریا۔ دراصل۔ اور پھر اوس نے اوس

پہیز کو جسے وہ ابھی فلم کرتا تھا میا ہی میں بولیا

اور گٹر سے کے بار کے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے

کے الزام کے پہلے دو بین لفظوں کو اُس نے

سے لکھا۔ ڈسٹرینجیج بھی لگا۔ اور نہایت

دستخط سے فیریا کی طرف دیکھے لگا۔ اور

پھر اوس نے ناوار ملکہ کہا کیسے بھت کی

مانت ہے

ڈنٹا بن۔ کنوں پہاڑی لکھا ہی لو اوس خط

سے ملنی چھتی ہے۔

ڈنٹا بن وہ کہا۔

فیریا وہ بہ بات ہے کہ جس حال میں

و اُس واقعہ سے لکھا ہوا مختلف ہوا ہے۔

و اُس واقعہ سے لکھا ہوا تھا۔ وہ بھی

اوس طرح ہوگا

ڈنٹا بن۔ انا معلوم ہوتا ہے کہ گو نام سے

ہر ایک کا حیرہ دیکھی اور غلطی کی ہے۔

فیریا اچھا آگے سام کر دو۔

ڈنٹا بن۔ ہاں ہاں جس آگے میان کرنا چاہیے

فیریا۔ اب دو سر سوال کی طرف لو

کر۔ کسا کوئی انا سمجھ تھا کہ جسے تمہارا

تساوی کے نمونے میں فائدہ تھا۔

ڈنٹا بن۔ ہاں ایک لو جان تھا۔ کہ جسے

سریٹ سے نسبت تھی۔

فیریا۔ اوس کا نام؟

ڈنٹا بن۔ فرینڈ۔

فیریا۔ میں خیال کرتا ہوں۔ نہ سبانی

نام ہے۔

ڈنٹا بن وہ کیتان سے۔

فیریا۔ م اوسے خط لکھے کے قابل سمجھتی ہو

ڈنٹا بن۔ آہ بہن اگر وہ مجھے پورے

یانا چاہتا ہو۔ دوسرے ہنگ میں خنجر مار کر ہی

رہائی پانا

فیریا۔ سبیا میں لگا بہ خاصہ ہے فعل نو

وہ ملاقات کرینگے۔ مگر سولی کا کام کبھی

ہیں کرینگے۔

ڈنٹا بن۔ علاوہ اسکے اس خط میں جو کئی

ماہیں سدرج ہیں اس سے وہ بالکل اکادہ
ہیں تھا۔

فایر یا۔ تم نے نہ تو ان باتوں کو کسی کے
اکٹھے بیان نہیں کیا

ڈیٹلز۔ ایک شخص سے بھی نہیں۔

فایر یا۔ اپنی بیوی سے بھی نہیں۔

ڈیٹلز۔ نہیں اس سے کسی نہیں۔

فایر یا۔ نو پھر اسیں کیہہ سکتا نہیں نہ

ڈیٹلز۔ اس کا کام ہے۔

ڈیٹلز۔ اس کا سچا تجربہ یقیناً ہو

گیا ہے

فایر یا۔ ذرا غصہ کیا ڈیٹلز کی طرف

سے واقعی تھی

ڈیٹلز۔ نہیں اس تھی۔ اب سچے یاد

آگیا۔

فایر یا۔ کیا

ڈیٹلز۔ جس دل میری سادی ہو بیوالتی

اس سے ایک دن پہلے میں شرانچا کے

بہر، اکٹھے بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ تھا

اسٹینڈن سے ماہیں کر رہے تھے ڈیٹلز

دو تھانہ طور سے اسے مس کر رہا تھا لیکن

مرہڑ روڑو اور گلیں تھا۔

فایر یا۔ کیا وہ نہ تھا

ڈیٹلز۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی

تھا۔ جسے میں بخوبی جانتا ہوں۔ اور فائدا

گیاں نہ ہے۔ کہ اس نے اس کی جانب

کر آئی ہوگی۔ وہ درری تھا۔ اس کا نام

ایڈرو۔ لیکن وہ بالکل بیوقوف
تھا۔ ٹھہریں۔ ٹھہریں۔ نہ مات کسی وقت

کی ہے۔ کہ پہلے یہ خیال مجھے نہ آیا اب مجھے

بالکل یاد آگیا۔ کہ اس نے یہ جیسے کر دیا

سے پہلے مجھے۔ کا ہر قلم داب رکھی ہو

بھی آہ لے رہا تھا داتا اور اس

سے اس کا بھائی عری آئوہ مسائی پر مارا۔

فایر یا۔ کیا کوئی ایسی بات بھی ہے کہ

علاوہ انہار سے دوسروں کی بے ایمانی ظاہر

کرنے کے میں تمہاری امداد کر سکوں۔

ڈیٹلز۔ وحشی سے۔ ٹاں ٹاں میں تم سے

جو ہر ایک بات کی نہ تک پہنچ جانے میں

اور جسے نہ ایک پو تیدہ امر۔ ایک آساں

سی جیساں معلوم ہوئی ہے۔ اتنا اس کرنا ہو

کہ مجھے اس بات سے مطلع کریں۔ کہ کیا سبب

ہوا۔ کہ یہ میری اور کھفیات ہیں ہوئی

بھری ہوئی حالت میں آنا ہی نہ ہوا۔ اور علاوہ

اس کے دانت نہ ہے کہ مجھے کبھی کچھ فتویٰ

ہیں سنایا گیا۔

فایر یا۔ یہ غماہ اور ادھر ہی بات ہے۔

انصاف کی باتوں کا معلوم کرنا نسبتاً

مشکل اور شرمناک ہے۔ کہ وہ ہم سے کیا

تک کہ وہ وہ ایک بھولی بات ہے۔ اگر

تم بہادری شکل جسے کی نسبت دریافت

کرنا چاہو۔ تو جسے مارنا ایک طور سے میں

سوال کروں گا۔ ویسے مارنا ایک طور سے تم سے

اس کا سچا جواب دے۔

ڈسٹن ہاں اسرار کو میں خوشی سے کر لگا
میں بغیر فایر یا شروع کریں اور جو
سوال تم مجھ سے کرنا چاہیں اور میں دیتا
دیادوس کو لکھ و افغانی امر یہ ہے کہ میری
رہ گئی کی کتاب کے گدستہ صفحوں کو
جیسے تم دیکھ سکتے ہو ویسے میں نہیں
دیکھ سکتا۔
فایر یا۔ تو اول مجھے بہاؤ۔ بہاری
کچھ بھاب کس کے کی چوڑے ٹمٹمٹ
لے مارے کے لیے
ڈسٹن چھوڑے
فایر یا وہ لوڑا کھا باجو اس کھا
ڈسٹن۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ ایس کی عمر
کری جھیں شاہیں سرس کی مٹی
فایر یا۔ بیشک حرص میں لوڑھا۔ اور
دل کا اسفندیٰ رہیں۔ اوس نے
میں سے کیسا ساک کیا۔
ڈسٹن۔ ہاں جیت سہی کرے کے اوس نے
مجھ سے بہت سہی کی
فایر یا کسا تم نے اسے کل واسان
سناد دی
ڈسٹن ہاں
فایر یا کسا اوس کی طمعت و دراز
تحققا میں کچھ اعجز میر بھی ہو گیا۔
ڈسٹن ہاں کسا اس نے اراہ طاکر
شیریں اس سے میری یہ حال سہی ہوئی
لوڑا اپنا بہت معلوم ہو رہا ہے

خطوں میں میں کھا اوس سے دیکھا ۵
انکل مجھ معلوم ہوتا تھا
فایر یا جس میں ہم تھے۔
ڈسٹن۔ ہاں تو اوسے اور کس کی ایس
ہو سکتا تھا۔
فایر یا۔ تو میرا ہاں اراہ کا لہ ۵
میں نے دل سے بہاؤ سے میرا ہاں ہاں
رجم کھاتا تھا
ڈسٹن۔ کسوں اوس کی ایسی ہمدردی کا
انک شرا عھاری شرب مجھے ماڈا۔
فایر یا۔ وہ کہا
ڈسٹن۔ اوس نے اس ہوت کو ہی حلا دیا
جس سے میں گرفتار ہوا تھا۔
فایر یا تمہارا مطلب اس گناہ خط سے
ہے
ڈسٹن۔ میں وہ خط جو میں پیرس کو
لے جانے کے لئے ساتھ لایا تھا۔
فایر یا۔ کیا میں یقین ہے کہ اوس نے
اسے حلا دیا
ڈسٹن۔ اوس نے اوسے میری انکوں کے
سامنے حلا دیا
فایر یا۔ آہ بیک اس سے معلوم ہوا۔
کہ نہ ناسا ہی اور ہے بہر حال مجھے کھیں
اگر کہا کہ وہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
ڈسٹن۔ میں نے کہتا ہاں اراہ لکھ لکھ
میں نے کھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
ڈسٹن۔ میں نے کہتا ہاں اراہ لکھ لکھ
میں نے کھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

ایکے گا کہ یہاں سے لٹکا رہا ہے۔ جس گل
کے سر ما دونا کے گھڑ پال ہیں
دار کیا - ہمارا نام کو کونسی یاد رکھتو کہ
انگل والی سے ہے وہ ہارنگوں کا
سہ کہاں سے ہو کر خطرہ آتا ہے۔

[illegible]

اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔
 اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔
 اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

۱۸۸۵
 ۱۸۸۵
 ۱۸۸۵

[illegible][illegible]

شیرین و شیرین
شیرین و شیرین

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک اور شخص کے پاس گیا تھا جس نے اسے بتایا کہ وہ ایک اور شخص کے پاس گیا تھا جس نے اسے بتایا کہ وہ ایک اور شخص کے پاس گیا تھا

وہ کہ جس نے ہم پر فایہ کے لئے کہنا شروع کیا
وہ غلامہ ارس نے کہ اس سے مجھ سے کہنا۔

کو اس نگو وہ الیہ کا نام کہی کے آگے رہا
وایزیا۔ وہرا کر نویش نویش میں اس نام کے
لکے لکے کو اور جو کی ہلکے کے دربار میں ہی
بھا اور اور اس امانت میں گراؤں ہوا
بھا جاسا ہوں بہا سے خوش رہا کا نام کیا ہا
ڈی و نورث و رتا اس میں نہیں رہا
اور ڈی اس کی طرف میں ہو کر دیکھنے لگا
کہا مارا ہا۔

وہاں آج پہرہ بھی کٹی کر کے معلوم ہوئی
رہنما

[illegible]

تو کہہ دے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔
 اور اس کے لئے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔
 اور اس کے لئے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

وہاں سے آگے چلے گئے۔

نویسندگان: ۱- دکتر محمد باقر قزوینی - ۲- دکتر محمد باقر قزوینی

ویراں ۱۰۰
 با دیرا ۱۰۰
 ویراں ۱۰۰

ماں لکسا ہوگا جس کا نام چھپا دے سکے لئے
وہم سے اقرار لےتا اور قسمیں کھلوانا سہتے
ساتر واقفی پڑھتے ہیں کہا گیا۔

فایز ما۔ وہ تنہا رہے ہوا روٹھی میٹھی بیٹھا
کا ماسپ ہے یہ ماسپ ٹسکے ڈسیریر نوگیا
اٹسا ہوا۔ کہ ہا عفر گر گیا۔ دورج ایسا
بھیلائے۔ اسکی نظروں کے سامنے کھلا۔
وہ کبھی اٹسا دھتس ماک نہیں ہوا کھا
چھپے کہ اپنی غیر متوجہ لفظوں نے اس کا
حال کیا۔ اس سے اسے ہر سہے ورچے کی ڈکا
باری کا حالی معلوم ہو گیا۔ جس نے اسے
کڑا کڑا کر اس رندہ قمر میں ڈال دیا۔ کہ
نے محمد کیا ہوا کھا۔ ناگیاں اوٹھ کر اس
نے اسے سر کو اپنے حلقوں سے کھڑ لیا۔ گویا
کہ اسکا مہر ٹھیکھا کھا کھا کو کھ ہوا۔
نے طرح اور اسے اس کے تاوازا
کہا۔ اسکا ماسپ آہ انہیں لھیا اور اسکا
پاپ نہیں۔

فایز ما۔ جو اسکا ماسپ میں نہیں آتا
کا یقین دلانا نہیں اسکا صحیح نام ڈسیریر
ڈی ویلنڈ ہے۔
اس اٹسے میں ڈسیریر کے دل میں روٹی
بٹھا ہوئی۔ اور حور ماقبل پہلے اسے دیا گیا۔
اور وہ شہد کی معلوم ہوئی تھیں۔ اس
صاف ہو گئیں۔ اس اٹسے حق یہاں سے روٹی
بروٹیریر ہوا تھا۔ خط کا حوالہ کرنا اور
کر اسکا قہم دلانا۔ اور منہب انہماں کرنا اور
سہوہ پنہ کی نسبت تو کہا کہ ہا۔ گو مارجم کی
درخو است کہ نایب سبب با میں شہدے زور
کے ساتھ اس کے حافظہ میں آجائیں۔ اور اس کے

سوں سے چم لکل گئی اور سرائی کی طرح
دلواری کے ساتھ ڈنگا کر لگا گیا۔ پھر دھتس
کہ گویا یہ فارغ کا دورہ اس میں گزرا۔ کہ
وہ جھٹ پٹ فخریا کے کمرے سے نکلا
اپنی کوٹھری میں گیا۔ اور کچھ ہا گیا۔
ماقوں سرور و غصہ کرنے کے لئے نہ ہا ہا
چاہئے۔ جب وہ اپنی کوٹھری میں پہنچا
انہی ہا رہا ہی پر لیٹ گیا۔ اور ہا اسکا
نگہ بان سام کو آیا۔ تو اس سے اسے
پنہ ہا ہا پانا اس کی نظر اسکا طرف
لگی ہوئی تھی۔ اور اس کی پستالی۔ علی
ڈسیریر ہر سہے کھتے اور ہا کی طرح چم
چاہا اور سہے سس و کب متہا ہوا تھا
لیکن اس غور و حور کے گھٹوٹوں کو دریا
ہا اسے صرف سٹ معلوم ہوئے تھے اور
سے ایک ہر و ناعم کر کے اور اسے غصہ
مسم کھا کر پختہ کیا۔ اور آخر ہا ہا کی تار
سے اوٹھ کر کھونکا اور ہا نگہ بان بھی اس
سے ہو کر کھ گیا تھا۔ اسے سہا ہا کو کھ
اور کھائے میں ستر میک کرنے کے لئے آرا
ہرما کے حال کے معلوم ہو جائے۔ کہ وہ
دوانہ اور لگنا ہا راک عور و کمر میں
رہتا ہے۔ فیر ہا کے لئے حقوں ہا کے
کھئے۔ کہ اسے اور قہد یوں سہے عور و
اچھی طرح سلوک کیا ہا تھا۔ اور
اور قہد یوں کی نسبت روٹی عور و
سٹہری قسم کی مٹی تھی۔ اور سہر ہا

سے دھاکے کا نام ہی بہاؤ لگتا ہے۔ یہاں پر
پڑا اور کہہ لگا۔

اس کے بعد اس نے اپنے اسانی علم پر غور
کیا۔ جس میں بہت سی علمی طبعی راز اور
میں چار رازوں میں سے چار تھے۔ یہاں پر
ہو گیا۔ جو کہ پہلے ہی معلوم ہے۔ سو بہت ہی معلوم
ہو گیا۔ اور وہ کہہ رہا تھا۔ اور اس کے
سیکھے ہیں۔ بہت سی دوسری اشیاں لگتی تھیں۔
ڈیڑ سال۔ دو سال۔ کہ علم واقعی الی گئے ہو
کہ میں دو سال میں انہاں کے برابر ہو سکوں گا
ہو گیا۔ اور ان کے اس علم کو بہت سی اشیاں لگتی تھیں۔

اصول واقعی نہیں معلوم ہو گا۔ یہاں پر
ہاں سے میں بہت ہی پہلے پڑھتا ہوں۔ اس کے
یہاں سے ہو گئے۔ بہت ہی پہلے پڑھتا ہوں۔
والا آجوا ہے۔ اور ان کے علم میں بہت سی اشیاں لگتی تھیں۔
ڈیڑ سال۔ دو سال۔ کہ علم واقعی الی گئے ہو
کہ میں دو سال میں انہاں کے برابر ہو سکوں گا

خبر دیا۔ مٹا کر اس کے علم سے کہہ کر
سرد یک اور کے کوئی واقعہ نہیں ہے۔
ن گویا عام علوم کے مجموعے کی ایک اکائی
ہے جسے سہری بادل سمجھا جاتا ہے۔ کہ شے
دریہ روح کا آسمان کی طرف ارفع ہو گیا
ڈیڑ سال۔ دو سال۔ کہ علم واقعی الی گئے ہو
کہ میں دو سال میں انہاں کے برابر ہو سکوں گا

وہاں پر۔ اگر تم غائب ہو۔ تو ابھی شروع
کر دو۔ اور اسی دن سام کو انہوں نے
لقمہ تعلیم سنا۔ اور ان کے دن اور سچ کے
موجودہ علم اور سر۔ یہ کہہ کر ان کا ارادہ
کھا۔ ڈیڑ سال کا عرصہ ملا کھا۔ یہ ایک
راہ کو وہ بہت ہی سچہ ہا تھا۔ اور اس
یہاں سے بہت ہی وقت دیر میں نہ آئی اور اس
کی طرف قدرتا شہر کوئی کی طرف
انہوں نے۔ اور ان کے علم کے مری خواہ
وہاں پر۔ اور ان کے علم کے مری خواہ

انہوں نے بہت ہی جانتا تھا۔ اور اس کے
کی طرف غور کیا۔ ان کے درمیان کچھ کچھ
اور ان کے علم کے مری خواہ
دریہ روح کا آسمان کی طرف ارفع ہو گیا
ڈیڑ سال۔ دو سال۔ کہ علم واقعی الی گئے ہو
کہ میں دو سال میں انہاں کے برابر ہو سکوں گا

اوسے سدا کر دیا
 فایز کیا ہم سب کو مار لوہیں ڈالو گے
 پھر اس کے کہ نہیں اسی ہاں کا حشر ہو
 ڈسٹر میں کہتا ہوا اوس کے سر کا ایک
 مال سب کا نہیں ہوگا۔ پھر اس کے کہ ہم
 دووں کی آزادی میں فرق آوے۔
 فایز کیا۔ نو پھر ہم ایسا ارادہ کوئل پر
 لائے کی امید رکھیں
 ڈسٹر۔ اس ضروری کام کو تک ہم
 تکبیل کرینگے۔
 فایز کیا۔ ہم سے کم ایک سال تک
 ڈسٹر۔ کیا اب ہم کام سر سے کر دیں؟
 فایز کیا۔ ضرور۔
 ڈسٹر۔ ہم نے ایک سال نیا نہ ضائع
 کر دیا۔
 فایز کیا۔ (طاہر کے ہاتھ سے) کس نام
 ضائع کرنے ہو کہ اگر سب بارہ ماہ لمبے
 بیفائیہ صرف کرے؟
 ڈسٹر۔ دستہ سدا ہو کر مصافحہ کیجئے۔
 واقعی ایسی بات کہیں سے مری ناسا
 عاں ہوئی ہے
 فایز کیا۔ جیسے۔ جیسے۔ لیکن اسے
 ہر شے ہر شے سے عاقل کوئی دیکھتا ہے
 آؤ۔ ہم نہیں تدبیر تباہی۔ ہر ماہ
 پھر ڈسٹر کو وہ نقشہ ہو اوس میں
 حواغفا دکھلایا۔ اس نقشہ پر ڈسٹر
 کے اور ہر اندر کے جوان کو ٹھٹھوڑا

سے ملنی تھا۔ حکم دکھائی ہوئی تھی۔ اس
 را سے میں اس کے رہیں دور راستہ
 بنائے گی تھوڑی سی۔ جسے کہ کالوں میں
 اس اندر استہایا ہوتا ہے۔ اس رہیں
 دور راستے سے میدی اس حکم کو پہنچ
 ہاں کے ہیں۔ ہاں سب سے پہلے دیا کرتا
 تھا۔ اوس حکم تک پہنچا ہوا
 ایک ہزار راستہ تو بن ہی چکا جبکہ۔ اور
 اس منزل پر درمیں ہوتا ہے۔ اس
 طور سے اسے علم ہو گیا ہاویکے کہ وہ
 مطلوبہ۔ رہیں کے ہاں قدموں کے
 نیچے وہ جا نکلیں۔ اور وہ نکلے گئے
 میں گر ہاویکے ہاں فوراً اس کے
 منہ میں لودہ دیکھا۔ اسے مانتہ دیا جاؤ
 اور میٹر گرے سے ہر سس ہو کر کوئی
 کسی شے کا مقابلہ کر کے قیدی پھر
 اس میں کی تاکیوں سے راستہ بنا دیا
 اور پھر کیا اگلے کے راستے کے درجہ
 سے آئے۔ اسے اس ڈسٹر کی تکبیل
 مارے وقت کی کہ چمکے لگیں۔ اوس نے
 مارے ہوئی کے ایسی سادہ کوئز میرزور
 سے اپنے لودہ مارے سے ظاہر کامیا
 کا ٹھٹھوڑا ہو گیا۔
 ڈسٹر۔ میں بہت دور پہنچا ہو گیا ہا
 اوس تکلیف کے اٹھانے کے بعد اس
 قسم میں بہت طاہر ہو گئی تھی۔ اور

عائشہ دونوں کے دل کی آرزو کو بہانہ بنا کر
 جیسی سے سراسیمہ کرنا چاہتا تھا۔ جس وقت
 اس کا دل آواز دے گا وہ اس کا کام کو بند
 نہیں کیا کرتے تھے۔ جب وہ ان کی کوٹھڑی
 کو آگیا تو وہاں ہی ہوتا۔ تو اس کے باؤں کی
 آہٹ دیکھ کر وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا کام کو بند
 کرنا اور اس کے دل کی مانتا ہے۔
 کہ اس کے آئے وقت وہ کبھی غریب
 نہ پائے جائے۔ وہ مارہ مٹی جو حال کے
 کام میں کہہ دیتی تھی۔ اسے بڑی اچھا
 سے سو راج کے رائے مانوڈ میٹر کی کوٹھڑی
 میں مارہ مٹی کی کوٹھڑی میں ڈال دیتے تھے۔
 تاہم اسے اسے طور سے بہت اچھا دیکھتے تھے۔
 کہ اس کی ہوا آکر مالکل اسے اڑائے
 جاتی تھی۔ اور ایک درہ شہر میں رہتا تھا
 اس کام میں ایک سال سے زیادہ لے رہا
 گیا تھا اور اس کے لئے وہ اور ارٹھے
 وہ صرف یہی تھے کہ ایک چھٹی تھی ایک
 ہوا اور ایک کٹری فریڈ میٹر کہ گنگو
 کے ذریعہ علم و بہار رہتا تھا۔ کبھی ایک
 زبان میں اس سے گنگو کرنا تھا کبھی
 دوہری زبان میں کبھی کبھی اس کے آگے
 قوموں اور شہر کے ناموں اور آدموں
 کی نواخ ساز کرتا۔ وہ اپنے بچے اس
 حال میں یادگار کو جس کا نام نامور
 ہے۔ چھوڑ گئے ہیں۔

وہ پانچاڑا ستر لکھ آدمی تھا۔ اور اپنے رشتہ
 کی سوسائٹی کے اول درجہ کے آدمیوں
 میں سے تھا۔ اس کے چہرے سے غم آمیز
 عورت کی علامات نمایاں تھیں۔ جسے ڈکٹر
 نے اس کی نقل کرنا والی فوس کا تشکر ہو
 آئے۔ ورنہ نے مرحمت کی تھی اسالی
 حال میں کرنا اور یہ اس جس علمی اور
 تہذیب کو وہ پہلے اس میں کالعدم تھی کیونکہ
 اس قسم کے اوصاف سوائے اس کے جس
 نسب کے مرتبہ ہوں۔ مادہ و ایسوں
 کے ساتھ رکھتے ہوں کسی میں نہیں ہوتے
 سدرہ ماہ کے عرصہ میں وہ زمین دور
 جتم ہوا۔ اور وہ لکھو دے میں کی قیمت کے
 نیچے ہا ہوتے۔ جب سدری اس کے سر پر
 ادا کرے سے قدم رکھا تھا اسے نو وہ
 اس کی آواز کو سننے تھے۔ اپنے بھاگے کے
 لئے مارنگ رات کا انتظار کرے کے لئے
 نمبر ہو کر وہ نہیں اس کام کو سکا ورنہ
 رہا تھا دکھنا تھا۔
 اسے وہ نہیں اسباب سے ظہور تھا۔ کہ
 وہ تھوڑے میں سے ستری کو گرا گیا تھا
 ورنہ اسے اس سے ہو کہ وہ سے پہلے
 گرا ہو اسے ایسی سمجھ سے وہ نہیں نے
 اس کے نیچے سہارا لگا لے کا ارادہ کیا
 شہر سہارا کے لئے لکڑی کے بنار کرے
 میں لگا ہوا تھا کہ اس سے فہر مٹی آواز
 کہ وہ اس کی کوٹھڑی میں سے کہوٹی لگا

رہا سہا۔ کیونکہ وہ اسے ہایتا علم و
ادب کی آوار سے ملتا رہا تھا۔ ڈیڑھ جلدی
اسی کوٹھڑی میں لگا۔ چار ہا دوس لے آئی
رہ رہ کر رہے کے وہاں کھڑا یا اس
کی سہانی پر سہا۔ اُٹھا۔ اور اس کے
اعضا داڑھی سے چھٹے۔

ڈیڑھ سال۔ چلا یا یہ کیا ہو گیا؟

فاریا جلدی۔ جلدی چوہیں کہا ہوں
سہو، ڈیڑھ سال دہشت زدہ ہو کر اوس کے
چہرے کی طرف نظر کی اوس کی ہانکیں
دہشت زدہ ہوئی چالی تھیں۔ اور چھ ہفت
گئی تھیں۔ اور ان کے گرد ایک تیلوں
ساحلہ پڑ گیا تھا۔ اوس کے چوہے
مردوں کے سے سہو ہو گئے تھے۔ اور اس
کے سر کے بال کھڑے معلوم ہوتے تھے۔

ڈیڑھ سال۔ چلا کے لئے تیار ہو گیا
ہے، تہیں قسم ہے سچے جلدی بناؤ تہیں
کیا ہو گیا

فاریا۔ (اگر کھڑی رہاں تھے) اوس
سچے شاہد بہانہ کی سی ہو گئی ہے میں
محسوس کرتا ہوں، مرض کا فائدہ ہوا
چلا جاتا ہے جب میں دیکھتا ہوں۔ اس
سے ایک سال پیشتر بھی ایسا حال تھا۔ پر
ہوا تھا۔ جہاں تک جلدی ممکن ہو چکی
اپنی کوٹھڑی میں لے چلا۔ چار ہا کے
اکس، بائے کو ہلاؤ۔ تہیں معلوم ہو گا
کہ اس کے سچے ایک چھوٹی سی جگہ تھی

رکھے کے لئے مہا ہوئی ہے۔ وہ تھی
آوی بھری ہوئی ہے۔ اور اس طرح
سی دوا ئی شری ہوئی ہے۔ اور اسے
میرے پاس لاؤ۔ یا نہیں۔ نہیں
یہاں پکڑا ہوا تھا۔ اس کے
دکھ میری ہی کوٹھڑی میں لے چلا۔ کیونکہ
ابھی مجھ میں کچھ طاقت ہے اور کچھ

گھساتے دواں ہو کر ہی چلا گیا کہ
ہانا ہے کہ کیا ہو یا کہ، تک میوشتی
رہے۔ ہا و دیکھ اس ناگہاں میرے
اسکی آرویں خاک میں ملی ہوئی معلوم
ہوتی تھیں۔ ڈیڑھ سال اپنے دل کی
کوہ ہارا۔ بلکہ مرا مے میں ایسے کھس
ساقی کو لئے آٹا۔ ہم آدھی دھور
لے چاکر آوی دور شہار ویکر وہ حوں
لوں کے ذریعہ کی کوٹھڑی میں لپکا اور
سیار کو جلدی چار ہا ئی پر لٹا دیا

چلایا ایسے طور سے کہ۔ پتہ ہوئے کہ
گوئی آتے سخت چار انکا ہوا تھا شکر
اس کہ میں یہاں آگیا ہوں۔ چھ چاہی
کہ اس بیماری کی نسبت بہار سے باس
دکھ کر دوں۔ طور یہ کہ اس سے مراد
حال ہو گا۔ سچے صرع کی سیار تھا ہو جاتا
کرتی ہے۔ جب یہ بیماری اپنے انہا کو
پہنچتی ہے۔ تو میں مڑے کی طرح ہوں
اور بے حس و حرکت پڑا رہتا ہوں
سائنس تک نہیں آتا۔ ممکن ہے کہ ایسا

مرحوم کے

ڈنیلز۔ (جو خوشی سے) وہ چل گیا وہ

فیریا۔ نہیں ہے اس خیال نہیں تھا۔

چل گیا۔ پیار بھی بدلے کے قابل نہیں تھا

چونکہ میں نے سمجھا تھا کہ آرمی کا سنا

نکس اور سے نہایت مکر مندی سے دربار

باکسل مہیا ہے اس لئے میں نے چل

کی طرف اشارہ کیا ڈنیلز نے کالنگ کر

کہ شاید تم چلے گئے ہو گئے ڈنیلز کا بہنو

اور داروغہ کی باتوں کی آہٹ تھی اس

مارے غصے کے شرح ہو گیا

لئے اب سات بیچ گئے تھے۔ لیکن ایک

ڈنیلز۔ کسا تھا وہ سول میں یہ کہ

کو اس قدر فکر لگا ہوا تھا کہ اس وقت

اس کیسہ خیال پیدا ہوا تھا کہ بہنو چل

کا کوئی وہ بیان نہیں رہا تھا۔ لہذا اس

فیریا۔ آخر مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ راسے

جھٹ اس راستے کی طرف چھٹا اور

کے غلطی رہی ہے۔ اسوس۔ اسوس

پر خبر داری سے پتہ نہ لگا کہ آہستہ سے

میں اس بیماری سے نہایت کھڑو اور

کمرے میں چلا گیا۔ وہاں وہ پڑھا ہی تھا

لے لیں ہو گیا ہوں

کہ وہ اپنی معمولی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے ابھی

ڈنیلز۔ جوتی ہو۔ بہاری طاقت خود

جانی تاسے میں ڈال گئی تھی۔ اور اس

کرا لگی۔ اور یہ کہتے کہ یہ وہ فیریا کی چار

لجے براہ کے میں جانے ہوئے اس کے

کے ایک طرف ہو بیٹھا۔ اور بائیں تخت

پاؤں کی آہٹ مندی ہوئی تھی کہ

اس کے سر اور ہاتھوں کو اسے ہاتھوں میں

ڈنیلز نے سمجھا اپنی دوست کی اس

لے کر داسے لگا۔ چربانے اپنا سر ملا اور

حالت کے حرکات کو اس کے پاس

کہیے لگا۔ کہ جب اس بیماری کا حمل

لائی گئی تھی چھوٹا نک۔ ملک اس کی کو

خبر ہوئی تھا۔ تو اس کا دوستی آوہ

کی طرف چلا گیا۔ اور پتہ کو شہر چل دی

گئے تک رہا اور وہ وہ بیوتی دور

اس کی چار پائی کیے پاس چاہیو پچا

ہو گئی تھی تو مجھے بہت بھوکہ معلوم

کراسا بھولی ہوسنس آگئی تھی۔ لیکن ابھی

تھی۔ اور ملا درسی مدد کے چار یا تو

کے وہ لے لیں اور کلک بھ میں اپنی

آٹھ بیٹھا تھا اب۔ انہ ٹانگہ ہاتھ

چار پائی میری بیٹھا ہوا تھا۔

نہ مالوں۔ اور میرے سر میں درد تھا

فیریا آہستہ سے نہیں مہر دیکھنے کی

سہ۔ اور دماغ میں حوں کارور محسوس

آہستہ نہیں تھی۔

ہو رہا ہے۔ اگر اس حالت میں ہر عرصہ

ڈنیلز۔ کنوں کہا تم نے مارا کہ تم

مہاراجہ کا دل اس بات کے یقین کر لیا
سے انکار کرتا ہوگا۔ میں نہیں رہوں گا
جب تک کہ میری رانی کا وقت آدھے
اور عاتقاً وہ وقت موس کا دوسرا ہوگا
موجود ہوں ہو میری خاطر توجہ نہ کرو
بلکہ اٹھو۔ ہاؤ۔ میں مہاراجہ عید نہیں منانا
کرنا ہوں۔

ڈنٹر بہت ہے۔ اے۔ مرا بھی ارادہ
سمو۔ مہاراجہ اور سمجھدہ چہرہ سا کر لیا
میرے وہی طرف لاکھ لڑایا۔ اور ابستہ
سے کہا جب تک میری زندگی ہے میں
مہاراجہ سے ساتھ یہاں رہنے کا ارادہ کرنا
ہوں سو اگوت کے ہم آئیں خدا
بہن ہوں گے
فادیا۔ اسے محسوس کے چہرہ کی طرف
دیکھ لگا۔ اور اس کے چہرے سے اسے
صدقت اور محنت کے آثار معلوم ہوئے
فادیا۔ (اُس نے مہاراجہ کو بھی ایک کچھ
طاقت ملتی تھی) بیٹا شک ہے تمہارے
اسا سارے کہیں سے میں مہاراجہ نہیں ملتا
اداکرنا ہوں۔ اور جس شخص کی سے تم
یہ افرامیر سے یاس کہا ہے۔ ویسی ہی تھی
سے میں اسے قبول کرتا ہوں اور میرے
لوف کر کے اس نے کہا۔ تم ایک دل
ایسی اس نے عرض کی تھی کا عرض کیا
لیکن چونکہ میں نہ جگہ نہیں جھڑ سکتا۔
اور ہم میری خاطر اس سے نہیں بچہ ڈرے

اس نے نہ ماسد و احسان لکھا ہے۔ کہ
سا ہی کے ماؤں کے نیچے ہو گا ہے اسی
مردو۔ جس ہے۔ کہ اس جگہ کا کھانا
کھانا ہونا آوار سے اسے معلوم ہو
ہاؤ کے جس سے اس کا اصرار اس
بات کی طرف توجہ کیے۔ اور شاید
جب وہ حقیقتات کرے۔ تو ہم جیتہ
کیسے آئیں جیڑا ہو ہاؤں۔
اس نے ہاؤ۔ اور یہ کام کرنا نہیں
کر دو نیچے افسوس ہے۔ کہ میں نہیں
اس میں کوئی مدد نہیں دے سکتا۔
رات بھر کام کرتے رہو۔ اور کل یہاں
اس وقت آؤ۔ جب مرا کھانا آجگے
میں نہیں آگے شہر مردوری ہر
ددں گا۔
ڈنٹر نے فیر کا کاٹھا ایسے لکھا
لیا۔ اور محنت سے اسے دیا
ہر ماٹھا حوس ہوا۔ جو حان ہاکر
اپنا کام کرنے لگا اور نہایت
داری کے ساتھ اس عید کو جو
اس نے اسے دوسرے ساتھ
کہا تھا۔ لوراکھا۔

ایٹھا رتھوان باب

حزرا

ص دومرے دن ڈیٹر اپنے سامنے
کے کمرے میں آیا۔ تو اس نے دیکھا۔
کہ جس باب بیٹھا ہوا ہے۔ اور سطح نظر
آتا ہے اس روشنی کے کمروں میں
جوتا کی کے راستے اور کے اندر رانی
کھس۔ اور کے بائیں ہاتھ میں جو درخت
تھا ایک کا عدد کا ٹکڑا پکڑا ہوا تھا اور
جو کہ وہ ہمہ لپٹا رہا تھا۔ اس نے اس
سے کھل نہیں سکتا تھا۔ اور اس نے گھسگو
رہی۔ بلکہ وہ کا غنڈ ڈیٹر کو دکھا رہا
ڈیٹر۔ نہ کہا ہے؟

وایر یا۔ (مگر اگر) اس کی طرف دیکھو
ڈیٹر۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا
میں نے اس کی طرف دیکھا ہے۔ میں
اور سے ہم سوختہ دکھتا ہوں۔ اور گاہ
کے حروف اس پر مرقوم ہیں۔ اور خاص
ضم کی سا ہی سے او نہیں لکھا ہوا
ہے۔

فار یا۔ میرے دوست اس کا عدد کا
میں اب غم سے افرار کرنا ہوں چونکہ
یہ کا غم میرا ہوا ہے۔ اس دن سو آگے
اس میں سے آؤں اتہار ہے۔ ڈیٹر کی
پستانی پر میرا سا بیہوش آگیا ہوں

تک۔ کس در پر وہ اس خبر کی سست
فریا سے گھسگو کرنا اور اس نے چھوڑ دیا
تھا کہ چونکہ اس بات کو اس آرام کا سمجھتا
سمجھتا تھا جو فریا کو دوانگی کا لگا ماہاما
تھا۔ اس نے نہایت عجلت سے اس مہون
پر گھسگو کرنے سے مہوتی کی مہوتی۔ اور فریا
میں چپ چاپ رہا تھا۔ اس بات کے نہ
دک کرنے سے ایک نو اس کی حاموشی لگ چھری
وہ بھی۔ اب اس قدر تکلف وہ دفت
کے اور فریا کے مہوتی سے جو نہ اٹھا پٹکے
نواس کے دماغ کے الطاف کا ایک بھاری
ماہیت معلوم ہوا۔

ڈیٹر۔ (پس و پس کرے ہوئے) اتہار
حرا۔ چیرا مسکرایا۔

فایر یا۔ ناں ایڈ مشنم تک دل ہو۔
جو کہہ بہار کے دل میں اس وقت گم رہا
ہے اس کی نسبت بہار سے رور و پو
اور بہار سے لرزے سے مجھے معلوم ہو رہا
ہے۔ میں بھن کر و۔ میں پاگل نہیں ہوں
وادی نہ خزانہ ہے۔ اور اگر مجھے اس کے
پیسے کی اواز نہیں ملی۔ تو غم اسے لے
سکے ہو۔ میرا کسی لے اٹھا دینا نہیں کیا۔ اور
وہ مجھ سے اطمینان کے ساتھ شہ۔ کہو کہ
میں نے مجھ سے ناگوار کیا۔ اس کو کہ
ہم جانتے ہیں۔ میں ناگوار نہیں۔ ہری باب
کر۔ یہ سیکھ رہا ہوں کہ ہمارے۔ تو ہری
ہا۔ یہ دھن کر سیکھ رہا ہے۔

ایڈل ہنڈل - رائے جی میں کرکڑا تے
ہوئے آہ! یہ عظیم انقلاب پیدا ہوا اس
ماسکی صرف کمی تھی، پھر اس نے ناوار
ملکہ کہا۔ میرے دوست معلوم ہوا ہے
کہ اس بیماری سے تم بڑھک چکے ہو۔
کسا بہتر نہیں۔ کہ تم کچھ آرام کرو۔ اگر تم
چاہو۔ تو کل میں بہتاری داستان شولنگ
اسکی آٹھ دن میں بیماری اچھی طرح
سے ختم گری کر چکا ہوں۔ علاوہ اس
حرانہ انسی چڑھیں کہ جس کی سبب
ملدی کر لی جاتی ہے۔

وایا۔ ایڈل ہنڈل یہ حالت اس کے
سے ملدی کر لی جاتی ہے۔ کون جانتا ہے
کہ کل ماریوں بیماری ہر عدد کر آوے
اور ہفتہ ہی تمام ہو جائے۔ ناں واقعی
مجھے اسانہ نہ حال کرنے سے بڑی تکلیف
ہوئی رہی ہے۔ کہ۔ خزانہ ان کے قبضے
میں ہلا جائیگا۔ عرصے تک تکلیف دیتے رہے
ہیں۔ اس حال سے مجھے سخت تکلیف پہنچا
رہی ہے اور ایک ماہ ایسے مدد فائے
کی، اوقوں اور قد کی ناامیدی میں چپکا آنا
ہوں لیکن اب میں سب کو بیماری چھوڑ
کی خاطر فراموش کر دیا ہے۔ میں نہیں جانتا
ہوں کہ لوجاں ہو اور اسدوں سے
نہ ہو۔

وایا۔ ایڈل ہنڈل (اساس کی آرور کے
کراسکی دیوانگی کی باتوں میں مد آہائے)
کل میرے عزیز دوست۔ میں خیال کرنا
ہوں۔ کل ادنیٰ سست گھسگو کرنا
مساس ہوگا

وایا۔ اچھا کل ہی اسکی نسبت گفتگو
کرینگے۔ لیکن اب اسکو بڑھ لو۔
ایڈل ہنڈل - میں اسے عرصے میں
دلانا ہوتا۔ اور کا کا کو لیکر جس میں
نصف کسی دوسرے مل گیا تھا۔ اس
پڑدیا متروک کیا۔

وایا۔ حیرانہ حکمی تقداد و
روم کر تدریکہ ہے بہت دور۔
دوسرے ہو۔

معلوم ہوا ہے۔ اسکا ہے۔
دارت ۲۵ - اس میں سلسلہ

فیروزیا۔ وجہ اس کا غذا کو ٹھیکہ
اس کہو۔

ڈینٹیر۔ (کیوں کہا کہوں) سبب اس
شکستہ سطحیں اور بے حوالہ طرہ دیکھتا
ہوں۔ مل جائے گی وہ سے پر ہے
نہیں ہائے

فیروزیا۔ ہاں دوست تم سے جس نے
یہی وقفہ اونہیں دیکھا ہے۔ پیر ہے
نہیں عیا کی لیکن میرے آگے کچھ
مکمل ہیں کیونکہ کئی راہیں اور کا
مطالعہ کرتے کرے توڑھا ہو گا ہوں
اور ہر ایک دھڑ میں نے درست کر
لیا اور ہر ایک خیال کی تکمیل
طائی ہے

ڈینٹیر۔ کس نام خصال کرتے ہو۔ کہ تم نے
اوسکا پوسیدہ مطلب معلوم کر لیا
ہے؟

فیروزیا۔ کیوں نہیں۔ تم نے خود سچو لینا
نکس اول اوس کا غذا کی لوار سے کی
نسبت سنو۔

ڈینٹیر۔ چپ چاپ۔ دعوں کی آہٹ
آتی ہے۔ میں جانتا ہوں۔ اوداع
اور ڈینٹیر اپنے دوست کی دیوانگی
کی داستان سننے سے ہیکر خوش ہو کر
سایہ کی طرح اوس راستے سے کہہ
گیا۔ اور جہاں اُسے جو کتنا ہو کر چھ
اپنے ہاؤں سے ایسی جگہ پر آیا ہو کہ

رار مائل ہو جاوے دیکھیں کہ جوں کا
نوں کر دیا۔ اور اس لئے کہ دراصل شک
نہ گدھے۔ چٹائی سے او سے ڈھانچا
بہ شمس ہو آ رہا تھا۔ گوریسھا اوس
نے دلوں سے صرا کی بیماری کا ہال سنا
تھا۔ اور وہ داسکا حال دیکھنے کے لئے
آتا تھا۔

فیروزیا۔ اوس کے استیصال کے لئے بیٹھ
گیا۔ اور گوریسھا اوس فالج کو جس نے
اوس سے لکھا کر دیا تھا۔ چھپانے لگا اور
اس باب سے ڈر تھا۔ کہ آباد ہو کر
اوس پر دس لکھا کر کسی اچھے کرے میں
اوسے تبدیل کر دے اور اس طور سے
وہ اپنے لوجوان ساتھی سے ہوا ہو جاوے
لیکن وقت شستی کی چھٹا ہوتی گور۔

اسے اس بات کو دیکھا۔ اوسے اس بات
کا یقین ہو گیا۔ کہ بچا سے بالکل کو کچھ
خفیت سی بیماری آئی ہوگی۔ اس لئے
میں ایڈمنڈ اپنی کوٹھڑی میں اپنا سر
لاٹھوں میں دنگر مٹھا۔ اور اپنے پر گدھے

خیالوں کو مجتہد کرتا رہا۔ جوں جوں وہ
فسر یا کی عقل اوسکی دکاوت اور رزکی
کی نسبت خیال کرتا تھا۔ لوں لوں اوسے
معلوم ہوتا تھا۔ کہ کتے ایسا شخص جو کہ
تمام باؤں میں اس قدر دانا ہو۔ یا کلا
خیال کیا جاوے۔ کس فیر یا کو خود اپنی
نسبت دیکھ کا لگا ہے۔ ڈینٹیر دین دین اپنی

لوہاری میں رہا اوس کہ دل میں یہ
 اور رہا وہ جوئی کہ اسے دوست کے
 ماس ہا وے۔ اس نے یہاں کیا کہ
 شہ در اوصاف کرنا ہے تاکہ معلوم
 ہو جا سکے کہ وہ فی الواقع دیوانہ
 ایسی اسکا ہو ماکساہ سنا کہ تھا
 لکھنؤ سام کے دوست داروہ کے ہو
 دہائے کے بعد حبس ہر ماسے دیکھا کہ
 ڈسٹر میں آنا۔ اس نے حرکت
 کرتے ہوئے کو سس کیا۔ اور اس کے
 پاس رہا مایا۔ جسے اڑھتے دیکھا۔
 کہ وہ اس کے لئے لفظ اٹھا رہا
 ہے۔ نوکا چنے نکا۔ اس کی ٹانگ
 لکھی تھی۔ اور ماروئے وہ کام لے ہیں
 سکھا تھا۔ اڈسٹ اسے اپنی طرف سے
 کے لئے مجبور ہوا۔ کونکہ اور طرح سے
 وہ اس سوراخ کے راستے حواس
 کے کمرے کو ہانٹتے تھے۔ لہذا نہیں کتا ہوا
 اور سکر کر گیا۔ اس کے منہ پر بلا رنج
 واکھینہ تھا کہ آنا ہوں۔ تم سے مجھے
 رہا گیا چلا۔ لیکن یہ بیٹا لہہ ہے میری
 مات کو سہو۔

ایسا ہوا کہ کوئی بھلا گئے کی
 جگہ ہیں اس کے دوست چار یا پانچ
 دوا اور اسے سنا کہ اس کے پاس پ
 مٹھا اور گینے تھا۔ تم جانتے ہو کہ کارڈ
 سبل سپارڈاکا میں سکر اور نہا ہوا گہرا

دوست تھا۔ اس مام کے سترہ اول سے
 آہری ہے۔ حشر دانی اور جوتی چھے
 اس وقت حاصل ہوئی اس آفائے مام
 سے ہوئی۔ وہ دو امتد ہیں۔ گو اس کے
 جانڈاں کی دولت صرف المثل ہی اور
 میں نے اکثر یہ فقرہ ہی رہا رہا عام
 سہیا رڈا میں وولہمد لیکیں وہ افواہ
 عام کے مرقع دولت سدی کی اس تہر
 سے رمدگی لکھ کر رہا مگر اس کا محل
 میرا بہت سا ہوا ہوا میں اس کے
 جیتوں کو حواس مرگئے ہیں اعظم دی۔
 اور حب وہ دیا میں تہا رہ گیا۔ تو میں
 اوس کے پاس واپس آیا۔ سترہ اول
 اس کی خدمت گزار کی کا حواس گہرا
 رہا تھا کہ وہ اس کے میرے
 نہایت شہرہ سلوک کے لئے۔ ایک
 دیں میں سے اسے اوس شریف تری
 کو متقدم کی کہا میں لکھ کر رہے ہو
 دیکھا۔ سترہ جانڈاں کی رنگ آلودہ
 کہاں کی شہو کر رہا تھا۔ ایک دن
 حب میں اس سے اس لئے ملاعت کر رہا
 تھا۔ کہ وہ کتوں سے ماہرہ ملاست کر
 رہا ہے اور اس سے مرگ ہو رہا ہے
 اس نے میری طرف دیکھا۔ اور مسکرا
 کر سہرہ کی لڑائی کے معانی امک۔ کہا
 لکائی۔ پوسٹ الگ ڈرستہ کی ہوا ہوا
 کے استیقوس مات میں مسرہ و مل لکھ

عقبن جہیں میں کسی دامن میں نہیں
 کر سکا اور گناہ کی لڑائیاں ہم ہو گئی ہیں
 سحر ہار گنا۔ جسے فتح حاصل کی ہے
 تمام اٹھاپہ کو ہر دہنے کے لئے روئے
 کا محتاج ہو گیا کو لوٹنے سے بھی جو
 مرا لیں کا دوسواں بادشاہ ہے یہی
 کر دینے کے لئے روئے کی اہنیا ہے
 کیونکہ اسی تک وہ اپنی حال کی سرکشی
 کے سبب ہڑار و سرب کٹا۔ اور
 اس لئے یہ باب ضروری تھی۔ کہ کسی
 حاکم ہند کام کے لئے معاملہ رکھا تھا
 سو ساہ سدا گان کی سچا رنگی کی حالت میں
 شریے مشکل کی ناست تھی۔ اور کسی پاکر
 کا لوگوں کو ایک خیالی تھا۔ اور
 دو کارڈ میں سامنے کا ارادہ کیا۔
 روم کے دو شریے امروں کو منتخب
 کر کے پوچھا مگر دولہا آدمی ہے۔ وہ
 با ماسٹی۔ اس سے ارادہ نہیں ہے
 کے مقدس ہا اور امید رکھتا تھا۔
 اول تو اسے شریے عہد سے اور
 بالہ بنان۔ وہ کارڈ میں (میں)
 پہنچ رہی رکھے تھے سچے شریے۔ اور
 اس کے وہ ٹوہا بنی اسے درخت کرنی
 شریے اس کی میں ہی ایک بیٹر
 امر تھا جو اس کے بعد معلوم ہو گا۔
 نے اور سیر مار گیلی اول وہ آئندہ
 کارڈ بنیل (امور) کی تلاشت کی وہ

متفق ہیں و اس کے گیس جو مقدس
 کلیسا کے ہار وریچے رکھتا تھا۔ اور
 سحر ڈسپاڈا اور دوسری متر فاس سے
 نہایت متر فاس اور دولہا تھا
 اور دونوں روم سے اسی مہربانی
 کے موقع تھے اور ہر حص غائب
 تھی جس کا یہ ملگئی روم سیر مار گیلی
 سے معلوم کیا۔ کہ ان عہدوں کے خیر
 و مستجاب ہو گئے ہیں۔ ستھ نہ ہوا۔ کہ ان
 دونوں عہدوں نے عہدوں کے حاصل
 کر کے کے لئے روم اور اسکا۔ اور آٹھ
 ستھوں نے ان عہدوں کے خیر
 کے لئے جو ان کارڈ میں کو پہلے حاصل
 تھے روپیہ دیا اور اس طور سے آٹھ
 لاکھ کروڑ (سویہکا سک) تھوہر کنندہ
 کے ہندوں میں داخل ہوا۔
 اس وقت ہے۔ کہ اس کو ہر کے آخر
 جہتہ کو بنایا گیا تھا۔ پورے
 راس پگلیں اور سجاؤ لوچکار پگلیا۔
 کر اور کارڈ میں کا مقدمہ عفا پٹ کر کے
 اور اوٹنس اپنی دولت لیکر روم
 آباد ہوئی سرعینیب ویکریر ہالیا اور
 پھر اس نے اور سیر مار گیلی نے
 لکھرو و نوکی و نوکی۔ اس مان سے
 مقدس ہا اور اس کے شریے
 جھگڑا ہوا سیر مار گیلی
 کہ وہ ایک ذریعہ کو استعمال کر سکتی ہیں

لکس اوس کے بھتیجے نے مشترک اسکے کراچی دی۔ اسی نوبی سے کہا۔ میرے بچا کے کا عداوت کو اچھی طرح سمجھو۔ لکس ایک دفعہ شش نامہ ہے۔ انہوں نے دوتا سے بھی بہت ٹھیکر ڈھونڈا۔ لکس بہ جھوٹ لکھی۔ بلٹن بہاڑی کے بیچے دو محل اور ایک انگور شاں تھا۔ لکس ان دونوں بہر مسوولہ دایداوہ کیسی کی طرف اترتی تھی۔ پہلے بھائی۔ چنانچہ دونوں محل انگور شاں لوہا اور اس کے بیٹے کے بچہ ظلم کے بیچے میں رہتے تھے اور بیکس گدہ لگتے

ایسا طہور بہرہ ہوا سپاڈا کا حادان منہ حالت میں رہا۔ انہیں ایک راز تھا۔ اور عوام الناس میں یہ ادواہ پتھر رہی۔ کہ سب بڑا بیٹا نامہ کے لکس زیادہ یوں مشکل امور آتے تھے والا ہے۔ اوس نے دونوں کارڈوں کے روپیے کو لوہے سے لیے لیا ہوگا میں کہتا ہوں۔ دونوں کی اس وہ رہے کہ کارڈوں اور سیگنلس نے حسن کوئی احتیاط نہیں کی تھی۔ اوسکی جائیداد کا ماکل استیصال ہو گیا تھا۔ اور پھر اوس نے اسے سلسلہ داسال کو قطع کر کے کہا۔ اوسو عداوت کہیں یہ سب مانیں ایک منہ ہی معلوم ہونی ہوگی

انگریز مسٹرم ہم ہو کر مرگیا۔ علم جاتے ہو۔ کہ اس نے کسی عدلی کی بھی سرز بھی جس نے اوسو دفاتر ہر کی توئی میں سے سنا تھا۔ سنا تھا کی طرح کا لاکھ ایکر بھاگا اوس کے بدلے کارنگ اور کا اور ہو گیا۔ اوس پر زہر کے سبب سے اسے داغ پڑ گئے۔ جسے ہم چینی کے بون بر دیکھتے ہیں۔ پھر دوم کو چھوڑنے کے لئے حضور ہو کر وہ ایک لڑائی میں کہیں گام ہائی مارا گیا۔ اور وارنچ میں اس کی سیکھتے مرقوم بنیں۔ پورے کی دنیا اور اوس کے بچے کے جلا وطن ہونے کی بعد حال کسا ہا تھا۔ کہ کارڈوں میں دقت سے سپاڈا حادان کی مدد ہی کی دچا مارنٹ اور علوشاں بہرہ انکا ملیں

مسک بھی ہی ڈیٹا۔ (روزیے) ہنس۔ مسر دوس میں خیال کر رہا تھا۔ کہ میں دلچسپ تھا ش رہا ہوں۔ میں ہتھاری مس کرتا ہوں سال کر س۔ وارن یا۔ اچھا میں بیان کرتا ہوں کسی شخص کو بھی خادان کے اس راز کا کچھ نہ لگا سادھا سال گدہ لگے۔ اس خادان میں بعض نوسیا ہی تھے اور بعض ڈلوٹس تھے۔ بعض نادری اور بعض مہاجر تھے بعض درلے مند ہو گئے بعض نہا ہو گئے۔ اب ہیں اس خادان کے آخر میں آتا ہوں۔ جبکا میں سکرری

احتیاط سے کیا بغیر انڈسٹری ورہ صبر کرو
 اٹھی یہ کس دانش فہم ہو جاتی ہے
 مکمل ہو چکے ہیں گرتار ہوئے سے ایک
 اور کامیابی سہاڈا کے وفات کے بعد
 دیں پیتھ ۲۰ دھرم کو رہتیں انھی علوم
 ہو گا۔ کہ میں نے نہ تاریخ کھینچنے مہر زنی
 میں نے کاغذ اس کو کوئی ہزار میں دفعہ پڑھا
 ہوا اور کاغذ اس کو نہ سب سے زکا
 کیونکہ وہ محلی ایک ایسی کے پاس فروخت
 کسا گیا تھا۔ اور میں کو درم کو چھوڑ کر
 فلورنس میں آباد ہو جاتا تھا اور ساہوکار
 اس کے بارہ ہزار فرسک ۵ تیر پاس
 تھے۔ کتب خانے اور اس مشہور بہری
 جلد کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا تھا اور
 ایک کام کے لئے پیسہ جمع کر کے
 فیکٹری کر اور ہٹ لکھا لے لئے
 ہو کر میرا سر میرے ناخنوں پر گر گیا اور
 کوئی میں گھینٹے تک سہ پہر کے وقت سو جا
 رہا۔ جب چھ گھنٹے میری آنکھ کھلی
 سے سر اٹھا اناکل اندہ ہوا تھا۔ میں نے
 روکتی تھی اس کے لئے گھنٹی بجائی کوئی نہ
 آتا۔ میں نے نہمیں خود روش کر کے
 قصد کیا۔ نہ واقعی ایک مہلک کی
 عادت تھی۔ جیسے احتیاط کر سکی ضرورت
 بچے لاحق معلوم ہوئی میں نے موسم ہی
 ایک لاکھ میں لی۔ اور دو مہر کے سے
 ایک کا عار کو ٹھونے لگا۔ مری دبا سلا

کی ڈیا خالی تھی اور اس کو آگ پر
 رکھ کر دھوا بھی روشنی تھی۔ میں اسے
 جلا نا چاہتا تھا۔ مگر اس ماس سے ڈر کر
 کہ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی مس میمن کا عار
 مل جاوے۔ میں نے کچھ دیر تک
 تامل کیا۔ پھر غم نا دیا۔ کہ میں نے
 اس مشہور کہ سنبری جلد میں ۵۰ ہزار
 مری پاس ہی پڑی تھی۔ ایک ٹران
 کاغذ جلدوں کے ساتھ رہا
 ہے۔ پڑا ہے۔ اور اسے ٹرے سے پڑھا
 ہو گئی ہیں۔ اور دیکھا اسے وہیں رکھتے
 آئے ہیں۔ میں نے اسے ٹولا۔ اور
 پایا اس میں ٹرے ہوئے تھے
 اور جلد پر اسے رکھ کر آگ لگا دی
 لیکن مری انکادوں کے نیچے گولہ
 ہوا تھا۔ مگر جب اس انداز سے
 جس انداز سے آگ جل رہی تھی۔
 میں نے اس کاغذ پر درمگ کے
 حروف دیکھے۔ میں نے اسے اپنے
 ہاتھ میں لے کر جلدی بٹھا دیا۔ بتی کو
 روشنی کیا۔ اور ٹرے خوش سے
 اس مرد رکھا ہے ہوئے کاغذ کو پھر
 کھولا۔ جب میں نے آگ کیا۔ تو مجھے
 فوراً یہ خیال آگیا۔ کہ وہ حروف
 مجھے کے طور پر لکھے ہوئے ہیں اور
 حرف اس وقت دکھائی دیے میں
 جب اس میں آگ کے سامنے گیا تھا

آج ۲۵۔ اپریل ۱۹۹۸ء کے لیے حضور
 مستبٹانہ نے دعوت کے لئے مدعو کیا ہے اور
 چونکہ مجھے ڈر ہے کہ بچے میری ٹوٹی کیلے
 اور اکرے کی کھائے تا حوس ہو وہ میرا
 وارث ہونا چاہئے اور میرے ساتھ ایسا
 سلوک کرے۔ جو کارڈ میل کیا اور نیٹی
 وڈ گلو سے اوس نے کیا ہے جہاں اس
 نے زبردیا تھا۔ اسلئے میں اپنے بچے
 کا پڑوسا ڈاکو اپنا تنہا وارث کرتا ہوں
 کہ میں نے ایک نگہ میں جسے وہ جانتا ہے
 اور میرے ساتھ دیکھ آیا ہے۔ یعنی
 مانٹی کر سٹو کے ایک بھوٹے سے جو پرے
 کی غار و غین جو کچھ میرے پاس تھا
 مثلاً اشرفیاں مہربں جو اہرات ہرے
 موتی مدون کئے ہیں۔ اس خزانے
 کی موجودگی کا مجھے ہی علم ہے۔ اسکی
 نقاد و کوئی میں لاکھ روپی کروں کی
 ہوگی۔ یہ جگہ ایسی چھٹی کہاڑی سے
 مشرق کی طرف ڈاہنے رخ سے ہوا
 پہاڑ کو دے سے معلوم ہوگی۔ ان عادی
 میں دو سو راہیں ساری گئی ہیں جو
 دوسری سو راہ کے پہلے سرے پہ ہے
 اور یہ خزانہ میں محض اوس کی وصیت
 میں لکھ دیا ہوں

۲۵۔ اپریل ۱۹۹۸ء

سبہر ریادا

فایر یا۔ کہا اب بھی سچے باہیں؟
 ڈنٹیز۔ (فکر سے) یہ کارڈ نہیں سادہ
 کی تقریر ہے اور وہ وصیت نامہ جسکی
 انہی دستا تک سچو ہوتی رہی۔
 فایر یا۔ ہنسک۔ اور کیا۔ ہ۔ کہنا
 ہے؟
 ڈنٹیز۔ اور کس نے اوسے یہ کہہ ۵۰
 اب ہے۔ مکمل کیا؟
 فایر یا۔ میں نے کیا۔ باقی کے ٹکڑے
 مدو پا کر میں نے باقی کو فیا س کر لیا
 کا فذ کی سطروں کی عبا ئی سے میں نے
 ماہا لیا۔ اور چونکہ کسی قدر مطلب
 فوٹا ہر ہو گیا تھا۔ اوس کے در لیے
 باقی کے مطلب کو بوجھ لیا۔ جسے کہ ایک
 چھوٹی سی کرں سے اندر پیری عا میں
 ہم پتہ لکھتے ہیں۔ ویسے ہی اسکا مد میں
 نے لگا لیا۔

ڈنٹیز۔ اور جب نام اس پیچھے لکھو گئے۔
 تو تم نے کہا کیا؟

فایر یا۔ میں نے روانہ ہو نکا اداہ کہا
 اور اسی وقت روانہ ہو گیا۔ اور اپنی سٹا
 وہ کتاب لے گیا جہاں کہ کہا تھا کہ
 تمام اطالیہ کی ایک سلطنت ساری تھا
 لکس کیپٹ ہر جسے ناک دور جی لوئیس آس
 ۔ ۱۷۱۰ سو قسٹ مولین کی مرہی کے زمانہ
 ہو گئے۔ کہ اوس کے ہاں سٹا پیدا ہوا۔
 سو پوں کی تقسیم کی اور روکی مالی انگلیں

جہ پر پڑنے لگیں۔ اور چونکہ اس علی کا زمانہ ہو گیا۔ اس لئے اوس کا مطلب وہ سمجھ نہ سکے۔ اس لئے اوس نے اس وقت جب میں یا حبیبوں سے زمانہ ہونے والا تھا۔ چنے گرفتار کر لیا اور پھر اوس نے ڈسٹر کو تخت سے اٹھا کر کے کہا۔ اب میرے عزیز جو کچھ میں جانتا تھا۔ اوس کی نہیں ضروری اگر تم کبھی بہار سے جہان بیا کر بھاگ گئی تو آدھا نہ ہارا ہوا۔ اور اگر میں یہاں مرھاؤں اور تم تنہا یہاں سے بھاگو۔ دوسرا نہ ہارا۔

ڈسٹرن بیس وپنی کرتے ہوئے کیا ہمارے سوا اس خراسے کا کوئی اور جتنی وارث ہیں

خبر دا۔ نہیں ہیں۔ وہ خاندان والا ہو گیا ہے آخری کاشی دی

یہ بچے ایسا وارث پایا اور ہمارے دوست، مائے مریدانہ کیا اور جو کچھ کہ اس میں تھا یہیں نہیں ایسا لے لے ہیں اتنی ترکو اگر چہ یہاں حرام ہو گیا۔ تو ہم مل کر تلف آٹھ لگے۔

ڈسٹرن۔ اور تم کہتے ہو۔ اس خراسے کی مفاد

فیر دا۔ بیس لاکھ روپی کروں ہے جو خربنا ہمارا ایک کروڑ تیس لاکھ

روپیہ ہوتا ہے۔

ڈسٹرن۔ اپنی ٹری معذرت کر اور ڈنگا کر ماکھن

فیر دا۔ ماکھن۔ کبوں ماکھن کیسے۔

سیا ڈاکا خاندان پھر ہو پر حدی میں

قدیم خاندان تھا۔ اور بڑا دولت مند اور ریر دوست تھا۔ اور اس وقت میں

نام تمام کے بیٹوں سے مرلی ہو گیا۔ اور تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔

سوئے اور واپرات کا کسی طور سے بچے رہا آخر کے دیں رو می خاندان فاقوں سے

مر رہے ہیں۔ گو ایں کے دس لاکھ میرے اور واپرات ہیں۔ اور رات میں

رست اچھے کئے ہیں۔ ان کو وہ چھوڑ رہیں سکتے۔ اب اس نے خیال کیا۔ کہ وہ

سپینا دیکھ رہا ہے وہ فکر اور خوشی سے جنتیں کہا رہا تھا۔

فیر دا۔ میں نے نہ راز اس لئے تم سے

تبی مدت تک جو سپینا دیکھ رہا تھا

کہ پھر یہاں قامت کروں۔ اور میراں کروں۔ اگر تھادی کے پٹے ہم بھاگ گئے

تو میں نہیں حدیرہ مانجی کر سٹو میں لے جاتا۔ اب تم ہو۔ جو جے دیاں لے چلو گے۔

ڈسٹرن۔ میرے عزیز دوست۔ یہ خبر نہ ہا

ہے۔ میرا تیں کوئی حق نہیں۔ میں نہ ہا

کوئی رشتہ دار نہیں ہوں۔

فیر یا۔ ڈھانڈے تم میرے شے ہو۔ ڈاکو پوری
قید تھے تم تھے ہو۔ ہر ایشیہ نکل دے گی
ضرورت دلاتا ہے۔ مرنے نہیں میری
سلی کے لئے بھیج دیا ہے۔ فیر یا۔ فیر یا
اوس ماز کو شے وہ استھال کر سکتا
نفا۔ لاس کا۔ ڈھنڈا اوس سے چھٹ
کر زار و قطار رہا۔

انسان پاپ پتھر کی کانٹا سلسلہ

اب یہ حوالہ جو اپنے عرصہ تک فیر یا
کے غور و فکر کے پیش نظر لکھا تھا۔ اوس
کی آئینہ دوستی کے لئے تھے فیر یا
واقعی طور پر بیٹے کے قرب کرنا تھا یقین
دلا سکتا تھا۔ جس سے اوس کی عظمت
اور قدر و مرتبہ اوس کی فکر و خیال پر
ہو گئے تھے۔ ہر ایک دن وہ اس رکتہ
کی نسبت سوچا کرتا۔ اور ڈھنڈا
اوس فائدہ سے کی نسبت جو ایک شخص
اتنے کثیر روپے سے اپنے دوست کو
فیع پہنچا سکتا ہے ذکر کیا کرنا اور
اس وقت ڈھنڈا کا چہرہ لگایا ہوا تھا۔
کیونکہ اس فائدہ کے لئے وہ اوس سے حلف
آٹھائی تھی۔ یا د آجاتی اور وہ خیال
کرتا کہ کس قدر اچھا اور اچھا

اس جیسے پا ہاں دوست ہے اپنے دوستوں
کو بھیج سکتا ہے۔
فیر یا۔ مانی کر سٹو کے جیر سے کو نہیں
ہاں تھا۔ لیکن ڈھنڈا کو وہ معلوم تھا۔
اکثر جہاز رانی کرتے وقت اس سے
اسے دیکھا تھا۔ کیونکہ پاشیون کو نہیں
میل کے فاصلہ پر گاہ کا اور حیرت انگیز
کے درمیان واقع تھا۔ اور اس پر کوئی
شخص ہی آنا نہیں تھا۔ جو جہیز ایک
مجزوہ نما شکل کا ہے۔ اور معلوم ہوتا
ہے۔ کہ کوہ آتش فشانی کے عوا کے سبب
سمندر کی سطح پر اس کی تہ سے اٹھ آیا ہو
ڈھنڈا نے فیر یا کے حیرت سے کا نقشہ کھینچا
اور فیر یا نے اوس سے صلاح دی۔ کہ کہیں
اوس فیر یا کے کو حاصل کرے۔ لیکن
ڈھنڈا کو اس بات کا ایسی فکر اور اطمینان
حاصل نہیں تھا۔ یہ بات تو بھڑکے
گند چکی تھی۔ کہ جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا
کہ فیر یا دیوانہ ہے۔ وہ دیوانہ اور اگر
نہیں تھا۔ اور جس طریقے سے اوس نے
معلوم کیا تھا۔ جس سے اوس کی نسبت
دیوانگی کا شک تھا۔ وہ ہی وہ تھا۔
یا جس قدر کہ اوس کا ہوا۔
ہی اس کے اسکی سمجھ میں نہ آتا۔
کہ وہ کیا کیا۔ وہ خدا اور دیوانہ
ایسی وہ کہتا ہے۔ کہ اسی کا
اور گو وہ اس پر براہ کرم

عجائی ہیں جو باقیا ناچماد سے چیل تھا
 کہ اسودہ جو اندکھو مکروال پہونگا
 مگر یہ کہ بد قسم میدانوں کو کھٹی کھٹی اویں
 کی آخری ٹہنڈ بھی ٹھوم کرنے کی کوششیں
 کرنا عتی اور ان کے دل میں نہ خیال پیدا
 کرتی تھیں کہ پیسہ میدان پر پیسے کے لئے پیدا
 ہوئے ہیں ایک نئی مصیبت ان پر آگے
 وادی موٹی۔ سمندر کی طرف جو صبر لاتی تھی
 اور دلوں سے مہدم شری پہلی آتی تھی
 زمرہ و تقیہ بھی وہاں ہوں گے اُسے
 اور یوں اسکل مرست کر دیا اور جس
 سے راج کو ڈھکڑا بھر دیا تھا۔ اس
 را دار و پھر لا رکھا۔ اگر اہتیار
 اہم لڑنے کی ہوتی۔ کہ اس سوراج کو
 دہرا پاتا۔ یہ حیران کنے ایشیہ کو ماد
 دیا۔ یہاں پہونچتا اور رادہ ہوتی
 کہ وہاں کے پہاڑ کیلئے کا دھڑلہ سر پر
 پاتا اور مصیبت سے ایک سو دو سو سے
 ایک سو گنا ہاتا۔ یہی طور سے ایک سو تارہ
 اور مصیبت و دروازہ ان کے اوپر اور
 لگتا لگتا۔
 ڈیڑھ سو۔ (مٹلکس چہ نہ کر) نام دیکھتے ہو
 کہ جو ان کے سو گنا۔ نام و درخت معلوم
 ہوتی ہیں۔ کہ جو پیسے وہ اسباب کو بھی چھینے
 لگتا ہے جسے ہم اسی نسبت مری و مار
 اور اطاعت میں رہنا ہی دیکھتے ہو ہیں
 یہ نہ بہا سہہ رانچ پہاڑ نہ پیسے کا دھڑ

کھا ہے۔ اور میں اس غنڈہ کے لیے رہا ہوں
 سکتا ہے تہا رسے سا حرا نہ لکھ نہیں
 لگے گا۔ اور ہم میں سے کوئی بھی اویں قہر
 خاکے کو چھوڑ بیٹھا نہیں لکس مراد بھی
 وہ حرا نہ نہیں ہے جو مٹی کر سٹو کی ہوا
 کے نیچے دروں ہے بلکہ وہ خزانہ مادہ جو ایک
 اس حرا نہ کے سرا اور پہاڑ اچھے لکھنے لگا
 ناچماد رہا ہے۔ یہ علوم کی وہ کریں ہیں
 صلی شمس سے دماغ میں تم سے روسن
 کر دی ہے اور وہ رمان میں ہیں
 نم سے میرے لوح حافظہ مرتفت کر دیا
 ہے جو دال سے کھٹی خر تہیں سکتیں۔
 نہ محض علوم جو تم نے مجھے سکھا دیئے
 ہیں اور جو صفائی اصولوں کی تم نے
 مجھ پر آشکارا کی ہے۔ میرے علم پر
 وہ میرا حرا نہ ہے یہ وہ علم ہے جسے
 بہت سے لکے سادماں اور سس و فوم
 سادما ہے۔

میرا باب کو مادر کرو۔ رخر اندھوں
 سوئے اور ہزاروں جوابات ہیروں
 سے بچے۔ یہ وہ علم ہے تہا ری صحت
 میں جس کا تم رہہ ہو۔ رہنا۔ بہا رسے
 صحت میں آوار کو سسما جس سے میرا
 دل سوڑا ہوا تھا ہے۔ میرے دور کو
 تقویہ حاصل ہوتی جاتی ہے۔ اور میرا
 دھو دھڑ سے آہم کاموں کے لئے تیار رہتا
 جاتا ہے۔ اگر میں بھی آزاد ہوا۔ تو یہ سب

کچھ میرے کام دھو دیا اسے طر سے
 لڑھکا چہرہ کہ جب میں نے نہیں ہانا۔
 اوس وقت جو نا افسردہ سی چہرہ پر طاری ہو
 رہی تھی۔ اس میں کا دریا بس تھہر رہا
 نہیں۔ بہت سی چیزا خرابہ ہے جو مالی
 نہیں۔ بلکہ وہ بھی ہے۔ میں ایک ایسے حال
 کی تبادلی کے لئے احسان مند ہوں
 اور نہیں کہ کوئی سبب سبب ہوا۔
 مار گیا تھا کسوں نہ ہو۔ چہرہ سے خراب
 چہرہ نہیں سکتا
 اس طر سے اگر وہ دانش سادہ مان
 اور خاص طور پر نہیں شے۔ تاہم ان
 کہ وہی۔ میں باہم ملکر بر کر کے کا ارادہ کرنا
 ہم باہم کے عہدہ دے تاکہ اس خرابے
 کی گتیا کو چھپا سکیں کہ کھانا اس کھیلوں
 سے اسکا تذکرہ کرنا ہے اس سے
 کہا تھا۔ اوسکا وہاں ہاں دارد اور ما
 معلوم ہو رہی ہے اور اس سے پھر قلمی
 کا خط جو تھا اسکا کسی اوسے خیال تھا
 نہ آتا اس سے وہ بات اسنے احوال سناھی کے
 سے بھلا گئے کی کوئی کوئی بخیر۔ چنا
 رسا دیا اور اسکا وہ اسکی خاطر
 ہم دیر آنا تھا۔ اس ڈرنے مارنے کو
 ہو۔ وہ خط کہیں نہ پہنچا جو اسے
 لکھنے لکھنے ہو جا دیے۔ اس سے
 ڈنٹر کو رہائی دیا اور اس طر سے
 اس سے بھی متروک سے لکھنا

اور سے کرنا پھر اس سے دوسرے
 مخالف کر دیا۔ اور اسے نفس ہو گیا۔
 کہ اگر اول ٹکڑہ لکھا جاوے۔ کوئی
 اسکا مطلب نہ سمجھ سکے گا۔ بعض
 ویرا ڈنٹر کو صحت دینے دے گئے
 گ اور بتا۔ اور وہ بار بار اس بارے
 میں ہو رہی۔ کہ جب وہ آرا دوسرا
 لکھنے انہیں عمل میں لاوے۔ یہی
 ہر وقت ہی ماضی میں رہتی تھی۔
 اور ہر دم ہی حال اس کے دل میں
 رہتا تھا۔ کہ جس طر سے ہو۔ ماضی
 کے حیرت میں جاوے اور وہاں اسی
 حال میں رہے کہ کوئی شک و شبہ
 پیدا نہ ہو اور جب وہاں پہنچ جاوے
 وہاں عہدہ عاروں کی حق کی کوشش
 کرے۔ اور اس سے مفر کو ڈھونڈ
 لکھے۔ مگر کھنا چاہیے۔ کہ وہ جائے
 مہر وہ دوسری عار کا پر لاگو نہ تھا۔
 اس اس سے اس وقت اگر ہلکی جلی
 نہ گدرا۔ تو آہستہ آہستہ گدرا گیا۔ مگر
 کے ناکہ اور ناؤں کو آرام نہ ہوا۔ گو
 اسکی ماضی و پیش میں کچھ فرق نہ آیا
 تھا اور علاوہ اس اعلیٰ تعلیم
 کے ہکا ہم نے سنا کہا ہے اسے
 سنی کو اسے اپنے اعلیٰ شخص کی طرح
 صریح ہرے ہوئے طرح کی تعلیم
 جو آہ سے آپ کچھ نہ کچھ سنا رہا ہے

وہ اس طور سے ہمیشہ کام میں لگے رہے
بچے حیرہ تو اس لئے زادہ اس ماں
میں مہر و مہر رہتا تھا۔ کہ اس کے معام
ہ ہو۔ کہ وہ لوڑھا ہو گیا ہے۔ اور
ڈشیر اس لئے کہ کالعدم گزشتہ زمانہ
ہو اس کے لوح حافظہ میں مہر و مہر
حکمت کی چمک کی طرح چمکتا تھا یاد
کر کے دل بہت نہ اٹھا دے۔ اس طور
سے ہر ایک ماب جسے دنیا میں عام طور
سے سطح میں ماس و اطمینان گذرتی
جاتی ہے گذرتی گئی۔

لیکن اس سطحی اطمینان کے سچے لوح
کے دل میں بہت جاک میں ملی ہوئی۔
آر و ماس اور بہت حسرت داراں
فہم ہوا تھا۔ کیونکہ جس کسی حیرہ کے
وہ ماس نہ ہوتا۔ نوادہ کے دل سے
آہ نکلتی ایک دن یوں اتفاق ہوا
کہ ایڈیٹر اچانک میڈار ہوا۔ اس سے
سنا۔ کہ کوئی غلطی ہے اس لئے آنکھیں
کھولیں۔ اور مارکی میں آنکھیں بہاڑ
بہاڑ کر دیکھا۔ گالوں میں ایک آواز
پڑی معلوم ہوئی انڈسٹر نے کہا اسوں
کہا یہ ہو سکتا ہے۔

اس لئے ایسی چار چائی کو کہہ کایا پھر
آٹھا ہوا اس سوراخ میں داخل ہو کر حیرت
پچھ گیا۔ حیرہ وارہ کٹھا تھا۔ ٹٹھالے حیرت
کی روکھنی میں جسکی سبب ہم نے ذکر

کہا ہے ڈشیر نے اس میں مرد کو روک دیا
مگر جو جس میں اور ہار پائی سے پچھنے ہوئے
دیکھا اسکی خط و حال سے وہ بیمار ہی گیا
تھی۔ جسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ جب اس
لے پہلی دفعہ وہ علامات دیکھی تھی تو وہ
سخت گہرا گھاٹا۔

چیرا۔ اسے سلم چم کر کے اسوں میں سے
عبر دوست م سمجھتے ہو۔ پھر وہ میاں
کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ معلوم
ہوتی۔

انڈا منڈا کے ٹٹھالے میں نکل۔ اور
و اس میں ماحہ ہو کر دروازے کی طرف
چھٹا۔ اور کہے لگا مدد مدد۔ حیرہ
میں بھی طاقت تھی۔

فیرا گیا۔ چب چاب۔ یہیں بس ہر کام
ہو گیا اس تم آگ اپنا حیاں کرو۔ اور
ایسی حالت اسی ساؤ۔ کہ ماں اس فیہ
کو سرداشت کر سکو۔ یا یہاں سے ہانگے
کی حیر میں کرو۔ کہ کہہ میں نے ہان
کہا ہے اسے اسے اسے لو کر کے لئے
میں لگیں گے۔ اور اگر معلوم ہو گیا
کہ ہم نے یہاں کہا کچھ نہ مانا ہوا ہے۔ تو
ایک لمحہ اس کے صانع ہو یہیں کوئی کلام
نہیں علاوہ اس میرے دوست نہیں
معلوم ہے۔ کہ یہ کوٹھڑی جسے میں اس
ہمیشہ کے لئے چھوڑے والا ہوں۔ خالی
میں رہیگی۔ کوئی اور کھنٹا ہلدی میری

جگہ آفا دلگا اور اُسے غم غماب کے
 درستی معلوم ہوگے شاہد وہ لوہا
 معصوم اور نونا ہو۔ اور یہاں تھا کہ
 دکھانے کے کام میں مدد دے سکے۔
 میں وہاں سے لئے سدرہ راہ ہوں
 اب یہ نانا تو اس جسم تمہیں ہکڑ بند کیا
 نہیں رکھینگا۔ آخر خدا نے تمہارے
 لئے کچھ آپ کر دیا ہے جو کچھ اوس
 نے غم سے لیا ہے۔ اور اس سے وہ بہت
 کچھ تمہیں دیگا۔ اب میرے فورمیکا
 وقت ہے اپنا مشا اوس کے فائدہ
 سے چیل گیا۔ اور کپٹے لگا اے کلر
 دوست اُسے دست کہیں اُسے منہ
 کہیں۔ اور پیر یا ہر جا ہو کر کوئلہ
 کچھ دینا کہ اوسے کچھ ہو سکے نہیں
 رہی بھی اوس نے کہا۔ آہ اہل نے
 تمہیں ایک دفعہ دوا سے بچا ہے۔
 اب دوسری دفعہ بھی بچاؤ لگا۔ اور
 چار پائی کے پاؤں کو اٹھا کر اوس نے
 وہ شیشی جس میں سترخ سترخ عرف
 نسا۔ لنگائی۔ اور پھر تار بلند۔ اوس
 نے کہا۔ دیکھیں ابھی کچھ باقی ہے۔
 جلدی جلدی مجھے کچھ تھکن۔ کسا کر
 کیا کوئی دیا ایک دسے دالی بنے کمرے
 کمرہ زوہد و صفت وہیں جس میں ہوں
 قابو یا۔ دوسرے ملاک (اُس میں رہی
 سکیں کچھ نہ صافیت نہیں۔ جدا ہوا ہوا

کہ آدمی جسے اوس نے پیدا کیا اور
 جس کے دل میں زندگی کی جھپٹ اوس
 نے کوٹ کوٹ کر مٹا دی ہے۔ اپنی
 زندگی کو بچانے کے لئے جو کچھ اس سے
 ہو سکتا ہے کرے گا اس سے لکھنا
 ہوگی۔ مگر پھر بھی جی چاہتا ہے
 ڈسٹر۔ آہ۔ ناں۔ ناں اور میں جابجا
 ہوں۔ کہ تم بچ جاؤ گے۔

جانبیا۔ اچھا تو آ رہا تو مجھے سردی
 پڑ رہی ہے۔ میں جوں کو اپنے دماغ کی
 طرف حرکت کرنے دیکھتا ہوں دیکھو
 میرے دماغ کیسے بچ رہے ہیں میری
 ٹہیاں ٹوٹی حالی ہیں۔ اور میرا تمام
 جسم کاسپ رہا ہے ہاتھ میرے ہاتھ
 ہماری کابھت رورہ جاویگا۔ اور
 پاؤں گلشن کے بعد سوائے شت خاک کے
 مجھ سے اور کچھ باقی نہ رہے گا
 ڈسٹر۔ دہاں تک غم اور فک کہہ کے آواز
 ۹۵

جس پر اب صحت عم نے پہلے کسا تھا۔ ویسے
 اس کے ہاتھ اتنا انتظار رکھوں کرتے ہو۔
 زندگی کا سوا مجھ میں سوکھتا جا رہا ہے
 پھر اسے مفہوم بچاؤں اور ناؤں کی
 طرف دیکھ کر اوس سے کہا۔ موت اس
 آدمی کا دم کہ چلی ہے اگر تم مجھے دس
 مارہ دھرتے ڈنار دیکھ کہ جسے ہوں
 ہیں آئی تو پھر باقی عمر میں صحت

فکڑکا۔ ایسا ہاتھ اس کے دل پر اس
لے رکھا۔ اور محسوس کیا کہ اس کا
حرم رفتہ رفتہ سرد پڑنا چاہتا ہے
اور دل کی حرکت زیادہ دیرم اور
سست ہوتی جاتی ہے یہاں
تک کہ اسے محسوس ہوا کہ اب
وہ حرکت بھی بند ہو گئی۔ ہاں اس کی
آفریں حرکت بھی بند ہو گئی چہرہ
کا رنگ بھی سرد ہو گیا۔ آنکھیں کھلی
رہیں اور لہر پھرائی ہوئی۔ صبح
کے چھوٹے تھے۔ اور دس نکلا تھا
ان کی کمر بن اندر آ رہی تھیں اور
اپ کی رد کسی کو انہوں نے اور
بھی نہ ہم کیا۔ معلوم کے چہرے پر
غیب عین اٹھا ہوا معلوم ہوتا تھا
ص منے کبھی کبھی رد کی کا عکس
بھی معلوم ہوتا تھا۔ جب دس اور
راست کے بیچ میں یہ کش لکھن چار
بھی۔ ڈیٹر کو ابھی تک شک تھا لیکن
جو ہی کہ رہا وہ دس چٹا ہوا اور
معلوم ہوا کہ وہ لاش۔ کہ اس
پٹھر اسے۔ پھر لودہ ہاتھ ہتھ دنا
اور حلق ہوا۔ اس کے دل میں
انکھ ہاتھ کو داس کے کی حرات تھی
جو چار ماٹی سے ماہر نکلا ہوا تھا
ان میں اس پھرائی ہوئی لہر کی
طرف دیکھنے کی حرات نہیں پڑتی تھی جب

اس نے بند کر کے کی کوشش کی
تھی۔ مگر سدھیں کر سکا تھا۔ جو نہیں وہ
انہیں بند کر دیتا وہی وہ کھل پڑتی تھیں
اور اس نے لب کو بچھا دیا خرداری سے
اوسے چھپا دیا۔ اور پھر جلا گیا اور
ارنے وقت اس حور دربار کے کو
جہاں تک احسا ط سے ممکن ہوا۔ سدھ گیا
وقت فاروق کے آنیکا تھا۔ اور وہ
آ رہا تھا۔ پہلے وہ ڈیٹر کے کمرے میں آیا
اور اسے چھوڑ کر وہ فیڑیا کی کوٹھری میں
جائے لگا۔ جہاں وہ صبح کا کھانا اور کچھ کپڑا
لجھا رہا تھا کوئی ای مانت واقع نہیں
ہوئی۔ کہ اسے بگاسا کہ کیا ہوا ہے
یا کیا ہیں ہوا۔ وہ ایسے راستے
پر جلا گیا۔
ڈیٹر کے دل میں اس وقت
ہراسہ دور سے۔ آ رہا تھا
ہوئی۔ کہ اس کموت دوست کی
کوٹھری میں کیا ہو رہا ہے۔ اسلئے
وہ لوسٹ شدہ پھر راستے سے اہل
ہوا۔ ابھی کہ دارودہ فیڑیا لگا رہا تھا
اور اس کی مابین سینے کے لئے جا
ہو گیا۔ اور اس کی مدد کے لئے
پکارا اور آدمی بھی آ گئے۔ اور اس
دوڑی اور سسپا ہوں کے باؤں کی
آواز آئی۔ اور گور رہی آنا۔

ایک منٹ لے جا رہا تھا کی آواز سنیں
 جس سے وہ اس لاش کو حرکت دے
 کہتے تھے۔ گور کی آواز سنی جس سے
 اوہ نہیں کہا کہ اس کے چہرے پر کچھ
 یا لہو پھٹرکا جا دے اور معلوم کر کے
 کہ ادھر سے اسے ہوش نہیں آئی۔
 اوں نے ڈاکٹر کو بلا بھیجا گور پر پھر مہر
 چلا گیا۔ کچھ دھم سے پھر ہوئے
 لفظ ڈسٹر کے کالوں میں آئے اور پھر
 اس نے انکو مٹھٹھا کرتے ہوئے دیکھا۔
 ایک سال۔ جب پاگل ایچہ ترائوں کی
 حریفیہ کیلئے چلا گیا ہے اس کا سفر
 سلامت ہو۔
 دوسرا۔ مادو دیکھ اس کے پاس
 کہڑوں ہیں۔ مگر اس کے پاس کئی
 کو کوڑی ہیں لکھنے کی۔
 تیسرا۔ آہ قلندہ الہ کا کون گران
 نہیں ہے۔
 وہی پہلا بولنے والا۔ چونکہ وہ
 یاد ہی تھا۔ ساڈ دہاں سے اس کا
 حوت لے۔ ہاں ضرور اس کے لئے
 وہاں سے کوئی کمل عامت ہوگا
 ہی۔
 ایک منٹ لے سب ماتیں ہیں۔ مگر
 چھیکہ اہوں نے کہا تھا۔ اس قدر سمجھا۔
 سب چھپتے ہو گئے۔ اور اس نے حیاں
 کیا۔ کہ وہ کمرے سے چلے گئے ہیں

بھڑکی۔ ہاں حلیکی اس میں حرارت پیدا
 نہیں ہوئی تھی وہ حیاں کرتا تھا۔ کہ ممکن
 نہیں کہ لاش اکیلے چھوڑ گئے ہوں اس لئے
 وہ پیپ چاہ رہا ہے جس وقت ہاکر
 کھڑا رہا۔ ایسا سانس بھی روکے ہوئے تھے
 ایک گھنٹہ کے احتتام پر اس نے ایک
 آملا آہستہ سے سنی اور دتہ رفتہ
 ادبھی ہوتی گئی۔ اب گور مر رہا تھا۔
 اور اس کے پیچھے ڈاکٹر اور دیگر آدمی
 تھے۔ وراسی در لکھنے لگے ماکمل خاموش
 ہو گیا۔ اس معاملہ میں ہوا۔ کہ گویا ڈاکٹر
 لاش کو دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہے۔ جس کے بعد ہر
 ایک کی آنکھیں اس کی طرف لگ گئیں
 جس بیماری کے مدد سے بیمار یہ ہوش
 ہوا تھا۔ اس کی علامات کو اس نے دیکھا
 اور کہا کہ وہ مر گیا ہے۔ اس پر ایسے
 حالات اور جوابات شروع ہوئے کہ
 جنہ ڈیٹٹر کو بہت عصہ آیا کہ وہ کہہ
 چاہتا تھا کہ جیسے اس بیمار سے پیریا
 سے اسے صحت ہے دیئے سب
 دیا اس سے بیمار کرے۔
 گور۔ ڈاکٹر کی مات پر لپٹیں
 کر کے، پہلے آپ کے مات شکر بہت
 انوس ہوا ہے۔ کہ وہ میر مردانہ کل
 مر گیا ہے۔ کیونکہ وہ لے مر رہا اور
 خاموش آدمی تھا۔ اور اپنی پہلے
 وونی میں گئے تھا۔ اور اس کے

جسے میں کہتا ہوں
گوارہ دار وہ ہے، اقم نے کھی نہیں
کہا کہ یہ ہمیں سمار ہے۔

داروغہ صاحب ہیں بعض نت
مجھے داسا میں سا کر بہت جوں کیا کرنا

تھا۔ ایک دن جب میری بیوی بیمار
تھی۔ اس نے ایک نسخہ لکھ کر دیا اور
اُس کے استعمال کرانے سے وہ چکی ہو گئی
ڈاکٹر آہ آہ مجھے اس بات کی کوئی

خبر نہیں تھی۔ کہ وہ مراحہ ہے لیکن اسے
گورہ صاحب میں ایسا نہ لگتا ہوں کہ
آپ اس کی ایسی طرح سے غور کیا
تو سر و تکلیف کس گئے

گورہ تلی رکھیں اسے نئے کسل
میں دس کما جائیگا۔ کیا اس سے تو
راضی ہو۔ ؟

داروغہ کیا حضور کے رو رہی۔ باب
میں بسمل کرنی چاہئے

گوارہ دار۔ بیٹک گر جلی کرو۔ میں یہاں
سارا دن ہیں پھر سکتا۔ اور سر لو پھر اور

باہر آٹھنے کی آواز سنائی گئی اور ایک
لحظہ کے بعد ڈپسٹر کے کاروں میں گھڑی

کی آواز سنائی دی۔ چار ماٹھی کے
اٹھا لیے وقت آوار آئی۔ اور ایک ہی

کے پاؤں کے آوار کو جو اسے اٹھا رہا
تھا اور اسے سہا پھر اسے چاٹائی

لے رہا تھا۔ اسے سب سے ڈاوس مار

رکھا گیا۔ آوار کی

گورہ سو۔ شام کے وقت
ایک لڑکے کیا حارہ ہوگا۔

گورہ تو ممکن نہیں۔ غلطے کا یادری

کل مجھے سے ایک ہفتہ کی رحمت
لے گیا ہے میں نے اس سے کہا تھا

کہ اس کی غیر حاضری میں میں بیماروں
کے پاس ہو آ کر دنگا۔ اگر حارہ سے

صربا لے اس قدر طبعی کی تو لے
پھر پھر رہا چلتے۔

ڈاکٹر۔ ایسے ہم بیشکی اس طور سے
میرٹی دیکھ کر۔ افسوس۔ افسوس وہ تو

یادری بھی ہے خدا اسکے بدنت کی عزت
کر یگا۔ اور شیطان کو اس کا خوار نہ

رٹ ہے حالے یہ جوس ہو لے بیس دیگا
اس کے بعد عورت رو رہے اوروں لے

تھہر لگا۔ اس وقت تک ہی دستور
تھا کہ جو کوئی پیدا جائے میں مر جاتا تھا

اوسے کسل میں ڈال کر دن کر دیا
کرتے تھے

گورہ سو۔ شام کو
آج شام کو

داروغہ اسے کیا ہم اس کے پاس نہیں
کئے گئے؟ دس گیا رہ گئے؟

گورہ نہ۔ اس کے کما حاصل۔ دروازہ
بند کر دو اور اسے ایسے طور سے

بائی رہے رہے دیکھ گیا وہ زندہ ہے میں

اور کچھ نہ کر دے۔

پھر وہ چلے گئے اور قدموں کی آہٹ حالی
جاتے مدہ ہو گئی۔ دروازہ کا شور بھی
صاحب اسکی چٹخاں آدار کر گئیں نہ ہو گیا
اور اساعلم حاموش طاری ہوا۔ کہ کچھ
کہا نہیں جاسکتا۔ ہاں موت کا سماں
بدرہا ہوا تھا۔ جس سے اس لوحوں
کی بہت کا نور ہوئی جالی تھی۔ پھر اس نے
ٹری احتیاط سے پھیراٹھایا اور خوب ہوا
سے کوسے کے ارد گرد دکھا۔ وہ حالی تھا
اور ڈبھڑا دے خالی یا کر ادر گیا۔

بیوان باب

قلعہ ایف کا درس

جاری ہاں رہاں روستی کی کس بہت
رز د تا کی میں سے آکر پڑتی تھی
ایک موٹا کل پڑا ہوا معلوم ہوا۔ اس
لائٹ ڈامپ کر رکھے ہوئے تھی۔ یہ
گویا قبر ہا کا آخری کفن تھا۔ جس کی
چھبے کہ داروہ نے کہا تھا۔ بہت کم
قیمت تھی۔ پھر سب کچھ ٹیکسل بیریہ
ہو گیا ڈیپٹر اور اس کے قدیم دوست
کے درمیان آجی جرائی ہو گئی۔ تھی۔
وہ ان آنکھوں کی طرف ہو کھلی رہ گئی
حقین۔ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس سے

ایسے نم انگر نظارہ کی جھلک نہ داشت
ہو سکتی تھی۔ وہ اسکو ہاتھ میں نہیں
لے سکتا تھا۔ جس سے اس کی آنکھوں
کے آگے سے وہ پردہ اٹھا دیا
تھا۔ جس کے سبب سے اسکی آنکھیں
کھلے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ وہ پیرا ص کے
سامنے اسے ملکر ہنسی اور محبت سے
ماس کر نیکی عادت ہو گئی تھی۔ اب
دم نہیں لیتا تھا صرحوں لوں کے
وہ اس حواسک چارہائی کے کسارے
پر مٹھ گیا۔ اور نگاہیں نکلیں غلط کھالی
ہنا ہاں وہ پھر تہارہ گیا پیراں کے
ہاں کوئی مات کرے والا۔ تھا پھر اس
لے اپنے تنہا گویا عدم کے سہمیں گرفتار
پایا۔ سہامی لوح تھا۔ نہ وہ کسی کو دیکھ
سکتا تھا۔ نہ کسی سے کچھ میں سکتا تھا
وہ شخص جس نے پھر رنگ کی محبت اس
کے قاب میں پہونکی تھی۔ مرا پڑا تھا
کیا یہ دوست نہیں تھا۔ کہ پیرا صیا نانا لیتے
حالت کے ہاں حاد سے۔ اور اس نہایت
لکھت اور محبت کے بدرہ رنگ کے
مٹے کو حل کرے
خود کشی کا حال جسے فیریلے ڈیپٹر کے
دل سے دور کر دیا تھا۔ اور ص دہ
رہہ تھا۔ اس کے سلسلہ مہات
اس کے لوح محفوظ فہ ہو گئی تھی
اس کے سامنے یہ باب مردہ جسم کے

سامیہ ادنیٰ صورت مدہ کر آنکھری ہوئی۔ اور اس نے کہا اگر میں مرھاؤں تو جہاں وہ جاٹکا لے گیا وہاں میں جاؤں گا۔ لیکن مردوں تو کیسے مردوں اور بھڑاس اس نے کہا یہ بات بہت آسان ہے میں نہیں رہتا ہوں جب کوئی درد زدہ کھولے گا۔ اس سے لپٹ جاؤں گا۔ ہی وہ مجھے مار دے گا۔ لیکن ہم داندہ کے دوت علی السالکان ہوا کرتا ہے کہار بھی ناسیہ ملد پھاؤں کی جوتیوں پر یاٹے جالے ہیں۔ ڈنکے کے دل میں اس قسم کی موت سے بچا ہوا اور ایک سے نکل پھر مدگی اور آدمی کی حواش نے اس کے دل میں جون مارا۔

دینے پر مردوں آہ ہیں اس قدر لگا اور مصائب کے بعد کئے جاں دوں۔ موت اباں اگر میری موت آگئی ہوتی تو خوب فضا۔ لیکن اب مرنا بہت تکلیف دہ اور جانگزا معلوم ہوتا ہے۔ اب میں زندہ رہتا اور دیانے کھیلوں سے آخر تک گما چاہتا ہوں۔ میں اس شادمانی کو سراپیں محروم کیا گیا ہوں یہ حاصل کر لوں گے ہتیر دے کے جہر لا رہا ہے کہ یہ دتموں کا موت جہروں۔ اور سادکوں رات ہے کہ لاش در سب قابل استکریہ ادا کرے کے ہوں۔ پھر بھی یہ لوگ مجھے یہاں فراموش کر دیں گے۔ اور میں میرا کی

طرح مد حالے میں مرھاؤں گا۔ جب اس نے یہ کہا لوہے جس حرکت ہو کر بیٹھا اس کی آنکھیں لپٹے طور سے گڑی ہوئی تھیں جیسے اس آدمی کی ہوتی ہیں جس کے دل میں کوئی خال بچتہ حوٹہ کھلتا ہے۔ اور اس سے وہ عالم تحریر میں رہتا ہے۔ اچانک وہ اٹھ کھڑا ہوا اپنا ہاتھ اس نے اپنے سر پر رکھا گو تاکہ اس کے دماغ میں چکر لگے۔ دوتیں دھڑک رہی تھیں کہ گرو پھر اور پھر طہری پھر گما اور کہنے لگا۔ آہ آہ یہ جیال میرے دل میں کون ٹاٹا ہے۔ اے مہرباں خدا کیا تو ہے جو کہ سوائے مردوں کے کوئی اس قید حالے سے زندہ آزاد نہیں ہوتا۔ تو مجھے اس کی حکم اختیار کرنی چاہیے۔ اس پر دوبارہ غور کرنا سب سے جا کر اور تاکہ ادا کا حق ہو اور ارادہ بدل جائے۔ وہ اس حوٹا کمل کی طرف جھکا۔ اور چاقو سے جو ہر ہاتھ سا ناقصا۔ اس سے کھول لاش کو کمل سے علیحدہ کیا۔ اور اسے ایسی آنکھری میں لے گیا۔ اپنے بستر پر اسے لٹا دیا۔ اور ایک پچھڑا حوٹہ اپنے سر پر لپٹا کر رکھا۔ اس کے سر کے گرد لپٹ دیا۔ اس سے کپڑے سے اسے ڈھاپ دیا اور ایک دفعہ اس پر ہتھی مہر ہوئی ہوئی پستانی کو لوسہ دیا۔ اور اس کے ہوتی آنکھوں کو جو ہاتھ حوٹا رکھا کی دیتی تھیں۔ ہلکے ہلکی کوسٹش کی۔ مگر وہ

مردہ ہوئیں۔ بہر کو دیوار کی طرف دیکھ دیا تاکہ کھانا ملا جو اس کے کوحب وہ کھانا ملا وہ یقین ہو کہ وہ سویا ہوا ہے۔ جیسے کہ اس کا معمولی دستور تھا۔ پھر وہ واپس ہوا۔ حار پانی کو دیوار سے لگا دیا۔ دوسری کو کھڑی میں گیا۔ اس پر سنبندہ جگہ سے سوئی دہاگا لیا اس نے چھڑوں کو انار کر پھینک دیا تاکہ اس میں صرف سم اس میں معلوم ہو اور اس میں داخل ہو کہ وہ اس طور سے لیٹ گیا جیسے کہ وہ اس لاش کو چھوڑ گئے تھے۔ اور جب ماکر وہ کہ گئے تھے۔ اسے سب کچھ کر لیا۔ اگر کسی۔ کسی سب سے قید خانہ والی وہاں آجاتے تو اس کے دل کی حالت سی حاتی ڈیپٹر کا ارادہ تھا۔ کہ تمام کے وقت کی اسطاری کر لیتا تاکہ وارو نہ ہو حاتمہ گروہ ڈرتا تھا کہ گور راما ارادہ نہ بدل لو۔ اور اس کو سویرے کے ہاں نیکا حکم دے اس صورت سے اس کی تصویر نے کسی نہ کسی طور سے صورت یکرولی تھی۔ اور وہ چاہتا تھا کہ اب وہ عمل میں بھی آجائے اگر اس اشار میں کہ وہ لیٹا رہے ہوں اور یہیں معلوم ہو جائے کہ مجھے مردہ کے رہے کہ وہ لیٹا رہا ہیں۔ اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ اپنے دوست ہی ہیں۔

اس نے تین سٹاٹ کر سبکی نہایت ہیں دیکھا۔ نلکہ چاقو سے اچانک کل کوہری سے پالاک کاٹ کر وہ کھول دیا جانتا تھا۔ اور اس کی گھبراہٹ سے بھاگے کے فائدے کی امید رکھتا تھا۔ اور اپنے جی میں کہتا تھا کہ اگر وہ یکٹے کی کوشش کریں گے۔ تو وہ اپنے جہاں سے جواب دینگا۔

اگر وہ اس قید خانے میں لیٹے اور نہر میں جا دہرا۔ تو اس نے کہا میں اپنے اوپر مٹی پڑے دوں گا اور جب راست ہوگی اور سب کوئی جگہ جائے گا۔ تو اسے وہاں سے ایسی سیٹھیں ہی نہ موڑی ہوں گی۔ کہ اس میں مٹی میں اسرار اسرار کر لکل جاؤ لگا اور بھڑا، یعنی اس نے کر لی۔ کہ اس کا لوجھ اسفلٹا ہمارے۔ ہو گا کہ اس کا وہ کل نہ کر سکے۔ اور اگر اس میں دھوکا لگا اور مٹی بہت ہمارے ہوئی تو ہر دم مردہ ہو جائیگا۔ جس سے کچھ مضائقہ نہیں۔ قصہ تو تمام ہو جائیگا ڈسٹر کو کھانا کھائے دوں ہو گئے تھے مگر بھوکہ پاں اسے معلوم نہیں ہوئی تھی۔ نہ اسے اب اس کا کچھ خیال ہی تھا اس کی حالت ہی اسے ایسی تھی۔ کہ اس ہاتھوں کے سوچنے کے لئے اسے درست ہی ہیں تھی۔

اول عطارہ جو ڈش کے قول میں تھا یہ
کھا کہ حسب کھانا آگیا۔ وہ اس کے نہ ہونگا
نہ نہ جو۔ اوس ویاں کیسلی آتا ہوں کھل
چاویہ کر ہوسا ہمتی سے کوئی نہیں دھجھک
ڈش رکام کرتے کرتے کھانے کھا ماما داری
ایسی دھب ہی آتا ہا تھا حسب وہ چار بانی
رکشا ہوا سوا فھا۔ ایسودنہ آدھ اسکی
روٹی اور سو رہا میسر ہو کہ کھا ماما۔ اور پیر
کوئی کھمہ کچھ جلا جانا کھا سپاڈ ایسودنہ وارو
معدول کی طرح حسب درجہ اور دیکھا کہ
اوسے کوئی حواس ہا ہا۔ چار بانی کیس پاس
ہا دے اور اس طور سے اوسے سب کچھ
معلوم ہو جاوے۔

حسب رات سے کا دھب آتا۔ لوانی ڈش
کی دیکھا ہا دے رما دھ ٹرہ گئی اوس سے
اسا لایہ دل پر دیکھا اگر اس کی جس کہاں
رکھ سکتی تھی۔ اور دوسرے سے وہ اپنی
میتانی سے لپیہ یہ پوچھتا تھا لفظ لفظ اسکا
تاہم جو دکانیہ ہا تاہا اور اسکا دل میں
طور سے مسکڑھا مانہا کہ گوما مسجد ہو گیا ہے
چہ وہ حیاں کرتا کہ اسکی موت فریہ آگئی
تاہم وہ لاکسی عیقا و مشور کے طہ میں
گہ رتا گیا۔ جس سے ڈش کو معلوم ہوا
کہ اس اول مرتلے سے لوجاسا ملی ہا جھکا
لگوں سے آکر کارا میں وقت ہر گوریز
سے مفر رہا تھا ماؤں کی تو بہشتی گئی
اکبر سے خدیاں کہا کہ اسکا دھب

آگیا۔ او تھی پتہ لکھے اور دوسری سے
اسا ساٹس روک لیا۔ روک لیا۔ روک لیا
کی حرکت مار گیا۔ اور سس ۴۰ دن
ار سے مرکھ سے چھکے اور نہ
سے مہوم کیا کہ وہ دو ہر کون ہیں جو
اوس کی جسو کے لئے آئے ہیں ہر سال
جلدی نقدن سے مہڈل ہو گیا۔ کیونکہ حسب
اوپوں سے نا لوتہ کو چیتے رکھا تو اوس
سے اوسکی آواز سنسی۔ دروازہ کھلا
اور کھل جس سے ڈش نے اگلا ہر ہر
دیکھی جو معلوم ہو رہی تھی۔ اوس سے وہ
کو چار بانی کی طہ سے اُسے دیکھتے قسٹر
میں دیکھ کر دروازہ سے سر پہی کھڑا رہ گیا
اور کھل کو ہر ایک سے سر دھل سے پکڑا
اگلا۔ (سہر آٹھا کر) گودہ لورھا اور
دلا اور سیلا او می تھا۔ مگر بھاری ہے
وہ لہری۔ رماؤ آٹھا کر اٹھتا ہے۔ چہ
سال ہا ہر رٹا باب کا دین اسال سے
دن میں شہر ہا تاہے
پھل۔ کما غم سے گرہ لگا دی ہے
وہ لہری۔ اس سے کہا فائدہ ہوگا جس
وہاں ملیں گے ہو دیکھا ہا کھا
پھل۔ اس تم سے ٹھیک کہا
ڈش۔ (دل ہی دل میں) اگر وہ کما ہے
او لہری نے اس ذمہ لاش کو مامون
ہو رہا تھا۔ اگلا اس سے ہر سہ کا بار
کہ یہ کما ہے اسے تین سو ساہا کما۔

اور پھر وہ ۱۰ دلو تمہیں شکے آگے آگے وہ آدمی
مشل لڑ جانا تھا۔ رشتہ کے اور ٹھیکے لگے
اچانک اس سے راس کی مارہ ورتہ ہوا
کو دیکھ کر اس نے اور اٹھ کھڑے ہو کر
اسا یہ ایک ناگہانی سے ہونے لگی۔ اور ساتھ
ہی اس کے ہم اور وہی سے معلق بھی کرکے
کوئی میں قدم گئے ہونگے کہ وہیں سے ناو
رکھنا ایک اس میں سے چلا گیا۔ اور ڈش
سے اس کی جونی کا آوارہ فرسٹ ہونے لگا
اور اسے دل میں کہنے لگا کہ میں کہاں
ہوں۔

اٹھنا بیٹھنا
وہ آدمی وہ ہلکا نہیں ہے
اور وہ اس ناو سے ماس بہہ گاڑی کے
کما سے جو شہا
دو دھڑلے۔ ماس سے بڑھ کر تھیں دکھائیں
ہیں وہیں وہ ڈھونڈ رہا ہوں۔ وہ مجھے مل
نہ سکے گا مشعل حور اپنے متعلق اوپری کی مادر
اوسے دکھائی۔

ڈسٹینٹ (دل ہی دل میں) وہ کہاں ڈھونڈ رہا
ہوگا سائیکل والی اور وہی کے کھلے سے معلوم
ہوا۔ کہ ہرگز سے اس حیر کو یا لیا ہے اور
کچھ لگا۔ بچے نہ مل گئی مگر بلا دکھائیں
دو دھڑلے ہاں مگر تھیں رہے ہیں اور کا

بچہ نہ مل گیا جس سے کہا۔ تو وہ
ایک ہفتہ کی طرف آنا۔ اور اس نے شہا
کہ ایک بھاری اور دینا پھر اس کے
پاس نہ رکھی گئی ہے اور ساتھ ہی ایک اس کے

ماؤ لکے گرد و در سے رہتی ماہر ہی گئی
اوسے نکالے محسوس ہوئی
ہو کرکے۔ جو دیکھ رہا تھا۔ حور کا تم نے
گرہ نکال دی ہے
دو دھڑلے ہاں۔ حور معلق لگا دی ہے
ہو کرکے۔ دھڑلے ہوا بھرا وہیں سے
ناو آٹھنا اور چل رہا ہے۔
اور پچاس قدم اور گئے۔ اور پھر نہ گئے۔
ایک دروازہ کھلا۔ اور پھر نہ دیکھ سکے
ہوں۔ وہ آگے گئے۔ سمندر کی لہروں
کی آواز ڈش کے کالوں میں آئی۔

ایک اٹھنا بیٹھنا۔ کسا خراب موسم ہے سمندر
میں عوط لگا بیکی رات ہیں
دو دھڑلے کنوئیں ہاں ہر ایک تھیں سکا
ناو لگا۔ بہت ہی ہیں لگتا اور پھر وہ ہفتہ
لگا کر پیسے۔ ڈش کے اس ہفتے کو نہ سمجھا۔
مگر اس کے مال کھڑے ہو گئے۔
ایک اس سے بہاں دیکھیں۔

دو دھڑلے دیا آگے۔ دیا آگے۔ ہم جاتے ہیں
کہ آخری مڑوہ ہم نے بہا یا تھا۔ راستے میں
لگا گیا حواف سے اس نے ٹکڑیں کھائیں
اور گور سے دو دھڑلے کہا۔ کہ ہم سب کا
میں۔

وہ چار ناچ فلم اور گئے۔ اور پھر ڈش
سے محسوس کیا۔ کہ ایک نے سر کی طرف
سے پکڑا۔ اور دو دھڑلے اس کی ٹانگوں کی
طرف سے اور اسے اوپر اُدھر لے گئے۔

فرنگی ایک دو میں اور میں کہنے ہی ہوا ڈالا اسے مار دو چھڑا۔ ایسے جسم کو ربا
میں اور میں پھینکا۔ اس اتنا سے مہیا ڈینر
میں معلوم کیا کہ وہ ہوا میں ایسے طور سے پھینکا
گیا۔ چہ جسے کہ کوئی زخمی مرد سے چہرہ
لگا ہو۔ گریزا ہو۔ پیا تنک کہ اوسکا دل
سخت کشتن کے لئے لگا۔ نہ ایک لحظہ
کو ما اوس کے لئے ایک حدی کا ربا دھا
آخر یہاں ہوا کا طور سے سرف سے
شہر سے یا نہیں وہ جا کر گرا۔ گرنے وقت
اوس کے منہ سے چیخ بھیل گئی اور لہر دیا
کے پیچے آکر دراسی درا کے لئے اوسکا دم
تک گیا۔

ڈنٹر کو سمندر میں پھینکا گیا۔ اور اس کی
تہ میں یہ کیا اس کے ناؤں سے اٹھارہ سیر
چہرہ نا دھا گیا تھا پیچے جا لے لگا۔ کیونکہ
جلد اٹھ کا سر ہاں سمندر تھا

اکسپلرٹ باب

جرمیں شول

گو ڈنٹر کے سر پہ چکر آتا ہوا تھا اور
اسکا دم گھٹٹا رہا تھا اہم او میں اسے
دم کو عسل کر کے کی قدر سے موعود تھی باد
چونکہ اوس کے وابستہ نام میں درج ہے اوس
ہر ایک موعود کے لئے سارے ساما ہوا کھلا
ہوا تھا۔ اوس کے لئے حدی کھول

کیا لکس نا جو وہ میں کو ستر کر کے
کہ چہرے سے اسے میں چھڑا لے کی کوس
کر سے۔ اوس نے مخموس کہا کہ دم اسے
پیچھے لے جا رہا ہے۔ پھر اس نے اسے
جسم کو چھٹکا دیا۔ اور اوس نے کوس
اس کے ناؤں بند ہونے ہوئے تھے
ڈالا۔ ایسی دھب اسکا دم سخت پر ہونا
تھا۔ اور سے مست کر کے وہ یالی کی سطح
پر اٹھل آنا اور چہرہ اس کمل کو جو دھا
اوس کا کھن ہوئے لگا تھا پیچے لے کیا
ڈنٹر نے محس دم لینے کے لئے باقی سطح پر
لو دھا کسا اور پھر عوط لگایا۔ اوسکا
مطلب تھا۔ کہ کوئی اوسے دنگ نہ ماسے
حب وہ دوسری دفعہ یالی کی سطح پر اٹھا
اوس کے وہ پہلے تھا۔ اوس سے نکلا
فی م آگے بھیل گیا تھا۔ اوس سے پہلے سر پر
ملگاون اور طوائف سے بھرا ہوا آسمان اٹھا
اور ہوا اور انواں بھا دلوں کو جس تو کھی
کھی کوئی سارہ ملے آھا تھا۔ جسکے
لے تھانی ہی۔ اوس کے آگے سمندر کے یالی
کی وسیع سطح تھی۔ اور لہریاں اس سے
طور سے موجوں تھیں کہ شراپی عطلہ ہوا
ہوا تھا۔ اوس کے پیچے میں رہی تھا بلکہ
آسمان سا سیاہ تھا اور اس کے آگے
لے ہوئے نہ اڑتے۔ ایسے طور سے معلوم
ہوئے تھے کہ نا ہوں اسے سکا کر کے

کو چہرہ لگا گیا۔ اور پھر کہہ لگا۔ دیکھو۔
فرج ہے ایک لکھنؤ تیرے ہو گیا ہے مگر
آسمان ہے پھر بھی ہر سرہ ٹٹوں کے دریا
ہی ہو گیا لگا لگا رہا ہے عالمی کی لوجھ
کسا ہو گیا آتہ اکھنڈ سے اس کے بدن
یہ نہ رہ آگیا۔ او سے اپنے تئیں آرام
دینے کے لئے بانی رہا تو رہ گیا کھٹے کی
کونسنس کی۔ مگر ابھی کہ اس سمندر روڑ
میں تھا اور اسے جو میں پہاڑ کے اسطو
سے وہ آرام لے نہیں سکا اور پھر کہہ لگا۔
ابھا میں نہ لانا ہوں۔ اور جب تک
مادھل بھکسا نہ جاؤں۔ نہ رکوں مانو
رج گیا یا عرب ہو گیا۔ اور مانوی سے
حسب میں آکر اس نے سونہ کر سنسنش
کی

کسا تھا مالیا اسکی لکھنؤ کے سوا
نکسٹا لکھنؤ کا سا ہوا تھا اس آسمان
سے مانیں کرنا تھا اور اسے معلوم
ہو گیا تھا۔ کہ آگ کے سونہ کو سر بکھا
سے ہلکے تھوڑے ہو گیا ہے۔ ہی ہو رہے ٹٹوں
عھا ڈیڑھا حوسنس شکر گداری میں
آکر دعا مانگی تھا برا سے تئیں کھلا
دبا دواؤں سے اوس سے بھی نہ آدہ معلوم
ہو گیا تھا۔ پھر مادھو اس کے کہ پورا جلی
رہی تھی اور یارس ہو رہی تھی وہ بہ
سب بھکسا ہاٹے کے لے ہو سس ہو کر
سو گیا ایک گھنٹے کے بعد ماسکی گچ کی آقا
سے اس کی آنکھیں پھر کھل گئیں۔ طوفان
رہے سو سے جل رہا تھا گوا اوس لے
ابھی سدھی اور سری ادھی دیں جنم کر دی

اھا نکسا اوس لے دیا ہا۔ کہ آسمان
رنا دہ تار یک ہو گیا ہے۔ اور مادھو
کے دیوں کے دل آرہے ہیں اس رہا
میں اس کے گھنٹے میں بھٹ دو ہوتا
لگا۔ اور یہ حال ہے او سے کہا۔ کہ آدہ
کوئی لگی ہے۔ اور ایک لکھ میں وہ اس
کی آواز کر بیٹھا انہیں اوس لے کہہ
نہ سس۔ ڈیڑھ لکھ لکھ لکھ لکھ
اس کے ناکہ کوئی چیز لگی۔ اس نے
چہر اپنی ٹانگوں کو سے کھلا نا اور میں
کو معلوم کسا۔ اور فوراً اس سے اسے
مہا کو جسے اوس نے باول ٹٹوں سس

بھی اور لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ آسمان
میں آگ کے ساسپا کی طرح بھل جانی
بھی اور اس مادھو کو جو سمندر کی لہروں
کی طرف نہ لے لے لے لے لے لے لے لے
دی بھی
ڈیڑھ کو دھوکا بھگتا لگا تھا۔ وہ اس
درجہ سردی میں سے دل ہر سے میں
ہا ہو چکا تھا اور راجی وہ حیرت لکھ
ہا وہ چا سا تھا۔ کہ وہ درہ تھرا اور
لے ماد ہے گھنٹیں ابھی سمندر روڑ میں
ہا اوس لے کہ یہ لے کا تھا کسا
اور تھم میں ہانا چا وہ بھی دسا ہی

بھر رہا مگر ٹراہا اور اس لئے کہ اس میں انسان اچھی طرح سے یوگستہ رہ سکتا تھا۔

ایک جھکے ہوئے شٹاں نے ٹل کے مل اور اسے پناہ دی اور اسی مسئلہ پر آرام آنا تھا۔ کہ طرفان ہر جھکے ہوئے شٹاں کو جسکے سے وہ

کانتا ہوا پڑا تھا۔ محسوس کیا۔ لہذا اس حیوان کے ساتھ ٹکرائی تھیں اس کی جھاگ سے وہ نہر ہونا تھا

گو وہ ہیچ وسالم سے آتا تھا۔ تاہم عمار کی لڑائی میں اس کے سر میں جکڑنا تھا۔ اور تلی کی روٹی سے اس کی آنکھیں چکا چوند ہوئی جالی نقبیں اور

امبا معلوم ہونا تھا۔ کہ حیرہ اپنی خڑھ مباد نک ہل جاتا ہے۔ اور اسے چار کی طرح جھکا لنگر چھٹا گیا ہو۔ اور سمندر کی سطح پر پہنچنے کو موعود خیال کرتا تھا۔ اس لئے پھر یاد کیا اس کا اور

دوسروں سے کہا تھا کہ ہاں کھایا اور یانی ہیا کہ اس لئے نام نہان لگے۔ اور

جوت ہٹ کر ایک گڑھی میں سے ہیں یانی جمع ہونا تھا۔ مانی سا جب وہ اٹھا تو بھلی آئے طار سے جکی کہ گونا آسمان کھل گئے ہیں اُن کی آبی سے لپٹا اور ان کی جھک کے درمیان جو ایک ہاں۔ مانگ کے فاصلے پر ہے ڈنڈ

لے دیکھا۔ کہ چھپی بکڑے والی کسی ہوا اور لہر کے رو سے ہتی ہلی آ رہی ہے۔ انکسینہ

لہر اس لئے او سے روکنا آئے ہوئے دیکھا۔ ڈنڈ سے ہاں بلند آوار سے اور

خطرے سے آنکاہ کیا۔ لیکن اس خطرے کو انہوں نے خود دیکھ لیا حسب سبب

جیکل تو اس لئے دیکھا۔ کہ حار آدمی کشتہ مسول کو جھٹ ر ہے ہیں۔ اور یا بچوٹا ٹوٹے ہوئے جھٹ سے ہٹا ہوا ہے۔

ان آدمیوں سے جھٹ اس لئے دیکھا تھا۔ واقعی اُسے بھی دیکھا تھا کہ کونکروٹا کی چھیں ہوا کے درجے اس کے کانوں میں آئی تھیں۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہوئے مسول سر مادناں خود درہ ہونا تھا

ہل ر لا تھا۔ امانک وہ رسی میں سے وہ سدا ہونا تھا ٹوٹا گئی۔ اور وہ راس کی مار ملی میں سمندر کے حال کے طرح غائب ہو گیا۔ اسی اثنا میں غصہ دیکھ کی آواز آئی۔ اور چھپ چھپ گئیں۔ شٹاں کی چوٹی ر پھٹے ہوئے ڈنڈ لے کشتی کو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے ٹکڑوں کے درمیان کبھی ملا جوں کے جہر سے بھلی کی روشنی میں دکھائی دیئے ہر اند ہر ہو گیا ڈنڈ دوڑا۔ اسی حال کی شٹاں سے لگ کر ہلاک ہوئے کی اس لئے وہ ہرواہ نہ کی۔ اس لئے کان لگا اس لئے دیکھنے کو سنا۔ شٹاں کی۔ مگر نہ دیکھا

دستا وہ جیسے سد ہو گئیں تھیں۔ اور
 صرست ملوان گرج رہا تھا رفتہ رفتہ
 جبکہ ہوا کم ہوئی۔ ساہ بادل معر کی
 طرف اڑ کر چلے گئے۔ اور سنگوں آسمان
 و پورے پورے کناروں سے صاف
 ٹھہرا اور چمکھا ہوا لکلی آبا۔ اس کے
 اندر ہلدی ایک سرخ قطار حدائق
 میں نمودار ہوئی۔ لہریں سمند ہو گئیں
 اونہر روشنی کا عکس ٹرے لگا۔ اور
 اُن کی کھداریاں سبہری لطر
 آئے لگن۔ دین چڑھ گیا تھا۔

ٹھہرا۔ اس وسیع نظارہ کو دیکھ
 رہا تھا کہ وہ صدمہ ہوا تھا۔
 وہ اُسے پھول گیا تھا اس کے قلعہ کی
 طرف موبہ بھیرا۔ اور سمندر اور جنگلی
 دونوں کی طرف دیکھا۔ وہ تاریکی میں
 نظر آہوالی عمارت سمندر کی سطح سے بلند
 اٹھتی ہوئی تھی۔ کہ جس سے رعب اور
 دہشت ویر غالب ہوا ہے۔ ناپے بج
 گئے ہیں اور سمندر غم گیا تھا۔

ڈنٹر نے جہاں کہا کہ وہ دن گھنٹوں
 کے بعد وار دہے سرے کے سرے میں آگیا
 ہرے پکارے دوست کی لائن کو دیکھ
 گا اوسے ہی لگتا۔ اور بیانیہ مری
 تلسن کر لگا۔ اور پھر سب کو جبر کر لگا
 پھر وہ راستہ دریا فضا نہ ہو کا جن آویزا
 نے غم سمندر میں پھینکا۔ اور جہم ن لے

وہ صبح و موہ سے لکلی غنی صرور
 سنی ہوگی۔ اوں سے در صاف کسا تھا
 پھر کشماں سطح سیاہوں سے بھر کر
 مری حقو کی جانگی۔ بوب کے ذریعے
 ہر ایک کو خرد کیا تھی۔ کہ اس بھاگے
 والے سگے اور لھو کوں مرے کو کوئی
 پناہ نہ دے۔ مار ستر کی لولس
 جنگی بیر لیں ہوگی۔ اور گوریز سمند
 میں مہری ملا س کر لگا۔ غم مری
 لگی ہوئی ہے۔ بھوکا بھی ہوں۔ غم
 وہ خانوس کے غم ہی یا تھا۔ گم ہو
 گیا ہے۔ اسے خدا دراصل ہیں۔ نے
 بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ پتہ پر
 رم کر۔ اور جو کچھ میں خود ہیں کر
 سکتا مرے لئے کر دے۔

ص ڈنٹر نے دعا مانگی اوس نے
 فلاح الیب کی طرف دیکھا۔ اور ماسیک
 کے جزیرے کے دریا اس بحری پر
 کی طرح و سمندر کی سطح سارا تھا
 آتا ہے ایک کستی دیکھی۔ جسے لاج
 ہی کی نر آکھ دیکھ سکی تھی۔ وہ
 مارسلینز کی سدر کاہ سے آرہی تھی۔
 اور سمندر کی طرف اُسکا رخ تھا۔
 اور لہروں کو حری ملی آئی تھی۔

(ڈنٹر نے) ایہ دل میں کہا۔ آہ۔
 آدھ ایک گھنٹہ میں میں اوسے جا
 کر ڈلگا۔ لیکن اگر مجھے آنکھوں نے

ساحہ کر لیا۔ رکھا کرونگا بہر
کھا کر سکتا ہوں کسا مات اچھا و
کروں۔ ساحل کے ساتھ ساتھ تھاتا
کر لے کے لئے نہ آدمی خود آتی ڈاکو
معلوم ہوئے ہیں اس مات کو
بید کرینگے۔ کہ بچے فروجہ کروں
بچے انتظار کر رہا ہے۔ کیسے انتظار
کروں سو کروں مر رہا ہوں۔ جہد
گھسوں، میں ٹھوک بچے نکلا اور کرو
کر دوگی۔ علاوہ اس میں کہیں ہے۔ کہ
شام فلاح میں میری سب سے کسی کو
غلطی لگی ہو۔ میں کہہ دوں گا۔ کہ اس
ملاح ہوں۔ گد سہ زاب ہمار
ساحہ ہو گا بہا۔ اوں نے سچا ہوا
بہ مات میں ہائنگی۔ کہو کہ بہاں کو
آسا ہیں۔ جو میری مات کی مخالفت
کرے گا۔

میں اوس کے پکڑ لیا اور اس طرف ہٹا
سے کستی آرہی تھی۔ سر لے لگا۔
اوس نے اسے دل میں کہا میں بچ
گیا ہوں۔ اور اس حال سے اس کی
دوب اس میں غور کر آئی۔ اس نے غلطی
کستی کو معلوم کر لیا جسے وہ ہی طرف
سہ ہی ہو لگا رہی تھی۔ اور فلاح
اور بلور کے سرچ کے درمیان تھی۔ کہ
لطفہ لگا لو وہ ڈرا اسیا ہو کہ کستی
حشر کی طرف حاشے کی حاشے غور کی طرف
روانہ ہو لیکن اوس کے رُج سے غلطی
اوس نے معلوم ہوا۔ کہ ان تمام کستوں
کی طرح و اٹلی حاشوں میں۔ عداوت
اور کلا سہری کے درمیان گد رہے وہا
سے۔

آکر ہی اور وہ سر لے والا حشر و
ہو سکے۔ اور حشر سے ہی و

جب اوس نے نہ کہا اوس نے
اوس کے کی طرف دیکھا۔ جہاں وہ
مچھلی نکولے والی کستی سہ ہڈی اور
چونک اٹھا۔ ایک ملاح کی سرچ لگا
جہاں کے ساتھ اٹکی ہوئی تھی۔ اور کہہ
تھے وہ اس کستی کا حشر ہے اس
کراڑوں کے ڈامن میں رہے ہیں
لطفہ بھر میں ڈیڑھ سالہ نام نہالی۔ وہ پیر
کر ٹوپی کی طرف گیا اوسے اوس نے
اسے سر پر رکھ لیا۔ اور ایک بچے کو

میں کستی اوس سے کوئی پائسل کے
فلاحہ برودہ رہ گئی۔ وہ حشر کے
علا مات ہمار کرنا۔ سہر کی۔ طے
سہر سے لگا۔ لیکن کستی میں کسی نے
نہ دیکھا۔ اور کستی سے دوسرا رُج کہا
ڈنڈے سے جلا نا مگر اوس نے معلوم
کھا۔ کہ اس کی آواز ہوا کے سبب
سے تھی نہیں ہائنگی۔

ایسود وہ اس افشا ط سے کہ
اس نے لے لیا غلط۔ جو سسٹن ہوا لگا

جھوٹ دیا۔ میں اسے لئے کوئی اور
ملاس کر دینا۔

کنیاں۔ کیا تم بحرہ روم سے
جا بے اسے ہو؟

ڈیٹل۔ بھائی، میں تو اس
کر تارا ہوں

کیتالی۔ کام سب سے غلام
کو ہاتے ہو

ڈیٹل۔ کئی سدرگاہ ایسا ہوگا۔
میں آنکھیں بند کر آؤں جاؤں؟

ہلالیج۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

کیتالی۔ آؤں۔ آؤں۔ آؤں۔
وہ کہا ہے۔

ہلالیج۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ہاتے ہو۔ (وہ جان بے ہوا فی اور
را سی دیا۔)

ہلالیج۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کہ اگر وہ چارے ساتھ ٹھہر رہے
کما پر ج۔

ڈیٹل۔ (حیرت سے دلی لڑکا لہو
بڑا کر کہا تھا کہ ان میں کیا ہوں

کیہاں) اگر تم معمول کا لے لو۔

وہ ہم تم سے انعام کرے ہیں

ڈیڑھ سو۔ جو کچھ اوروں کو دیتے ہو

وہ۔ اور اسے دے دیتے ہیں

صلوات (جس نے ڈیڑھ سو دیا تھا)

وہ اسے دے گا۔ جس کو کچھ ہم سے مانگے

دے دیتے ہیں

کیہاں) سو کو تو۔ تمہیں کیا کی

کوئی دیا نہیں دے دے گا۔

چھ کو تو۔ نہ تیرے۔ نہ میرے۔

وہ سارے کچھ بھی

کیڈان) اگر بہار سے ماس چیکٹ اور

سیرن ہے۔ انہما ہوگا اور سے دے گا

کو تو۔ ماس۔ لیکن میرے پاس

ایک ہے اور دو نیلویں ہیں

ڈیڑھ سو (ماس کا ٹکڑا) یہی تو ہے

نہایت۔ جو کو تو دے گا وہی میں دے گا

مارا۔ اور جو کچھ ڈیڑھ سو کو دے گا

نکال نا

کیڈان) کیا نہیں کچھ اور بھی جائی

ڈیڑھ سو کچھ روٹی اور سراسر کا گلاس

کیو کہ شہسار سے ملے گا کیا نا

کہا نا اور سے کھانا کھائے بہت عرصہ

ہو گیا تھا۔ روٹی لاکر اور سے دے دے گا

جو کو تو دے گا اور سے تیرے کا گلاس دے گا

کیڈان) (ملاح سے ہلا کر) المارہ

لو تو۔ یہاں سے تیرا چپ ڈیڑھ سو

گلاس کہ منہ کی طرف اٹھانا۔

وہ اوس کی طرف دیکھا۔ لیکن اوسکا

ٹکڑا کھم گما۔

کیڈان) اوسے ملے ایسا نہیں کیا

پاس ہے

ایک سوٹے۔ عہد ماول کے ٹکڑے

لے ڈیڑھ سو کی توہ کو اپنی طرف دے گا

کھاتا جو ملے گا۔ سوٹی کے سرچ

دیکھا کی دتا تھا اوسی وقت لوٹ

کی اور آہستہ سے اوس کے کھانوں

میں آئی۔ لاکھوں ایک دوسرے

کی طرف دیکھا۔

کیڈان) کیا ہے

ڈیڑھ سو۔ دے ایسا۔ یہ ایک سوٹے

بھاگ گیا ہے۔ اور آہوں سے لوٹا

ایسے مطالبہ کہ کچھ سر کی ہے کیا

س اس کی طرف دیکھا لیکن اس نے

گلاس منہ کو لگا یا ہوا تھا۔ اور

اپہاں سے اور سے لی رہا تھا۔ اگر

اور سے تنکے بھی تھا۔ تو وہ بھی حار کا

کیڈان) اگر اسی بات بھی ہو تو کیا

مضاہیر آدمی جو ہے ڈیڑھ سو

وہ ارمانی۔ اور ملاح نے آرام پسند

ہو کر گدنان کی طرف دیکھا۔ وہ اپنا

لے ایسا۔ سے اور سے کہا۔ کہ تیرا ہے

دے۔ ڈیڑھ سو ملاح سے مارے

کی طرف اپنی آگاہی لگا سکتا تھا۔

جو کولو۔ اس کے پاس مٹھا ہوا تھا
آج کو کسی تاریخ سے نہ دوری
کوں سال کی۔

مرد اور اس کے ساتھ ہو کر سال کی
نوجوان۔ ان میں سے سوال کرنا
ہوں کس سال کی۔

ملاحجہ تو مٹھا ہو گئے
نوجوان (دیکھ کر) ان گزشتہ رات

مجھے اس قدر خود بخود یاد آیا کہ اور سے
میری خوشحال طبعی تھی۔ تم سے

میں سال (کرنا) کون سال سے
جو کو اور ۱۲۹۸ء کو گرفتار ہوئے

یہ اس وقت تک اور سے خود سال
ہو گئے اس کا عمر اسی سال کی تھی

اب اس کی عمر تیس سال کی تھی اس کے
ہر وہ نگاہیں بھر گئی۔ اور لے

اسی میں کہا کہ یہ بیکار سماں سے
وہ نوٹے مزدور خیال کر رہی ہوگی بھروسے

لے ایں میں آدمیوں کا حواس کی ایں
جس قدر کہانی سبائی ہوئے۔ یہ بیکار

آیا اور اس کا اور نہ سے بھر گیا
اور نہ ڈسکولہ میں۔ وہ فورٹ اور

فریڈ کی سب سے خوش حال سے میں
کھا دیا اور بیکار اور بیکار۔ نہ سے

کوئی بیکار اور بیکار کہ نہ سے
ہاں ایک ملائحہ میں اس کے ساتھ

بیکار کر لیا تھا کہ نہ سے مادہ بیکار

کر ہوا سے گہراں کی طرف اڑا دیا
کھا

باب سوال و جواب حصہ سال رساں

ڈیڑ کو دھار میں آئے ایک سال ہی
بیکار ہوا کہ اس سے معلوم ہو گیا کہ وہ

کوں قسم کے آدمی تھے۔ فرما گئے کہ
میں بیکار سے لاجوان کو ہر ایک کوئی

میں جو بیکار آدمی کے ساتھ ہاں سے
کوئی خاص تھی کہ بیکار بیکار بیکار

میں بیکار سے بیکار اور بیکار وہ بیکار
گیا تھا۔ اور چونکہ اس سے اس سے بیکار

کی جو بیکار آدمی بیکار سے
کھا۔ بیکار بیکار بیکار کے لئے اور سے

بیکار بیکار بیکار۔ بیکار وہ بیکار بیکار
بیکار میں بیکار بیکار اور بیکار

بیکار بیکار بیکار سے بیکار بیکار کے
بیکار بیکار بیکار۔ بیکار بیکار بیکار

بیکار بیکار بیکار بیکار اور بیکار بیکار
کسی سے بیکار بیکار بیکار اور

بیکار بیکار بیکار اور بیکار بیکار
بیکار بیکار بیکار بیکار اور بیکار

بیکار بیکار بیکار بیکار اور بیکار بیکار

ہا دیا کرنا تھا۔ اوس نے حیرہ کا رنگ
کو اپنے دامن اور لایا ہوا کہ اپنے دامن
کا حصہ چھوڑا اور سیالی پولیس کے ملک کی طرف
گیا دوسرے دن علی الصبح جہاز کی صحت
پر چیک کرنا ملک نے ڈیئر کو دیکھا کہ وہ ہائیڈ
لوہ سے ایک جہاز کی طرف جس پر درج
ایسی پہنچی کہ سن ڈال رہا ہے۔ دیکھتا ہے
وہ جہاز حیرہ ہائیڈ کی مشینوں سے لگا ہوا ملک
نے اوس حیرہ سے کہیں چہلپائی لکھا کہ
ماصلہ میرا ہے کیا۔ اور کارسکا کی طرف اڑھا
چلا گیا۔
جب وہ اس حیرہ سے اسے رقبہ ہوا
کو گھر سے چیکے نام سے اسے شری دینی
ہو گئی تھی تو اس نے خیال کیا کہ اگر سمندر
میں کوڑا ہاؤں۔ تو اس وہ جگہ صرف آدھ
گھنٹے کا راستہ ہے لیکن اس وقت طمان
اور اردوں کے اس حیرہ کو نکالنے کے
لئے وہ کہا کر سکتا تھا۔ جلا دھ اس کے علاج
کے کہتے ملک کا خیال کرنا آئے اگلے
کرما چاہیے تھا
جس وقت کی تاب یہ تھی۔ کہ ڈیئر سے
انڈیا رگن کا سکھ لیا تھا اوس نے آراؤ
کے لئے چہ وہ جس اسطرح کیا تھا اس
نو وہ بھی پیچہ کیا جس دن تک اسطرح
کر سکتا تھا۔ کہا اگر چیر دلوں کے اندر
آراوی تھی۔ نو وہ آراوی ما علاقہ
اوپر تھا وہ دیکھتا تھا کہ نہایت ہی چاہیے

معلوم ہوئی تھی۔ وہ جہاز سے نرنا کے واقع
کا پتہ بھی نہ لے سکا کہ وہ اس کے ساتھ ہی
نہا ہو گئی تھی۔ اوس نے جہاز کو ڈیئر
سپاڈا کا خط لکھا تھا جس کے اوس نے ایک
سوتے لکھ کر ایک پتھر کا جکادہ لکھا
لکھ لکھ لکھا
شام ٹہرے لگی۔ اور ڈیئر سے ہر ایک
ایسی رنگ جو تھقی پیدا کر دیتی ہے اس
جیسے کو رنگن اور پتھر کی یوں اور
اسکے لکھ لکھوں سے اوسے عجب ہونے
دیکھا لیکن چونکہ ہبہا کے کی نارنگی میں
اوسے دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی وہ دیکھنا
رہا۔ کیونکہ آج تک وہ جہاز کی چھت پر ہی
رہا۔ دوسرے دن صبح کو ساحل الوبیا ہوا
ہوا۔ دن بھر وہ کنارے کے پاس نہ رہے
اور اس کو چمکی پرائیڈوں نے آگ روشن
دیکھی۔ حسب آگ بجھ گئی۔ نو یہیں کوئی
ناک نہیں ہے اوہوں نے جکی پراؤں
کے لئے لٹاں دیکھے کہ وہ لٹاں سجائے
جہاز پر لٹکائے کے اگلے ستوں سے لٹکائے
ہوئے تھے اور وہ کنارے سے ایک
مدفق کی روید آئے ڈیئر سے دیکھا کہ
اوقت ہی اس کے آقا نے حکم دے دیا
کہ برنگ و دھوٹی تو میں چڑھائی میں۔
وہ پتھر سو کر کے کے سو دم پر لکھا
کی قرصہ مرصہ گو لہا رہی کہ کتنی ہیں
ایک سو تہا آراوی

کی اور ہر ایک پیر اوہوں نے ہایت
 لائیت اور آہنگی سے سرانجام کی۔ ہمار
 چھوڑ کشتیاں کچھ سے کے ماس آئیں اور
 پانچ کشتیوں نے اسی جہاز کی سے کام کیا۔
 کہ دو بجے تک تمام مال جہاز سے جھکی سر
 پہنچ گیا۔ اس جہاز کا مالک ایسا مالک
 اور پیار تھا کہ اس رات کو اس نے
 بیوی تقسیم کیا اور ہر ایک آدمی کے لئے
 میں من گنی انگریزی آئے۔ لیکن سو رقم
 نہ ہوا تھا۔ اوہوں نے جہاز کا راج سار
 کی طرف پھرا۔ جہاں وہ مال بھرا ہوا تھا
 تھے۔ اور جو کچھ اُن کے پاس تھا اوہ
 دہائی آتار چاہتے تھے۔ نہ کام بھی اسی
 ہی کامیابی سے سرانجام ہوا تھا۔ جو تاکہ
 پہلے ہوا تھا مالک جہاز بڑا خوش
 قسمت تھا۔ یہ بیا مال اسکا آجہبی کے
 لئے بھرا گیا تھا اور اس میں بالکل ہوا تاکہ
 تبا کو کھری (متراب) اور دانی تھا
 اس جگہ جھول رہے تھے اور وہاں
 دروازے بھی کئی بڑی۔ جھول
 لیتے والا افسر دوس جہاز کے مالک کیل
 ہمیشہ پیش تھا اور کوہ اوہوں کے
 کہا مگر ملاح رچی ہوئے۔ رور اوہیں
 تھا۔ اوہوں کے ماتیں کند ہیں یہاں لگی
 تھی ڈیڑھ اس جگہ سے اور بھی ہوتے
 نہ نہ تھا۔ دوس ہوا تھا۔ کہو کہ
 وہ بڑے سے تھے۔ ۱۵ سے سکھانے

تھے کہ کس جگہ سے خطر سے روکنا تھا
 اور کیسے بھرنے کے ساتھ خطر سے بچے اور
 کر لی جاتی تھیں۔ اوس کے مسکرا کر خطر سے
 رنور ہوئے کما اور حسب رنجی ہوا۔ تو
 دیسوف کی طرح کہیں لگا۔ آئے لکھنا
 اوٹھی ہیں ہے اوس نے جھول
 کے افسر کو بھی صل ہوئے وکھا تھا۔ اور
 وہ رنجی ہوئے کے سبب ہوں کے گرم
 ہوئے سے ناہا لاس کے سرور جھالے سر
 اوسکا اوس پر کوئی بہت اثر ہوا ہوا تھا
 ڈیڑھ اوس مطلب کے چھپے لگا تھا نہ تھا۔
 جھکا اوس نے اسے دل میں فہم کیا ہوا
 تھا اوسکا دل اسکے سے اس پھر ہوا
 تھا جو کوہوں سے اسے گرے وکھا تھا
 کہا۔ کہ وہ قتل ہو گیا۔ اور اسکی طرف
 جھپٹ کر اسے اوٹھا۔ اور بھرا دے
 اچا ہوا سمجھ کر نہایت مہربانی کے ساتھ
 اوس نے سلوک کیا۔ دوسرا اب اسی
 اچھی ہیں تھی تھے۔ والیٹہ کا ڈاکٹر لگا
 اسی جھال کر ماٹھا اور یہ اسی جھال
 تھی جیسے کہ ڈاکٹر کا جھال ہوا۔ کہو کہ
 اس آدمی نے حسب اسے گرے وکھا
 ہوا ہو۔ دوسرے ان کے اوہیں اس سے
 کہہ اور امید نہ تھی۔ اس کے کہ
 اسکا روپہ سمجھا اس کا عضو ہوا تھا
 مگر دوستیں مہمی کی بات نہ تھے کہ
 ایڈمرٹ صرف رنجی ہوا تھا اور اوس کے

سے جو بعض خاص وقت شمع کی حالی میں
اور اُسے ہرستہ مال پیچھے والے ملا کر
کے ناکہ سار ڈبہا کی عود میں بیچ حالی میں
وہ رحم مل گیا ایڈمنڈ نے پھر کو کو آراٹے
کا ارادہ کیا۔ اور اس کی ضرورتی کر لے
سے اسے انعام کا روپیہ اوس کے پیش
کھا۔ لیکن جو کو پوٹے غصے ہو کر اس سے
انکار کیا۔ اس لئے اس بھر دی سے
جو کو پوٹے اسدائے سے لیکھا سو وقت کی
میں نہ بیچ ہوا۔ کہ ایڈمنڈ کو جو کو
سے سخت ہو گئی لیکن جو کو تو کے لئے
ایسی بات ہی کافی تھی کہ اس کے
دل میں حال ہو گیا تھا۔ کہ ایڈمنڈ کا
افسر ہو سکا ہے۔ جس عہدے کو
ایڈمنڈ سے سب لے ہرستہ رکھا
تھا۔ اس وقت سے لیکر ایڈمنڈ لے جو
مہر مانی اس سر کی۔ وہ ہر اس قابل
و ریتی بھراں درار دونوں میں۔
جب کہ وہ ہزار بیگلوں مایوں پر اس
سے حل رہا تھا اس سے کسی بات کی
ضرورت نہیں تھی ہوا جو موافق
ہیل رہی تھی۔ لیکن بتوار والے یعنی
ایڈمنڈ کو جو کو ایسا ہی اوس سادہ
ہوا تھا۔ جیسے ہمارہ فرما ڈینیر کا بتاد
تھا اس نے تمام مانتی ساحل کے
منجان اور کھاسوں کی نسبت اس سے
سبھا اس اور اس کہلی کسا کو جو

ہمارے سر سے لئے آسمان کو اسے
رہنما سکھا دیا چہاں سلگوں کا عہد پر
ہدائے ہر سے کہ حرف سے سب کی
کہا ہوا ہے۔ جب جو کو پوٹے اس سے
پوچھا کہ تھپے عظیم طالع کو اس
مالوں کے سکھا لئے سے کسا دائیہ ہوگا
تو ایڈمنڈ نے جواب دیا کہ کوں ہوتا
سے کل نم ہی کہتاں میں ہاؤ۔ ہمارا
بھوٹاں رانا رشتہ مستبشا ہو گیا۔ ہم
نہ کہتا ہوں گئے۔ کہ جو کو کارسکا کا
رہتے دانا تھا

ان سفروں میں ایڈمنڈ پیچہ گدر
گئے۔ اور ایڈمنڈ اس دانا ساحل کی
نسبت وہ ہرستہ تھا۔ اس لئے ساحل
کے نام پوسیدہ مال پیچھے رکھ گئے
آسانی بیجا کر لی اور اسی تالوں کو چلے
دریہ یہیم ڈاکو اسے کام کو سرا کا م
کرتے ہیں۔ سب بائیں سیکہ لیں۔ وہ
موتی کرستو کے حشر سے کوئی
نہ نہ آگاہ تھا۔ لیکن ایک دفعہ
ہی اس سے وہاں اور لے کا موافق
ہیں طاف تھا۔ پھر اس نے ارادہ
کیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ جب ہمارے
مالک سے ایسی شرط ہو جائے گی
تو اپنے ہرج سے ایک کشتی کرانہ
کر کے حشر سے میں ہاؤنگا۔ کیونکہ کوئی
سفر میں ہر دفعہ بہت کچھ کہتا تھا

اور اسکا دل حال تھا کہ یہاں کر کے وہ
اسیہ دل مشا کو چور کر دیا اور موٹی
کر سٹو میں اسکا پھر وہ حق کر کے
لئے آزاد ہو گیا صرف آزاد ہی نہیں
کو نکہ لیساً وہ آدمی جو اس کے ساتھ
چلے گا اس کے لئے کوئی نہ کوئی
خطرہ اٹھانا پڑتا ہے۔ فدا جائے اٹھیں
کو قلم مادا تھا۔ اور اسے کوئی سطرہ
اٹھانے کا قصد نہیں تھا۔ لیکن سہا یلہ
وہ اپنے دماغ کو پریشان کر رہا تھا گو
وہ حرمہ رہ رہ رہتا۔ ناہم وہ کسی کو اپنے
ساتھ لئے اور وہاں نہیں جاسکتا تھا۔
ڈیٹر ان شکوہ کا مشہور باب میں
تھا کہ چار کے مالک نے ایک دن سا
کو اس کو بازو سے لٹا لیا کہ وہ اسے
اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن
راہا دیکھ گیا تھا۔ اور اسے اللہ ڈل لگا
اٹھا، اس کے ساتھ ڈاکوؤں کی ٹانسیں
اٹھیں۔ یہ سب لے گیا۔ اس کا وہ سا
یہ معاملہ کی سبب بھٹ گیا کہ
تھے پہلے ہی ڈیٹر اس کے لایا گیا تھا
ان کام عسوط اور توانا آزاد تھا
کر نہ انوں کو دیکھ کر جو ایک سو لگے
سابقہ کو مال دیا۔ سب جہاں ہم ہو چکے
ہم اس لئے اسے نہیں سوال لیا کہ
والا دتا آئی ہے۔ وہ اس کے لئے
اپنے دل کو ان مالوں کی طرف متوجہ

کر۔۔۔ حاصل نہیں کر سکا۔ اس وقت ایک
ٹھانڈا رہ گیا تھا۔ اور وہ روم
کی دروں اور سوڈو مشا کے کٹروں
اور کمرے کی سالوں کی سبب تھا نہ تھا
ہر وہ جی تھا کہ وہیں کوئی اسی لئے
طرہ داری کی دلیل مل جائے جس
پر بنا دہ ہو جائے۔ اور پھر اس کا
کو فالس کی سبب سے تاراج ہوا
اگر کامیابی ہوئی تو بھگت ہوگا۔
کو نکہ فی ملاح بیس بیس بیس
(سکتے) سب سے آگے لے گئے۔

ڈیٹر کے آقا کے حرمہ مالٹی کر سٹو کو
سبب کے لئے میں کیا۔ کو نکہ اس
میں کوئی نہیں رہتا۔ اور جو نکہ ہو گیا
سبب سے اسے اس کے لئے معلوم لے لیا
ہی تھے۔ اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ
درمیان میں وہ سب سے سبب لے لیا
کو سٹو سے اس جہاں میں مہر کرنا
تھا۔ بالکل خالی تھا۔ اس کو
کو سٹو کو دیکھا اور ڈاکوؤں کا دیونا
حال کیا جانا تھا جو ایسی جماعتیں ہیں
کہ گو حال میں ہم لے اونہیں بالکل ہڈا
نہیں کرنا۔ ناہم قدیم راہیں ایک ملک
میں منسلک تھیں۔ مالٹی کر سٹو کے رہا
سے ڈیٹر بہت شش ہوا۔ وہ اسے
کو سٹو کو پست حدہ رکھنے کے لئے لے لیا
کھڑا ہوا۔ اور اس تارکب کے میں جہاں

سب قسم کی لولہاں لولی ہائی جس کسب
کی حساب وہ ہر اس دوسوھوں کے ساتھ
مثالی ہوا۔ سو کھٹ کر رہے تھے یہ ناٹ
قرار ماحکی کہ عیرہ مائی کرسٹو میں تمام
کریں اگلی رات اس کھٹ کی طرف روکا
ہوں۔ جب انڈمڈ سے مستورہ طلب
کھا گیا۔ تو اس نے ہی کہا کہ وہ حیرہ
جواب مودھ میں ہے۔ اور سو پڑے پڑے
کام میں اس کھٹ بہشت عہدگی سے
سرا تمام یا سکتے ہیں اس تحویر میں ادنیٰ
لے پھر کوئی تعزیر نہ کیا۔ اور نہ حکم ہو گیا
کہ اگلی رات اس طرف ہمارے روانہ کئے
جائیں۔ تاکہ دوسرے دن اس
حالی حیرے میں پڑ جائیں۔

تیسواں باب

جزیرہ مائی کرسٹو

موتوں کا حیرہ

اس طور سے یہ حیرہ مشرق و مغرب
کے کسی کسی اوہیں جہوں نے بہشت
عرشے تک اپنی عمر میں یہاں میں کرسٹو
کی ہوئی ہے۔ حاصل ہوئی ہے ڈشیر
کو اپنے ولی معصوم کے لڑا ہوئے کا
سادے اور قدرتی طور سے ملا کر کسی قسم

کی رحمت اولیائے اور اسے آپ کو
مستورہ کر کے کے مودھ بلگیا اسے
انہی مہرلی مودھ ویرہ پوچھنے کے لئے پڑا
ایک رات کرسٹو کی بھی۔ اس رات
ڈشیر کو اصرار اس اور اسے قرار ہی
لاحق رہی۔ کہ کھٹی ایسی حالت اس نے
دیکھی نہیں تھی وہی وہ گدردی تھی
لوں قوی اس کے دماغ میں اچھے پڑے
خیال پیدا ہوتے تھے اگر وہ آنکھیں
مد کرتا تھا لو کارڈ میں سپاڈا
یکر خط کے حدود دیوار پر آگ سے
لپکتے ہوئے دیکھتا تھا۔ اگر اس کی آنکھ
گلاب حاتی تھی۔ تو ایرتساں ہوا اس آ
کر اسے سمجھانی تھیں وہ ایسے گوتوں
میں ایسے سانس اٹھاتا تھا دیکھتا تھا اس
مہر و کافرسس بچھا تھا۔ لعلوں
کے آئینہ اور فاس گے ہوئے تھے اور
جھٹ ہیروں کی مہاکاری سے جھکی
معلوم ہوتی تھی۔ مونی مودھ مودھ کر کے
گہرے رہے۔ جیسے زمین کے نیچے جو
مالی ہوا ہے۔ آہستہ آہستہ معطر ہوتا
ہے۔ نظر آتا ہے۔ انڈمڈ کھڑا ہوتا
بہا۔ ہیراں ہونا بہا۔ اپنی ہولوں
کو مہوں سے بھرا۔ اور بھرا
گوسوں سے رکستی میں ملا آتا۔ خیال
کرنا۔ اور موتوں اسے معلوم ہوتا تھا
کہ وہ کچھ وہ لانا ہے کہ کرسٹو میں۔

ہوتے رہتے ہو اوس کے ساتھ بہاؤ
جیسی اور فریاد واری کے ساتھ اوس
کے احکام کی تکمیل کر لے ہے۔

مالک جہاز کو کمانہ اہل نہیں
کرنا تھا کہ نہ اوسے ڈیڑھ کی سرسری
ملاحوں پر کرنا۔ اپنے اوپر معلوم ہو گئی
تھی وہ اُس کو اہل کو اپنا حتمی حال
نہیں سمجھا تھا اور اوسے اسوئس
آتا تھا کہ اوسکی بیٹی نہیں۔ مالک وشر
سے اوسکی سادی کر کے اوسکے ساتھ
مضبوط رستہ کاٹھ لے۔ سام کے بے
بچے سب تیار ہوئے اور سب بچے یہ
وہیں سٹ گئے۔ وہ سارے
جس اسی ہی بدستیں ہوئی تھی گدے
گئے۔ سمندر میں مانی کا رور تھا۔ اور
دوڑا مسر کی طرف سے مارا ہوا
ہل ہی تھی۔ اور آسمان جھکے تھے وہ
مرے ہار رہے تھے۔ مالک مصفا سنگوں
تھا۔ اس میں بھی ہمارے دوستوں
کر دی تھیں۔ جو بجائے خود ایک ایک
نیابہ ڈیڑھ لے کہا۔ ہم سب جھوٹ
رو۔ میں سوار کو لسا ہوں۔ ہمارا لٹی
ڈیڑھ لے کہ وہ ڈیڑھ کراری نام سے لکھا
ہے۔) کہا تھا۔ لوائی مال ہی کافی
اور سب جوس میں ہو کر ای ایی جا رہا
ماتوں بہا لیتے
مالک بار بار افس ہوئی ڈیڑھ

ڈیڑھ اوس بے وعیب گوتوں میں
داخل ہونے کی کوشش کرنا لیکن
اونہیں اور نہ کھنا۔ وہ راستہ نہایت
سچ در پچ معلوم ہونا تھا۔ اور پھر وہ
دوروارہ غائب ہو گیا۔ اور ہائیڈرو
وہ اس لٹ کو با د کر لے کے۔ لئے اپنے
وہاں پر رور ڈالتا جس سے علی بابا
کے لئے راستہ گھوٹے کے دروازے
عربی ماہگیر کے کھل گئے تھے۔ سب کچھ
لے فائدہ تھا۔ ہمارے غائب ہو گئے
تھیں لے ہمارا سب لٹے کو
جس کے لئے وہ اس کی طرف دیکھنا
تھا۔ چوکر دیا۔ آہر دس چڑھ آیا
سب بھی ڈیڑھ کو اسی ہی تھوڑی
اور اضطراب رہا۔ چھپے کہ رات کو رہا
تھا۔ لیکن اب اُس کی تصور کی ادا
کے لئے عقل آموغ ہوئی تھی جس سے
ڈیڑھ اوس چوکر کو اوسکی دل میں
خفیت سی آئی تھی۔ رست کر لے کے
لائی ہو۔ رات ہو گئی اور اوس کے
ساحق روانگی کی ناری بھی ہوئے
لگی۔ جس سے ڈیڑھ کا اضطراب کسی
پر آشکارا نہ ہوا۔ اوسے رور
اسے سہا ہوں رہا ہوا تھا حاصل
کر لیا تھا۔ کہ گویا وہی جہاز کا کہ تھا
تھا۔ اور چونکہ اوس کے احکام بہتہ
صاف اور فیصل کر لے کے لئے آسان

جسے کام ڈسٹے سرک کر دیا تھا اگر
تہا رہنے کی آرزو اپنے دل میں محسوس
کر رہا تھا۔ اور اس مہمانی سے شکریہ کون
سہی مہمانی ہو سکتی ہے کہ چار میں
سوار ہو کر عالم مارکی میں سمندر سر
چلے جا رہے ہوں ہر طرف کی سماسی
ہو۔ اور ادھر صرف آسمان ہی آسمان
ہو۔ مگر اس مہمانی کی دُعا اور سکے جہاں
کے عالم سے انا و دوسری تھی۔ اس اوس
کے اہاؤں میں دوسری تھی اور عالم
کا دوسری اس کے ہمالا سے مدد
ہو رہی تھی شب مالا گھاٹا۔ اور اس نے
دیکھا۔ کہ چار سو پورے حل ہوتا
ہے۔ ہر ماہ میں ہوا بھری ہوئی پڑ
اگے گھیسے کے عرصے میں وہ سہا
یہ کر لے جسے پہاڑ اگے آئے تھے
کا حشر ہر طرف میں دکھائی دے لگا
گیا۔ ایٹمی سڈلے چار گھنٹے کے سرو
کیا اور ہمارے اپنے لگا سر سو گیا لیکن
ماہو مکہ واپسی راہ ہاگساری رہا تھا۔
ماہم اس کی آنکھوں کی دیکھی گئی تھی
جب کہ چار سو پورے آگے آئے۔ مگر
لگا تھا چار کی چوڑی اور ڈھلا وہ
حشر ہر طرف میں آگے نکلی گئی
تھی اور ہر ماہ کے سر سر حشر
کو اسے پیچھے چھوڑ گئے تھے مگر
کی ہوئی حشر۔ سورج کی کرنیں ہر

نہیں۔ ٹنگون آسمان ہر نظر آ رہی تھی۔
ڈسٹریکٹ یو آر پکڑے واسے طاح کو کہا
کہ سو آرکھ دے کہونکہ وہ خوب تھا
تھا کہ اگر اس طور سے کہا جائیگا تو
سورج کے سر دیکھ ہو گا سگا راج کے تمام
کے چہرہ مائی کر سٹو مالکل نظر آئے لگا
اور جو کہ اس کے اوپر تھا صاف صاف
دکھائی دیتا تھا کہونکہ ہوا صاف تھی
اور سورج کی کرنیں عورت آسمان
کے دیکھ کر لگی ہیں اور وہ صاف
سورج کے ہونے لگیں۔ انڈسٹریل
اسٹیشن سے اوس چٹانوں کی طرف ہو
سحق سے مہمانی کو مستی کا نظر آ رہی
تھی دیکھا رہا گالی رنگت سے لکھ
شرع شریٹ رنگت مک پیچھے ہوئے
تھی۔ دوسرا وقت اس کے رخصت ہو
تھی اسے تنہا لے اور اوسکی مہمانی
دکھتی تھی اور اوسکی آنکھوں میں
اور ہر ماہ ہوا تھا۔ ہمارا کو ماری
لگا تھے سے کھنٹی اسے دیکھ دیکھ
ہوا ہو گا۔ جسے ڈسٹریکٹ ای اسٹیشن
کو یور کے ہر لے کی سبب تھا۔
اسے اگنی اور کس جس کے سر
اور ہر ماہ لگا ڈالا۔ مالک ہوا رہی
ہر شے ہر لگا۔ ڈسٹریکٹ
ہر شے پائیکے اسٹیشن کو روک
تھا اور ہر شے ہر لگا۔

طرف اڑ گیا اور اگر اس میں حجاب ہوگا
لو کہ جس میں اس کی طرح وہ اس
رہے گا کہ وہ اس سے دبا رہا مارا گیا
ہوگا۔ لیکن کوئی گناہ ہے جس کے مرتکب
ہو گا۔ اس کی چاندنی سے سطح آب
منور ہو گئی اور جب ہاندہ کا ہوا
اس میں مانی کی ڈالدار ہانڈوں پر
اس کی چاندنی پڑے گی

اس چہرے کو اہل جہاں بھی مانتے
ہیں۔ جہاں اکثر یہاں ٹھہر کر مانتے
ڈنٹر اس جہرے کے مانتے سے آنا
جہاں وہ درگزر مانتے۔ مگر وہ کہیں یہاں
اس میں مانتے اس لئے اس لئے کو کو
سے سوال کیا

ڈنٹر ہم راہ کہاں بہر کر گئے
مسلح۔ کون کون ہمارے۔

ڈنٹر۔ کہا گو سوناس اچھا نہ ہوگا
مسلح۔ کون سے گوسٹو؟
ڈنٹر۔ کون گو۔ سے یہاں کی
عارس۔

چو کو پو۔ کئی کو سہ کی چہرہ
سہ۔ ڈنٹر کی ستانی بہر لب نہ آگیا
اور یہ اس سے ہو چھا کہ اس میں بہاڑ
ہیں تو سہ رہیں؟

مسلح۔ کون کون؟
کہہ۔ کہہ لو ڈنٹر۔ سے ما نامہ پانکی

پھر اس سے خیال کیا کہ وہ عارس کی
ہاؤس سے بہر ہو گئی ہوگی ماکار ڈسٹ
سما ڈا ہی۔ یہ جھاٹ کے لئے اوہیں
سہرا دبا ہوگا۔ اس لئے جو مات معلوم
کر لی تھی وہ سورج آہری تھا راہ
کو تلاش کرنا محال تھا۔ اس لئے ڈنٹر
لے سب مادوں کو صبح تک محفل رکھا
علاوہ اس سمندر میں کوئی آدھ نہنگ
کے فاصلہ نشان ہوا۔ مالک جہاں
لے ایسا جواب دیا۔ جس سے معلوم
ہوا۔ کہ اس کام کا وقت ہے جو
کسی اس وقت آ رہی تھی۔ اس لئے تھی
جواب دیا کہ سب عروس عروس
اور کہہ رہے تھے ہوڑے فاصلہ پر آکر
اس لئے تھی لنگر ڈالا پھر اس کی شرف
ہو گئی جب ان حسی کے معروں کے
مدا ڈنٹر کام کرنے لگا۔ اس لئے جہا
کہ اس فاصلہ کے سب سے عروس کے
ومار میں سمارنا ہے۔ اگر وہ حسی کا
نعرہ مار سکے تو اس کی آواز سب سے
اونچی ہو لیکن پہلا وہ اپنا راہ کہاں
نظارہ کرنا۔ اس سے ڈر معلوم ہوا تھا۔
کہ اس نے میسٹری ٹیپ کہہ کہہ دیا تھا۔
اور اس کی لئے جی اور مار بار سوال
کر رہے تھے اس سے منکر مادی کہہ کر
مسلح۔ کہہ رہا ہے مگر تو نہ ہی کی
ما نامہ تھی کہ اس واقعہ نے متعلق

و او سے خوشی ہوئی تھی اور برگد ر
حالات کو سوچ کر اس پر اس در رنج
دلال کا مادل بھاگتا کہ اسکی ہ سی کی
متاعوں میں و فریب معلوم ہوئی وہ
ناپائیدار تھی۔ کسی کو اسکی نسبت درامتی
سکست نہیں تھا اور حسب دوستوں
ڈنٹر نے مذونی اور مار دوجہ و لک
نہیں جنگلی کرپوں کا حاکم بنا ہے
دوسرے ہاڑ سر حسب کرئی معلوم ہوئی
عہدیں۔ نیکار کہ سکا ہمد کیا د لسا
بہاں سے اس کے بہا ہوسے کی آورو
پوری ہوئی۔ مگر جو کو تو لے اس کے
ساخہ علیے کا ارادہ کیا اور ڈنٹر نے
اسکی مخالفت نہ کی کہ کوئیکہ او سے ڈر
بھا کہ اگر اس نے آپا کیا اور
کسی کو اپنے ساتھ نہ لے گیا۔ و اس پر
سے اعتمادی ہوئی۔ کوئی ماؤ دنگ بھی
وہ نہ گیا ہوگا کہ اس نے آپا ہوا
مارا۔ اور جو کو تو سے درخواست کی کہ
اسنے ساقیوں کے پاس اسے لے
جاوے اور حسب وہ پیکر نہار ہو۔
نومددی سر کر کے اسے ہم کرے۔ نہ
اور کہ چتک سہل اور موٹی پشت سہا
کی سر اس کی بونل اس کے نام سے
بھی۔ حسب آگے کر ا د ار مارا
بشرک دیکھنا تھا ما پانہ کی دلی
ہوکر اس نے اسے تھ کوئی ہر

فیٹ تھے اسے ساقیوں کو دیکھا
میں جو کو تو بھی حال تھا وہ سب کھانا
بکالے میں لگے ہوئے تھے۔ بھیہ اور ڈنٹر
کے سکار کو بھی لکالے کے لئے بیا رکھے
لگائے تھے اڈا مڈلے کچھ دسریک
اون کی طرف اسے آدمی کی طرح جو ہر
ہوڑا ہے۔ عجم سے لے ہوئے مسم سے دیکھا
اور کہا دو گھنٹے کے بعد یہ آدمی پاس
سجاس بہا شہر (سک) لکھ رو اور ہوا
رو رو بہ لکھ وہ داس ہاٹنگے اور
مادساہوں کی طرح مضور ہوکر اور ہوا
کی طرح لادیں مار کر کسی شہر میں اس
رو پے کو مراد کر دینگے۔ اس وقت اس
بچے اس کے رو پے سے لفظ دلا دے
کوئیکہ دولہا بچے نا حیر معلوم ہوئی ہے۔
تاہم کسے معلوم ہے کہ میں بھی اسے دیکھ
میں بھس ہاؤں کہ نہ رو نہ مجھ راسی
تا تھ کرے۔ جسے اس نے اس سر کی ہر
آہ نہیں۔ آپا میں ہوگا۔ وانا فرما لے
کھی حطا نہیں کی ہوگی۔ علاوہ اس اس
کمنہ زندگی بسر کرے سے فرما اچھا ہوگا
اس طور سے ڈنٹر و شس بہتے یشر
سر س اس آزادی کی آ رو رکھا تھا
دولہ کی لکھا میں بھس گیا۔ ہ مار
کوئی ڈنٹر سر موو داس ہوا ہوا
ہا ہا ہا کو مجھ رہا ہا ہا ہا
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

ایں اساتے میں اوس کے ساتھ ہوا
لے کھا ماطسار کر لیا تھا اس وقت
جسکے وہ اس لئے دیر کو اُتار رہے تھے
انہوں نے ڈش کو ایک جٹوں سے
دوسری جٹوں سے گھر سے دیکھا اور
انہوں نے یہ دنی کر جو دھور لیاں
کے ان کے درمیان بھڑی تھی۔ پھر
کیا نکار سے فوراً اپنا رخ بدلا۔
اور اُن کی طرف ہو گیا۔ لیکن جب
وہ اُس سے نہایت حشر میں آکر
جست کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔
اوپر لے دیکھا کہ اس کا ٹوکھل
گنا ہے۔ اور حشر کے گنا سے بڑھ کر
کر غایت ہو گیا وہ سب اوس کی
طرف جھٹے کٹے کہ یہوں کو اس سے
جست ہو گئی تھی۔ مگر کوئی سب سے
اول پہنچا۔

کئی اوہوں نے اوس سے گنا سے نہ
بہکا ماطسار کر لیا تھا لیکن جب اوہوں نے
اوس سے بڑھ کر لگا۔ تو کوئی اوس سے
کہا کہ نہایت آہستہ آہستہ چھوٹے اوس
سے تاسے تاسے کر کے ہوسے کہا۔ کہ
رہاں میں یہاں سے ہاسے کی سرور تپ
اوس کر سکتا۔ بہ ماں میں اوس میں
سے سکتا ڈش کو اب اسے کھائے کا تھا
نہیں رکھا تھا۔ لیکن اوس نے اصرار
کیا۔ کہ اوس کے سامنے اس کو فاقہ
پڑے کہ ماعت سمجھے کھائے کہا کھانا
کہا لیں ادا ہی سمجھنا اوس سے
اوس یہ کہا۔ کہ مجھے دراز سے آرام
کیا ہے۔ یہ سچا تھا اس سے ہاتھ نہ کر
اور جو آرام ہو جائیگا ملا کر
رہاں اصرار نہ کیا۔ اذیں ٹھوک
لی جوتی تھی۔ اور حشر کی نواس
اور اس کے دماغ میں سستی جوتی تھی اس
اور کھینچے کے بعد وہ لوٹ گئے۔ جو
نہ اڑسٹ کر سکتا تھا۔ وہ نہ بھا۔ کہ وہ
کھینچے کھینچے کوئی مارہ قدم کے فاقہ
پڑا۔ نہ تھا پڑے۔ نہ کاپی اُگی پڑا
کہا دیا گیا۔

۱۔ آرام تو کیا آتا۔ اوس سے اور
بہد سے کٹا اس کے سر سے جو صبح کو آ
پڑے کے لئے حشر کھا۔ تاکہ اسے نہ پڑا
ایں شراور دیا تھا اور سکا سر تھا
بھاری تھا۔ اور اس کی گنا نہ تھی

دندون کا اگر تپس کوئی کستی نہ ملی۔ لو
بھر ہر مانی کر کے آنا۔ مرنی لے اس امر
ملایا۔

سچ کو لو۔ کتاں صاحب ہیں اس
بات کو بغیر کر کے لئے صرف ایک
نات ہے۔ اور وہ ہے تم ہاؤ۔
اور میں یہاں ٹھہرتا ہوں۔ اور اس
کی ضرورتی کرونگا۔

ایڈ ہنڈ۔ اور میرے ساتھ رہ کر
تم ایسا حصہ صایع کر دو گے۔

جو کو لو۔ ہاں۔ کچھ مصالک ہیں؟

ایڈ ہنڈ تم ترے سیک اور میرا
ہو۔ ہمارے ہمارے نیک سٹی کی
جو دیوے۔ لیکن میں اور کسی کو اسے
پاس ٹھہرانا نہیں چاہتا ایک دو دو
کے آرام سے میں جگا کھلا ہو ہاؤنگا
مجھے اُسے ہے کہ ان چٹانوں میں

بعض ایسی لٹیاں مجھے مل جائیں گی
کہ ہمیں استعمال کر کے بالکل جگا پھلا
ہو ہاؤنگا۔ ڈسٹر کے لوں سے محبت
مستم ہو وار ہوا۔ لیکن پھر لے کے لئے
او سکے ارادے کو کوئی مانع ہمش

نہیں دے سکتی تھی اور وہ نہا ہی
رہنا چاہتا تھا۔ ادھوں نے اوس کے
واسطے جو کچھ وہ چاہتا تھا۔ چھوڑ
دیا۔ بہت دفعہ اس کی طرف

مڑ کر دیکھ جاتے تھے اور ہر
دوسرا ناکہ اٹھا کر اس سے جھٹ
لے لیتے تھے وہ بھی ملا اپنا ماتی جسم

بلائے لاکھ سے ادھیں اشارہ کر
دینا تھا مگر وہ غائب ہو گئے
اس نے مگر اگر کہا۔ تو تو ہو کر ایسے
آدمیوں میں اس قدر دوسری ہو

پھر وہ ہایت احتیاط سے کھسک
کر حٹان کی چوٹی پر چڑھ گیا جس
سے اس کی نظر سمندر سرور دور جا

سکتی تھی وہاں سے اوس نے اس
جہاز کی یاری کر لے دیکھا اور
نگر اٹھا کر بھری زندگی کی طرح تیر
اس کے کہ وہ اڑنے کو تیار ہو یا ہی
روانہ ہوئے کے لئے مسعد دیکھا۔

ایک گھنٹے کے عرصے میں جہاز بالکل
طر سے غائب ہو گیا۔ کم سے کم رخی
آدمی کے لئے یہ تک نہیں تھا۔ کہ
اوسے ادھ کر دیکھ سکتا ہو۔ پھر ڈسٹر

ہایت نری اور ہالا کی سے کہ جنگلی
کرنا بھی ایسے طور سے نہیں کوئی
یہاں تکی ہوئی۔ کو دے پھا مذ لے لگا
ایک لاکھ میں اوس نے مدد ملی۔
اور دوسرے میں کلہاڑی اور اس
چٹان کی طرف جس میں اوس نے
علامہ دیکھی تھیں اسی بھر گیا

اور اس وقت مغربی ماہیگیر کی داستان کو یاد کر کے جویرا نے اس کے آگے مان کی گئی۔ اور اس نے کہا "سبم کھل جاؤ۔"

چوپیسواں باب

پوشیدہ غار

سورج ابھی مشکل سمت الراس رہ رہا تھا اور اس کی تپش شاروں پر ابھی پڑ رہی تھی۔ کہ سونت گرم ہو رہی تھی۔ ہزاروں ٹڈیاں جو کہیں کہیں پھیل کر بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہاٹس جوں اور مہم آوار سے ہوں ہوں کر رہی تھیں۔ صاف اور ریتوں کے پہے ہوا سے بٹے اور سر اٹھائے تھے۔ اڑتے ہوئے قدیم اٹھانا تھا۔ ہزاروں ٹڈیاں جسکی رنگت رمد کی سی تھی اس کے بالوں کے آگے جنب کرتی جاتی تھیں۔ اور دور کی چٹانوں پر اس سے ہلکی مکران ایک کر اڑے۔ یہ دو سرے کر اڑے پر تھی کوئی بھرتی نظر آتی تھیں۔ عرض کہ ہم چہرہ آلودھا۔ پھر ہی ابھی یہ تھکے آگیا۔ اسیل کر نا تھا۔ صرف

جدا کا نام اور کھار بھاوا اور اس کے بدن پر اس درد بھر پوری پڑ رہی تھی۔ کہ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسے سخت ڈر ہے اور بھراسا ڈر کہ جس سے ہر جہی کھٹکا دل میں رہا ہے کہ سامان میں ہی اسے کوئی دیکھتا ہوگا یہ ہی انسان روتے رہا تھا کہ "ایڈسٹ اس کام شروع کر لے گا۔ وہ بھڑکیا۔ اپنے کلہاڑ کو اس کے پیچے رکھ دیا۔ مدد کو پکڑا اس سے ادھی جھان کی چوٹی سرورہ گیا اور وہاں سے چاروں طرف دیکھو لگا۔

لکس وہ کارسکا کی طرف جسکے گھروں تک نظر آئے تھے۔ اس دیکھ رہا تھا کہ اسکی نظر ہر سرہ الہا کی طرف ہی تھی۔ جسکی توارتج اس کے دہن میں تھی۔ محسوس تھی اور یہ اس مافیل معلوم ہوئے واسے کہ اس کی طرف ہی نظر کر رہا تھا جس سے ملاحت ہی کی بھرہ کارہ کھو کوساھی جینوا معلوم ہوا تھا اور نہ لکھا ہی ہی بجاری ہنگام تھا جسکی طرف وہ نگاہ کر رہا تھا۔ وہ لو اس سے جہاں کی طرف دیکھ رہا تھا وہ صبح کو نہ وہ ہوا تھا۔ وہ لو کھاسا سوتی جسد ہی غائب ہونا۔ اس سے کھان پڑتا تھا۔ اور وہ اس کے حنا لکھ

سب جا رہا تھا اور کارسکا کے ساحل
 کے گرد گھوم کر سوال کیا۔ اس نے
 اس کے دل میں اظہار کیا اور اس
 نے اسی طرف کی طرف اس کے
 سر سے ہنس۔ نظر کی اس نے اسے
 تنہا جبر سے کی سب سے اعلیٰ موٹی پر
 دیکھا۔ کوئی ایساں اس سے نظر نہ آیا
 پھر اس کے کہ سمندر کی لہروں اور اس
 صبر سے کے ساحل کے ساتھ لگڑاتی تھیں
 اور کھانگی جھلک کے ساتھ اس سے معمور
 کئے ہوئے تھیں۔ پھر وہ نہایت احتیاط
 کیے ساتھ آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے
 اس سے کہ آیا نہ ہو۔ انصاف کوئی
 اس کا نہ واقعہ مہا ہے۔ کہ اس سے
 اس کی حرکت نہ ہو جیسے ہم نے اس
 کا ہے ڈیڑھ لے جہاں کی علامات
 کو ڈھونڈ رہا تھا۔ اور اس نے دیکھ
 لیا۔ کہ وہ ایک چھوٹی کشتی کی طرف
 جاتی تھیں جو علیحدہ جہازوں کے حمام
 کی طرح درستہ رہے۔ یہ کہاڑی ہے
 نا۔ یہ یہ سا عورتی تھی۔ اور وسط
 میں گہرا تھا اور اس میں چھوٹی کشتی
 آگے تھی۔ اس میں کچھ کوئلے کے
 کچے شہرہ دار ماکھیاں تھیں اور اس
 کے کوئی سکہ لیا تھا۔ اس میں کچھ
 کہا۔ کہ کارڈنل کے ساتھ ان کو صبر
 اس کا ساتھ دے گا (اس کا کہنا وہ کوی)

دیکھے ہیں اس لئے وہ کہاڑی میں
 آتا ہوگا۔ اسی چھوٹی کشتی کو اس نے
 سمجھا دیا ہوگا جہاں میں وہ طوائف
 کو سامنے ہیں ایک علامت اس
 لئے اسی جگہ کو بیچا ہے کے لئے سامنے
 ہو گئے اور اس کے اعتقاد پر اس نے
 کہ اسے مددوں کا ہوگا۔ یہ خیال تھا۔
 جس کے سب سے ڈیڑھ لے جہاں کے گرد
 جھلک کر آتا تھا۔ صرف ایک بات
 تھی جو ڈیڑھ کو ہرانی میں ڈالی تھی
 اور جس سے وہ اپنے سب کچھ کے
 کر کے کو خاک میں ملا ہوا خیال کرنا
 تھا۔ یہاں حاکم اور کئی شہرے
 کئے ہیں آدمیوں کے اور اس جگہ میں
 اٹھ آتا ہوگا ایساں کہ اس کے دل میں
 ایک حال آیا اس نے خیال کیا کہ
 سامنے اس کے اٹھا کر لائے کے انہوں
 کے اسے سمجھ لگا ہوا ہوگا۔ اور اس نے
 اس جہاں سے حساب کی۔ تاکہ وہ اس
 سے اس کو دیکھے جس پر وہ پہاڑ پہلے
 تھا اور اس نے علیحدہ معلوم کر لیا۔ کہ
 ایک ڈیڑھ لے سی جگہ تھی ہوئی ہے اور
 جہاں اس جگہ پر کھسکا آیا ہے جہاں
 وہ اب پڑا ہے۔ ایک ڈیڑھ اس کے
 سمجھ گیا ہے کا کام دیا ہے۔ جیسے
 ہوئے پیچھے اور کہ اس کے آس پاس
 کچھ سے ہوئے تھے۔ تاکہ وہ سوچا

دوسرے وہ ہے پھر اس سے مٹی ڈال کر
 جھپٹا رہا تھا اور گھاس اور کاہی دیا
 آگ آئی مٹی کا ہی پھروں پر مٹی آگ
 ہوئی مٹی۔ مٹی مٹی آگ آئی مٹی اور
 وہ دم چٹا رہیں برستھم معلوم ہوا
 دقا ڈھنڈے میں مٹی کو آہستہ آہستہ اٹھا لیا
 اس نے معلوم کر لیا۔ اس نے کلباڑی
 سے اس جگہ کو جس کو وقت کے ٹانف نے
 چنے پگے مانا ہوا تھا۔ کھودا منرو ع کیا
 دس سٹ کی محنت کے بعد وہ ارگر گئی۔
 اور ایک اتنی ٹری سوراخ جس میں بازو
 چلا دیا یہ بنووار ہوئی۔ ڈھنڈے
 ہا کر ایک مضبوط نشانہ بلوط کے درخت
 کو جو اس سے ملا کاٹ لایا۔ اس کی شاخوں
 کو آگ لگا کر۔ اس سے اس سوراخ میں
 ڈالا۔ اور اس سے ڈنڈے کا کام لینے
 لگا۔ لیکن چٹان نہت بھاری تھا ایک
 آدمی سے کھلاک آٹھ سکتا تھا ڈھنڈے
 نے خیال کیا کہ اس سے اس سے پہلے
 ر جملہ کرنا چاہیے۔ لیکن کیسے؟ اس نے
 چاروں طرف نظر ڈالی۔ اور مارو سے
 بھری ہوئی مٹھی جو اس کا دوست کو کو
 اس کے لئے چھوڑ گیا تھا دیکھی۔ اس
 کے چہرے پر مسہم ہوا ہوا اس نا رو
 سے چٹان کو اڑا کر پہلے شکل میں بھا۔
 اپنی کلباڑی کی مدد سے ڈھنڈے اور
 کی چٹان اور اس چٹان کے درمیان سے

پر وہ چٹان آگ ٹھہرا ہوا تھا ایک سرنگ
 کھودی اس سرنگوں کے موافق جو کانوں
 کھودا کرتے ہیں۔ جب وہ چاہتے ہیں کہ
 مٹی سے محبت کرنا چھوڑ دیں۔ اس میں
 مارو پھری۔ اور اپنے رومال کا اس کو
 ملتا مانا اور اس سے آگ لگا کر پیچھے ہٹ
 گیا۔ چٹان جھٹ اڑا۔ مارو کے ہونٹوں
 رو سے اور کا چٹان گر گیا۔ پچھلے ٹکڑے
 ٹکڑے ہو گیا۔ دوسرا ڈھنڈے پہلے
 سائے سے۔ اس سے ہزاروں کیڑے
 نکلے اور ایک اردنا جو اس سوائے کا
 گونا گونا تھا حرکت کرنا ہوا لگا گیا
 اور غائب ہو گیا ڈھنڈے اور کی چٹان
 پر گیا۔ جواب ملا کسی سہارے کے سمندر
 کی طرف جھکا ہوا تھا وہ جلد مارو
 کا متلاتی اس کے گرد گھوما اور اس
 جگہ کو پسند کر کے وہاں اس پر جگہ کرنا
 بہت مناسب معلوم ہوتا تھا اور
 ڈنڈے کو سوراخ میں رکھا۔ اور
 اس سے ہالے کے لئے چٹان تک اس
 میں دو دفعا۔ کو مستحسن کی۔ چٹان
 جو پہلے ہی مارو سے ہل گیا ہوا تھا
 اسی جگہ نہ جھٹک کھانے لگا۔ ڈھنڈے
 بھر ورنگا نامعلوم ہونا تھا۔ کہ گونا
 وہ مارو سے کانا تھا۔ صحت مند
 سے رومالوں کے مابین ہل کر سے
 کے لئے بہاڑوں کو جڑ سے ہلا دیا تھا

جسٹاں اُکھڑ گئی اور لڑکیاں کہاں کہاں سمجھ
 مگر کر عائب ہو گیا جس کا پردہ
 چٹائی تھا وہاں ایک گول ہلکے مودار
 ہوئی اس میں ایک لوہے کا چاندی کا
 ہوا۔ لہو ایک مرقعہ بھیر میں شہانہا۔
 ڈنڈے کے منہ سے لوت اور جوتی کا لہو
 لکلا اُسے کوئی قصیدہ بھی نہیں ہوا ہوگا
 جس پر اُسی کا ماتی مرتب ہوئی ہو
 وہ کام کو جاری رکھنے کے لئے جو جس
 ہونا مگر اوس کے گھٹنے پر رہیں
 کھاتے تھے۔ ایک دِل اس طرح سے
 ڈنڈے تھا۔ اور اس کی آنکھوں کے
 آگے اندھیرا اُسے طور سے آتا تھا۔ کہ ادنیٰ
 وقفہ کرنا مناسب معلوم ہوا۔ مگر نہ
 وقفہ کوئی ورا سنی ورا دیر کے لئے
 ہی رُخ اڈ مسٹ لئے اس ڈنڈے کو ایک
 جلیے میں ڈالا اور در لگا لے سے وہ
 جھڑ لگتا۔ جس سے ایک قسم کا رنہ سا
 معلوم ہوا۔ جو نیچے جاتا تھا۔ ہاتھ لگا کر اُس پر
 س ہاکر مائل لٹھ میں آتا تھا۔ اگر کوئی
 بہزما۔ فوجی کا لفظ مار کر اوس میں
 اُتر جاتا مگر ڈنڈے کا چہرہ رد ہو گیا
 اوس نے نالہ کیا۔ اور سرچھ لگا۔ پھر
 اوس نے اپنے جی میں کہا آؤ مرو ہو۔
 میں مرھیتوں اور لٹکے ہوں گے سردار
 کہہ دیا عادی ہو گیا ہوں مجھے اس خزانے
 کا بہرہ لگا لئے سے دھوکا کھانا نہیں چاہیے

میں فوج میں لے لکھیف اُٹھائی ہے
 وہ سب اکا رب گئی حب شری شری
 امد میں دِل میں سہائی ہوں۔ اور
 وہ سیکار و فوج ہلکے ہوتی لٹھ اوس لو
 دِل ٹوٹ جاتا ہے۔ وریا سے اوسکا
 سنا دیکھا ہوگا۔ کارڈنل سپاڈا نے
 کہاں کہاں خزانہ گاڑا ہوگا۔ شاید وہ
 کھسی کہاں آبا پی نہیں۔ اور اگر وہ آتا
 ہے۔ ترسینرز مار گئے جو شراطل
 اور الوالہرم تھا اوسے کھلا کہاں
 چھوڑا ہوگا وہ بیس دھرت کھڑا ہو
 رہا تھا۔ اوسکا دِل غم سے بھرا ہوا تھا۔
 اور اس کی آنکھیں اوس سو راخ جس
 میں ہائے کے لئے رہہ بہا ہوا تھا لگ
 رہی تھیں۔ ہاں۔ ہاں اوس سنا ہی ٹوٹ
 کی رسدگی میں یہ ہلکے بھی ایک قابل بہم
 تھی یہ فرہی واقعہ ایک وسیع زخم کی
 کڑی معلوم ہوتا تھا ہاں باد آگیا وہ
 کہاں آتا ہوگا اوس کے ناکہ میں مشعل
 ہوگی۔ اور دوسرے میں تلوار اور اس
 جشان سے جس میں اس کے فاعلہ بر سائید
 وہ کھڑا ہوگا اور وہ اس رہیے کے
 راستے سے جیسے میں اُتر لئے لگا ہوں
 اُتر آ ہوگا۔ اوسکی جو ہاک آمد آمد کے
 آگے مار کی کا فور ہولی جانی ہوگی۔
 ڈنڈے دِل ہی دِل میں لیکن اول بہرہ
 دینے والوں کا کہا حال ہوا ہوگا جو اس

طور سے اوس کے راہدار ہو گئے اور
 کھڑے ہو کر کہا۔ اور قسمیں اسی کی سی
 ہو گئی جنہوں نے الاک کو گناہا۔
 ڈیٹا۔ ماہم اگر وہ آنا چاہا تو اسے
 نہ لے لے گا، وہاں اور مار گنا کو کہا تھا
 تھا کہ وہ اس وقت جٹان کو اس کی
 کھڑے رہا، یہ سے صانع کرنا تھا میں
 دیکھ جانا ہوں۔ پھر وہ مجھے اس اندیشہ
 اوس کے کہہ ہوٹوں رہا اور ابانی
 جلاسی کا رہ آجری لفظ سا ندا سکی
 رہا اس پر سکون بھانگے مار لی کے اور
 اس کا کو سٹر مل اور مرطوب مانیکے
 ڈیٹا کو رہاں وہ ہند سے ارنگلوں
 رنگ سے لی ہوئی دشنی دکھائی
 دی نہ دشنی اور ہوا صرف اسی را
 سے میں آ رہی تھی۔ وہ اس نے سنا
 ہوا بلکہ جٹان کی اون سورجوں اور
 سگا دوا سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے
 اور باہر سے نظر آتے تھے۔ اسی میں
 اوسے ملکوں آسمان اور سارہ ملوٹ کا
 ستا اس جنتیں کر لی دکھائی دی تھی
 وہ سلاہ جٹانوں میں ہی ہوئی تھا
 آتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہند
 فوج کے کی اس راہ ہاہر لوٹ
 لوگنا ہوتی بلکہ کرم ہو، ڈیٹا کی
 سے جتنا کہی کی عادی ہو گئی، وہ
 فار کے پر سے سر سے کی طرف سے ہوتی رہا

کی طرح چمک رہا تھا اطر کی اولوں
 نے قسم سے کہا افسوس یہ وہ ذرا
 ہیں جہاں ہ کارڈ مل سمجھ کر گناہا
 نے اوس دلواریوں کو سے میں دیکھ
 کر اوس خزانہ سمجھا۔
 فکس اس نے اس وقت تب مانے کے
 لفظ جنہں وہ رہاں رہا تھا تھا۔ مار
 کے۔ اور کہنے لگا کارڈ مل کے رہا
 مانے میں یہ لفظ لکھا تھا۔ دوہری
 عار کے سر سے سر سے کی طرف اوس نے
 ابھی پہلی عار معلوم کر، اس سے دوسرا
 عار کی تلاش کر لی تھی۔ اور تھی
 جتنو کر فی سرور ادا رہا۔ اوس نے
 خال کہا کہ یہ عار رہا اس جہر سے
 رہاں اور چمک ہی ہوگی۔ اوس نے جہر
 کو دیکھا تھا۔ اور اس دلواری کا کہ
 حصہ جہاں وہ خیال کرتا تھا کہ اسے
 ہوگا۔ ادارہ پیتا لگا ادا کا کہ لکھا
 ڈیٹا ہوا تھا۔ کچھ دیر تک لوٹ رہا
 اس قدر دور سے دکھائی دیتی تھی کہ
 دیتا فی پر سے کے دھڑا آگئے آج
 اوس نے معلوم کیا کہ اس دلواری کا کہ
 حصہ میں کو سے کی آواز آتی ہے اس
 سے سنائی دیتا کہ کام کر رہا ہے۔ اور
 ایسی تیری سے کہ اس دلواری کا کہ
 معلوم کہ اس دلواری کا کہ اس دلواری
 کہ وہ رہا گامانی سر سے دلواری خوار

آتا تھا۔ یہاں تک کہ اسے سے بچنے کے
 لئے اس نے ساری دیوار کو کھٹائی
 کھٹ کھٹایا اسے ماؤں سے سے سر
 سے دیکھا کو کوٹا اور کوئی باب
 نہ دیکھ کر وہ دیوار کے اوں سے کیلا
 آبا جیسا کہ وہ لسنی جس ادارتی
 تھی۔ اس لئے وہ لسنی کھٹائی
 اس کے بال کے ذریعہ کی۔ اور یہاں
 رور سے کام کے ماتہ درج کیا۔ پھر
 لا ایک کس۔ المارہ خود خود ہوتا تھا
 چٹان کی وہ درج پھر سے
 کی پٹی تھی۔ پھر اس سے
 اسی طرح لگا ہوا تھا۔ اور اسے اسی
 رنگ کے دیا تھا۔ کہ سارا تھا ہی
 چٹان نظر آتا تھا ڈھیر سے اپنی کلہاڑی
 کے سر ٹوہہ سے حسب حرب نکالی
 اور اسکا ٹوہہ پھر کے شکاف کے
 در میں کھر دوڑتا گیا۔ وہی
 حکم تھی۔ جبکہ اسے کھودا گیا ہوتا تھا
 لو کہ اسکی طبیعت کے بعض غصہ
 سے یہ سمجھ رہا تھا وہ تو جویہ
 لے دیتے تھے اس کی صداقتا
 ہی اس کے اور اس کے دل سے ہوتا
 اس کی ہمد اس سے روکھ لیا
 رہا اس کی اس آخری سو سے
 تھا۔ اس کے کہ سبکی ہمد ہی
 وہ در پیر اسکی خاطر ہو گیا کھٹائی

تھے آئی۔ مالوں کہو کہ اس کے ہاتھ
 سے لگ گئی اوس نے اسے راس
 رکھنا اسکا ہاتھ ستانی سر ہر ایدر
 پھر سے ہر جگہ گنا یہ دیکھنے کے لئے
 کہ آیا کوئی آڑ نہیں گنا۔ اوپر گنا
 لیکن رماہ تر اس کے ہاتھ کی دھ
 نہ بھی کہ اس کے ہاتھ کی کیا کہ
 اسے غصہ آھا گنا۔ حشر سے کیا
 پھر سورج کی ہمتیں جو رور سے
 پڑ رہی تھی۔ اور سمندر میں دوڑ رہی
 بکڑ ہوئی کتیا راس کے رکی چل کر
 آماد لئے ہوئے تھے۔

ڈھیر سے کچھ کھانا بیا نہیں تھا۔ بلکہ
 اسے دھ میں بھوک اسے نام کو بھی
 مادہ نہیں رہی تھی۔ اس سے لے ہلکی
 رم کے ایک دو گھوٹے تھے۔ اور پھر
 غار میں ہلا گیا۔ کھٹائی جو کھڑی
 معلوم ہونے لگی تھی اور اس کے ہاتھ
 میں سر کی طرح ہلکی معلوم رہی تھی
 اس نے اسے بکڑا۔ اور اس دیوار
 میں حملہ کر اسرو سے کیا۔ لکڑی کا
 اس کے اس کے اس کے معلوم ہوا۔ کہ
 اور اس کے کو چھوئے گئے تھے۔ کھٹائی
 بلکہ اس کے ہمد سے ہمد سے
 رکھنا گنا۔ اور اس کے ہمد سے ہمد سے
 ہمد سے ہمد سے ہمد سے ہمد سے
 ہمد سے ہمد سے ہمد سے ہمد سے

صد گنتے استراح کی ہر اب ایسی
یہ لطف اور اس قدر سے سے بھری
ہوئی تھی۔ جسکا میں وہ ایسی رک
میں اپنے منہ حکمہ چکا تھا

چھوٹا باب

نامعلوم

صبح جس کے لئے ڈش کو اس ساط
لگی تھی ہی۔ موٹی کر سٹو کے ساتھ
کسار سے رہ رہتا ہوتا ہوئے لگی
بستی ہوتا۔ ہونے لگی تھی کہ ڈش
میں پھر صبح شمس کی۔ یہ وہ اس
پر۔ جب یہ تپ رہا تھا گیا۔ اور
اس لٹا رہے کے ہر ایک جھوٹ
کو نہ امان دیکھ لگا لکس
آفتاب ہوتا۔ ہوا۔ نوادسکی ویسے ہی
مناسبت صورت نظر آتی ہے اور
وہ اس سے نظر آتی تھی۔ جس سے
وہ دس ہوا تھا۔ اس غار کے دروازے
کی طرف والیں آ کر اس کے لئے اس
مقرر کو اس سے ڈھانپنے پڑے تھا
اٹھایا اور اس کے اندر جہاں چلنے
تھا۔ اس کے پیچھے تھیں وہ وہ
سے وہاں ہر لڑائی۔ ہر ہر

کو دیکھنے لگا تھا۔ یہ مدد کر دیا
کہ وہ اپنے گھر میں جس گھر سے اس نے
میں آٹھ ماہ تھا۔ اس گھر میں
تھیلا دی اور گھر میں کی صورت
اس میں پاؤں مار مار کر ایسی مادی
کہ کوئی شرف معلوم نہیں ہوتا تھا
پھر اس کا رہتے ہوئے اس نے اس
جس کو دیکھ ہی رہا تھا اور اس
میں کہ پھر بکھر دئے۔ وہ دریا
رہیں۔ اور میں مٹی سے بھر دیا۔ اس
مٹی ایسے قسم کے یوں وہ چھری لگی
اے میں نے ہوئے تھے مٹا گئے
جس اور کاسے دار ایسی چھاڑیاں
میں بھول لگا کرتے ہیں ہر اس
اور اس کو بالی دکر اس سے ہر
ایک سال کو مشا دما اور اس طرف
کے راستے کو اساد جہانہ مادی کہ
گو مارا۔ اس کی طرف کسی کوئی آما
ہی نہیں تھا جس کا کام وہ کر چکا
تو پھر اپنے ساتھیوں کی آنکھوں سے
کرتے دیکھا اس میں ہتھیار والی دوا
میں وہ اس طور سے اس کے ہاتھ لگا
تھا اسے اس کا سر آٹھ کس کہ
وہیں رہے اور اپنے ہاتھ کی
نگہ بالی کر رہے ہیں اس سے اس کے
دورانی میں یہ ہوئی۔ کوئی اس کی
وہاں ہی جا رہا تھا اس سال کے

درمیان میں اگر کہہ دوں۔ اور جو عورت
اور نہ کہ کو حاصل کرے۔ چھٹے دن
وہ طالع واس آئے۔ ڈیڑھ گھنٹے میں
جہاز کی آمد کی طرح وضع کر بھیجاں اما
اور جہاز کے ٹہرنے کی جگہ رکھ کر شری
مضکل کیے۔ رات کو چھپے کا بہانہ کر کے وہ
اپنے ساتھیوں سے ملا اور انہیں کہنے
لگا کہ گواہوں کو صبح تک جھوٹ
کر گئے ہیں۔ اچھا ہوا لیکن یہ بھی اسی
حادثے سے بچے نہیں نکلتے۔ یہ صبح
اوس نے اس سے دریافت کیا۔ کہ اس
سفر میں وہ کیسے رہے اس پر اونہیں
کہا کہ وہ سے جدا نہ کیا۔ اس سے بار جہاز
کو صبح و سالم آ رہے ہیں جس کا ملنا
ہوئی۔ ہمیں خبر ملی کہ ہرے کا جہاز
لوقوں کے بندر گاہ سے روانہ ہوا
ہے۔ اور تپا ہوتا روڑ سے ہماری
طرف ہلا آ رہا ہے اس سے ہم
مخوڑ ہو گئے۔ کہ جہاں تک ہلدی
تک پہنچے۔ اس جگہ سے روانہ ہوں
لیکن مہار سے نہ ہونے سے یہ سخت
امور ہیں۔ کہہ لے اگر ہم ہونے
تو جہاں جہاز چلائے میں اس قدر
و تکلیف نہ ہوگی اور مہار سے جس
جہاز رانی سے ہمیں بہت دائرہ ہونا
اگر رات نہ آجاتی تو اس جہاز سے
ہمیں آپ ہی کٹا اٹھا رہا ہے ہم

س اس کار کا سے کی رہے کہ خالی ہو
اور لوگوں کو نہیں کہتے تھے۔ مگر
میں نے یہ کہہ کر ہر بھی بھر میں
انجام ہوا وہ رستہ کو جو جہاز میں
ہے دائرہ حاصل ہوا ملا حوں اور
ہاں کر جو کو تو نے ڈیڑھ گھنٹے کے ساتھ نہ ہو
نہ ڈیڑھ گھنٹے میں کہا۔ کہ گواہوں
میں کہا۔ کہ اگر وہ بھی ان کے ساتھ
ہوگا۔ تو جیسے ہر اکہ کو تھا میں جاس
پہاڑ سے آئے تھے۔ وہ بے راستے
تھی آئے۔ ایڈمڈ کے ساتھ تھا۔ اور
اس مانا سے کے حاصل کر رہے تھے
اس سے وہ جہاز سے نہ حاصل ہوئے
دراسم ظاہر نہ کیا اور وہ وہ
جہاز صرف او سے ہی مائی کر سٹو
سے لے لے گئے وہاں آ رہا تھا۔ اس
سے وہ سی رات وہ اسماں سواری ہو
اور کہناں کے ساتھ گہواراں روانہ ہوا
جب وہ گہواراں میں پہنچا تو وہ
اتک پہنچا وہی کے گھر ہو چکا تھا اس کا
سو واکر تھا۔ کہا۔ کہ وہ رات کے پاس
ہاں چھوٹے چھوٹے ہر سے تھے۔ اور
ہر ایک کا مول باج مایک ہر رات ایک
لگا۔ ڈیڑھ گھنٹے میں اس وقت سدا
ہوا۔ کہ وہ اس سے اس سے میں کہہ
ہر سے وہ سے کہاں سے ملے سوال
نہ تھا۔ لیکن اس جہاز مستری نے

کوئی سمجھ بھی وہاں نہیں آیا اور اس کا
 حراز چسپا کہ وہ اوستہ چھوڑ گیا تھا۔ جوں
 کا لوں پڑا ہوا ہے اگلے دن علی الصبح
 وہ اس حراز کے کوہان لگے لگ گیا
 اور ہتھوڑا بٹھرنے کے اس لئے سب
 حراز نے کو اپنے لوسمہدہ مردوں کے نو
 میں ہانسا چھڑکی بنے رکھ لیا۔
 ایک ہفتہ کی ریگیا ڈشٹرنے اسے جہاں
 کو حیرہ کے حارون طرف گھمایا اور اس
 سے ایسے طور سے اس جہاز کا امتحان کیا
 کہ جسے کوئی سوار اس گھوڑے کا امتحان
 کرتا ہے جسے وہ خربے لگتا ہے یہاں
 تک کہ ہتھوڑی دیر کے بعد اوستہ اس کی
 ناک دیر اوصاف کا پتہ لگ کر ناکا و تھا
 کی ڈشٹرنے اس راہ کی کوشش کی اور بد
 کی طرح اصلاح کا۔
 اس مریضہ میں اوستہ آنکھوں
 میں تھا کہ اس نے ایک چھوٹے جہاز کو
 ہائیڈ تیرانا ہوا اپنی طرف آتے دیکھا
 جسے وہ رد کیا۔ انا و اس نے پہچانا
 کہ یہ وہ جہاز ہے جو کوکو اس نے
 لے کر کے دیا تھا اس نے فوراً نشان
 دیا کہ جہاز اوستہ کو اسبلا اور دیکھنے
 کے بعد اس جہاز نے اس کے پاس آگیا
 ڈالا جو کوکو کوئی مردہ پتلی نہیں لایا
 تھا لوسمہدہ ڈشٹرنے لگ گیا تھا اور ہتھوڑے
 کا کوئی ہند نہیں لگتا تھا ڈشٹرنے اس

حر کو ہانسا اطمینان سے سسٹا اور کرتار
 پر جا کر اس سے لے گیا کوئی اس کے پاس
 نہ آویسے اس کے بعد دو گھنٹے میں وہ
 واپس آیا جو کوکو کے جہاز سے وہ آدمی
 اس کی امداد کے لئے آئے اور اس نے
 اوہیں حکم دیا کہ جہاز کا رخ باز سلسلہ
 کی طرف کیا جائے۔ اس نے اس کی وقت
 کا حال سچے کا تو اسے کسمپن یقین
 تھا لیکن ہر پٹہ بند کی طبیعت کی نسبت
 اسے کہہ سمجھ میں نہیں آتا تھا
 اور ہاں راز ظاہر کے ڈشٹرنے اسے
 گیا جسے کو کوئی پوری پوری ہدایت نہیں
 دے سکتا تھا۔ ملا وہ اس بعض اور
 ایسی باتیں تھیں کہ چکی نسبت اسے
 تھیں وہ نفس دلائے کا بہتے آرو
 سمجھا۔ اور وہ ماہی اسی تھیں کہ
 سوائے اسکے کہ وہ خود دیکھ سکتا
 اور کسی مردہ اچھا وہیں کر سکتا تھا
 بات کا تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ گھبران
 میں اوستہ کسی سے پہچانا نہیں۔ اس لئے
 جو تھیں اسبلا وہ مناسب سمجھ کر لے گیا
 تھا۔ اس لئے ایک دن جبکہ صبح کے وقت
 اسمان بالکل صاف تھا۔ وہ حرات میں
 مار سیر میں تھی۔ اور اس قابل باد گار
 گھبرا کے مٹا لی جہاں تھے وہ تھکے تھے
 کی طرف جہاز پر سوار کیا جا کر لایا گیا
 تھا لیکن وہاں ہر ہی ڈشٹرنے اس فسر

کی آمد کو جس کے ساتھ بہت آدمی آ رہے تھے اور جو اس لئے آ رہا تھا کہ متیرے
 اس کے کہ اب جہاز کو کمار سے لے لے
 گھنگو کر کے کی اہاز تھیں۔ اس سے
 یاس ویکھو۔ ڈنڈے اور سے انگرہ کی
 پاس جو نگہارن سے اوسس نے لیا تھا
 ویکھو بابا۔ چانچہ اور سے بڑی عادی اس
 مات سے اطلاع ہو گئی۔ کہ اس کے
 جہاز سے آ رہے کی لہجہ کوئی روٹا
 نہیں ہے جہاز سے آ رہے کے بعد
 وڈن نظارہ جسکی طرف ڈنڈے متوجہ
 ہوا۔ نہ تھا۔ کہ اس نے ویکھو طاس
 کو جو خوشنویس جہاز سے اس وقت جب
 وہ کہتیاں بیٹے فالاقا نو کر رہا ویکھو
 اڈنڈا سے ویکھو جس نے اس کے
 لئے اوسس جہاز پر نو کری کی بھی خوش
 ہوا۔ رات سے اور کی طرح وہ
 میں اس نے رورنی سدا کر رہا کہ
 وہ اوسے بالکل پہچان نہیں سکتا تھا
 سب پراسکی طرف جا کر اوسس نے مختلف
 باتوں کی نسبت اس سے سوال کیا
 اور وہ اس نے وہ جواب دیتا گیا اس
 کے چہرے کی طرف اس نے خوب تار
 لگا ئی رکھی۔ لیکن اس کے ساتھ اتنی
 دیر تک گفتگو کر کے سے اسے معلوم
 ہوا۔ کہ وہ آدمی وہ بھی اوسے پہچان
 نہیں سکا۔ اس شخص کو بہت خوش

اخلاقی سے باتیں کر کے دیکھ کر اوس
 کے کچھ اوس کے ٹاکہ میں دیا اور
 آگے بڑھا اس کے کہ وہ بہت
 قدم گھا اوس آدمی نے پہچان دیا
 آوار سے لگا کر اس سے فقیر کے
 لئے کہا اور بیان کیا صاحبہ میں
 آ رہے سے معافی مانگتا ہوں۔ مجھے جہاں
 ہوتا ہے کہ اسی غلطی ہو گئی۔ تم
 خیر و خیرات دنا چاہتے تھے۔ مگر
 تم مجھے ڈبل نیولین دے دے تھے۔
 ڈنڈے کہا۔ مرسہ ملک وکھو
 میں تمہارا شکریہ ادا کر رہا ہوں اس
 ویکھو میں کہ میں تم کہتے ہو میں
 بہت بھڑکی غلطی کی لیکن تمہاری
 وادار کی کو ویکھو میں میں ایک
 اور ڈبل مولین (سک) دیتا ہوں۔
 تاکہ تم میرا کام سمجھو اور اسے
 دوستوں کو بھی اپنے ساتھ شامل
 کر سکو۔ یہ ویکھو وہ طاس اس قدر عجیب
 ہوا۔ کہ اس سے خوشی کے سکریہ ادا
 کر کے کی اوسس ماب نہ رہی۔ اور
 جب ڈنڈے چلا گیا۔ تو ہنس جہان
 ہو کر ویکھو رہا آخر جب ڈنڈے
 بالکل غائب ہو گیا اوس نے غصہ
 سانس بھری اوس کے سولے کی
 اہل کر کے وہ کہتا ہوا بندرگاہ کی
 طرف گیا۔ اس میں کچھ سب نہیں۔

کہ کسی جگہ کا وہ کوئی واسطہ ہے۔
 اور کوئی آدمی ہے جو یوں اپنا
 واسطہ بن کر دیکھتا ہے کہ اس
 آدمی سے کیا فائدہ ہے اپنا کام
 اس وقت تک کہ اس کو اپنے
 واسطے میں اس کے دل و جان
 کا کام ہے اس کا کام ہے اس کا

اِس اسامے میں ڈاکٹر
 چلنا رہا۔ جو دم وہ
 آگے رکھتا تھا اِس
 سے اوسس کے دل
 میں حسنی پیدا ہو نا
 تھا۔ دونوں بچوں کو
 جہاں اپنے ابا م طعوتین
 میں وہ مادر کا تھا۔ کو
 در خست اور کوئی کوچہ
 ایسا نہیں تھا۔ کہ جس کی
 لذت اوست اپنے بچپن
 کی باتیں یاد نہیں آتی تھیں
 اسیس طور سے چلتے چلتے وہ
 اِس ہلکے پہنچا۔ جہاں اڈکا
 نوہر کا آغزی سر تھا۔
 جہاں سے ایالینا ڈی ماری
 کا نظارہ بخوبی اوستے دیکھنا
 ونا تھا۔ اسیس ہلکے جس وہ
 آکر پہنچا۔ اسیس کے دل پر

اس میں درجہ نہ پید ا ہو
 لگی کہ گویا اُس کی کا دل
 سے کو نہا ہوا۔ اُس
 کی ٹانگیں روکھ اٹھنے لگیں
 و بندہ لا غبار اُس کی نظر
 کے سامنے آگیا۔ اور اگر
 وہ ایک درخت سے سہارا
 نہ لگاتا۔ تو وہ محو مگر
 گر جاتا اور ان گلاں بول
 کے سبجے آکر وہ ہمیشہ اس
 جگہ گذرتی رہی ہیں کچھ
 جانا مگر ہوشی میں آکر
 اُس نے بسینہ اپنی بتایا
 سے نہ بچھا۔ اور پھر
 اس دروازہ پر جا کر
 دم ہوا جہاں اُس کا مایہ
 رہا کرتا تھا
 اس گھر کی اوپری منزل
 کے دو لادے گلوں
 میں اس کے مایہ سے
 لکھا ہوئے تھے ان
 میں سے ایک بھی نہیں رہا
 تھا ایک درخت سے سہارا
 لگا کر وہ اس جگہ کی
 طرف جہاں اُس کا مایہ
 پر صبح ایں لادوں کو پانی
 دیا کرتا تھا۔ دیکھتا رہا اور

ایس کا ریل ٹرکے رنج اور
 اوس سے کھنگنا لیکن
 چہرہ اس کے خالی گنا کہ
 میں حسرت رنجی - اوس
 کیوں کر رہا ہوں - ہے
 وہ کام کرنا چاہئے جس
 کام کے لئے میں آ رہا
 چنانچہ ایس بیٹے سانس کو
 جو اسی کے موہنے سے نکلتا
 لگے جھٹکے - صراطِ سر کے وہ
 دروازے کی طرف بڑھا
 اور دروازہ کھٹکے
 کرایا کوئی کمرہ خالی کرائے
 نہ مل سکتا ہے - یا نہیں گو
 اس سے انکار کیا گیا - لیکن
 ابھی صورت بنا کر اور
 اس صفت و سجاوٹ سے
 اوس نے مالک مکان
 سے درخواست کی - کہ
 باپو ہیں جس کی دانی منزل
 کو ارے دیکھ کر بخولی منتظر
 کرے کے اسے کوئی چارہ
 نہ ہو - چنانچہ مالک ادھر
 گیا - اور اس نے اوس میں
 بیوی سے جو دلاں فروکش
 تھیں - اجازت مانگی - اور کہا
 ایک سرپرست آدمی ہے - جو

ایس کے گھر کو دیکھا جاتا ہے
 اوس غریبانہ مکان میں جو
 ڈیڑھ گھر کے برابر تھا بہت
 اتنی نظارہ گاہ تھا - ایک
 نوجوان میاں بیوی جن کی
 شادی ہوئی ایک ہفتہ پہلے
 تھا رہا کرتے تھے - جس بیوی
 سے ایس کی انکھوں میں
 وہ سماں جس کی خطا اٹھانے
 کے لئے وہ گویا پتلا نہیں ہوا
 ایس کے دل میں سوچ نکلتی
 یہاں ہوئی - ان دو دھوئے
 کردوں میں جاں ایس کا
 باپ رہا کرتا تھا - کوئی
 چہرہ بھی اوس کے دوست
 کی نہیں رہی تھی کا خدشہ
 نہیں تھا - اور وہ اسباب
 ہو ڈیڑھ گھر کے دوست ہیں اس
 گھر کو آراستہ کیے ہوئے
 تھا - اس میں سے کچھ بھی باقی
 نہیں تھا حال کے رہتے والے
 کا بلبک دیکھ ہی طور سے
 لگا ہوا تھا جیسے کہ ایس
 کا پہلے رہے والا لگایا کرتا
 تھا چنانچہ جب بیچارے
 ایک مہینہ نے ایس کے
 کی طرف دیکھا - جاں اس

کے باپ کے وفات بائی
تھی۔ تو بے اختیار
اس کی آنکھوں میں آنسو
پھر آئے۔ اس میں بیوی
بہت لچک سے اس کی بہانہ
دیکھی۔ اور جب ڈسٹرٹ
فلارٹ اس کا اپنی آنکھوں
سے گرا رہا تو وہ نہ
دراں ہوئے۔ جو کہ اس
کا۔ اقم کرنا ہوا دل سے
تھا۔ اس میں یہ وہ ایسی کی
نہایت کوئی سوال نہ کر سیکے
اور نہ اس کا اس گد سے
باہر چلے گئے تاکہ وہ بہا
رہ کر اپنے دل کا سحر نکال
بیوئے۔ جب وہ اس گد
سے جہاں اپنے پیچھے دھنسا
ہا کر کے اوستہ اس قدر نکلتے
سدا ہوئی تھی۔ مگر چلا آتا
وہ وہاں بیوی تھی اس
کے پیچھے اترے۔ اور نہ اتنی
نظر ہر گز۔ کہ جب اس کی مرضی
ہو۔ پھر آوے۔ اور اوستہ
اطمینان سے کہا۔ کہ جب تم
آؤ گے سہارا عرشہ خانہ تمہارا
لئے حاضر ہے۔ جب اڈل تھا
اوستہ قسم کے دروازوں سے

وہ کچھ دس دس پر گدرا تو
وہ نہ مات ورا وقت کرے
کے لئے کہ آتا کڈروسیں
وہاں رہنا ہے کہ نہیں۔ نہیں
یہ نہ بلی۔ کہ وہ شخص
مصائب میں مبتلا ہوا۔ اور
اس کا۔ سراسے کا جو اس
راستے سے رہے۔ ہر گز
وہ کچھ کو دیا ہے ایک
بھرا اس شخص کا یہ اویہ
کر جس کے قہقہے ہیں وہ
مکان تھا۔ ہا ایلینڈی
مکان میں واقع تھا۔ وہ
وہاں گیا۔ اور کارڈو
کے نام سے جو وہی نام
تھا۔ ہا اس کے پاس ہیں
مردم تھا۔ پچیس ہزار
فریبک ہر اوستہ نے وہ
چھوٹا مکان خرید لیا کہ
سے کم دس ہزار فریبک
اوستہ مکان کی حیثیت سے
اوستہ نے روادہ دیئے۔
لیکن اگر اس کا مالک دس
گواڑا وہ ہشتا ہی مانگا
وہ دس دس میں کبھی مرقی
نہ کرنا اوستہ دین شام

سیکھ دیکھ ڈالناڑ کے مختار
 سنے جو اسکی کھلے فٹ سے
 اسکی نام سے مٹا دے گا سب کو
 کر لاکھا اسکی مسال سہی
 کہ اسکی سکائی نے ناچوڑی
 سر داس کے کہ سکے ہیں ریتے
 سیتے۔ اٹھارے دی گھر اوسکی
 کر کے کو خالی کر دیوں۔
 اور اوس کے گھر سے مرده
 اوس میں اکاٹ ہیں۔ سم۔ رو
 اور گھر چاہیں۔ بے لیں۔
 اسے ایک واقعہ ٹھہرنا ڈی
 جس کے درسیہ چار میں ہیں
 جہاں ساری اور اس مکان
 کے ہیں دور۔ ہر۔ مرہ اور
 انا تک پہنچنے کا شمس سراج
 طرح کا چرخہ ہوتا ہے لگا
 لکڑی اور لکڑی کوئی دانت
 ہی ایسی نہیں بنتی۔ جو فضا
 سے دور فضا سے رکھتی ہو
 مکان اور ان کا تقوید اسکی
 ہاتھ سے اور ہوا اور ہوا
 چو۔ ہوا۔ اسکی اور ہوا
 کو اور ہوا کے گھنٹہ ہوا
 ایک ہوا کی گھنٹہ۔ کہ گھر میں
 دھڑیل ہو سکتے اور اسکی
 گھر ایک ہی گھنٹہ سے ہوا

فصیحہ ناول سپرین

| | | | |
|-----------------|-----|---------------------|-----|
| برگنڈیکی شہزادی | ۱۵۴ | نئی شمال ہندوستان | ۱۵۴ |
| بشاہ بیکہٹھا | ۱۵۴ | سلطان شہجہ | ۱۵۴ |
| زہرہ پلا درخت | ۱۵۴ | عرب | ۱۵۴ |
| پیشیناک کارل | ۱۵۴ | شہر پشپور | ۱۵۴ |
| انجام پنجہ | ۱۵۴ | وطن پرقربانی | ۱۵۴ |
| جنگجو والٹر | ۱۵۴ | ہندوستان کی | ۱۵۴ |
| محبت وطن | ۱۵۴ | بیداری | ۱۵۴ |
| سفری بی بی | ۱۵۴ | سوانحی سری رام کرشن | ۱۵۴ |
| فرضی بی بی | ۱۵۴ | پرہنس جی | ۱۵۴ |
| میان بیوی کاڈنا | ۱۵۴ | ظالم بادشاہ | ۱۵۴ |
| جشن بین چور | ۱۵۴ | مظلوم رعایا | ۱۵۴ |
| خونی وزیر | ۱۵۴ | ظالمانہ حکومت | ۱۵۴ |
| غدار سربراہ | ۱۵۴ | خاتمہ | ۱۵۴ |
| یورپین تہذیب | ۱۵۴ | ہندوستانی کہانی | ۱۵۴ |

یہ مختصر تاریخ اسلام و فصیح ناول سپرین - لاہور